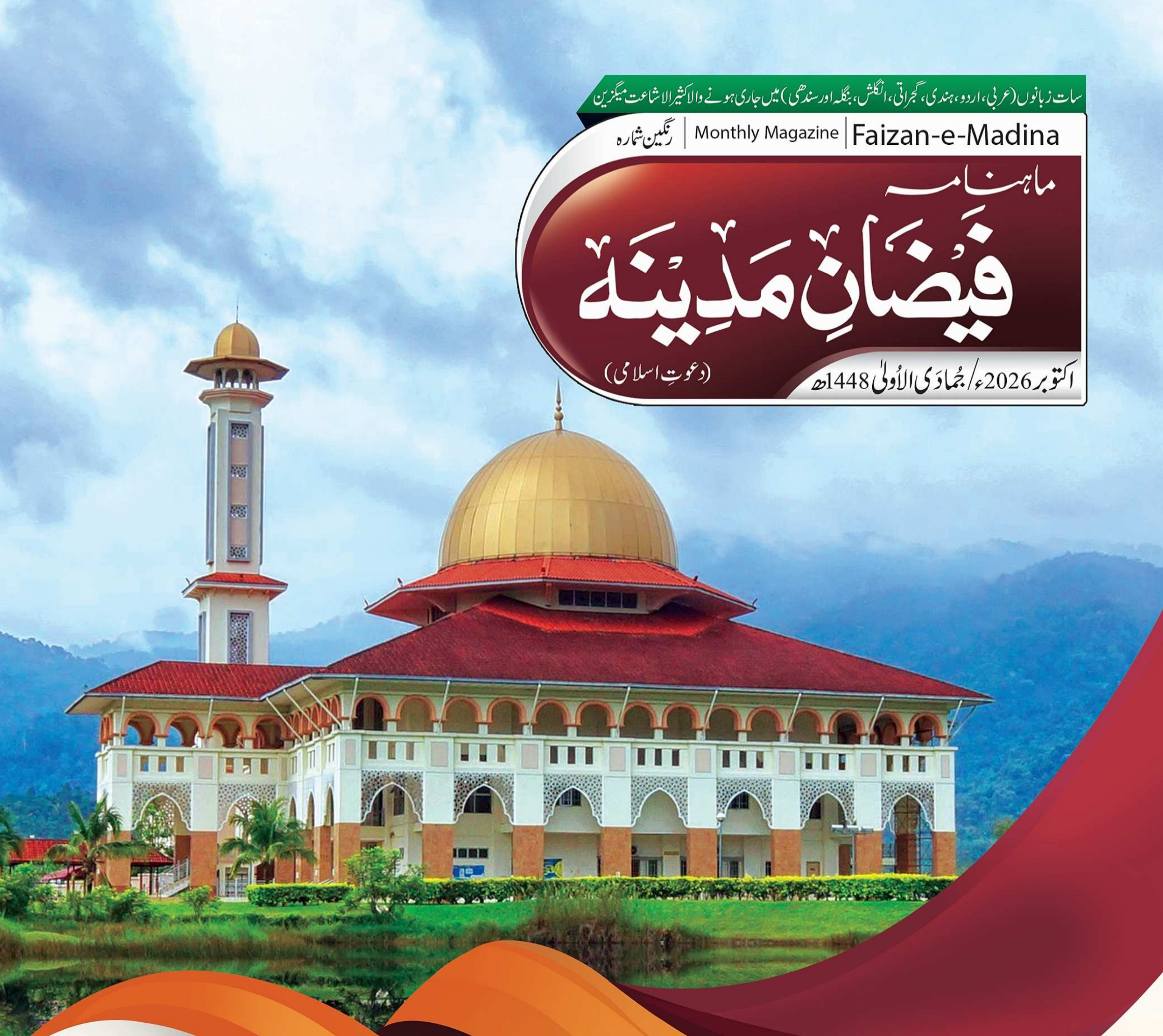

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2026ء / جُمادَی الاُولیٰ 1448ھ

- کتبِ سابقہ کی تصدیق اور عقیدہ ختم نبوت 4
- قلبِ امیرِ اہلِ سنت کی کیفیات 15
- کینیڈا میں دینی کاموں کی دھوم 41
- کھوئی ہوئی بینائی لوٹ آئی 53
- بیٹیوں کو وقت پر سونے جاگنے کی تربیت دیں 60

لمبی عمر پانے کا وظیفہ

"یَاوَارِثُ"

جو اس کا ورد کرے گا،
اِن شآءَ اللہُ الکریم
اس کی عمر لمبی ہو گی۔
(مدنی پنج سورہ، ص297)

BP ہو یا شوگر

سورۂ قدر اور سورۂ کوثر تین تین بار
پڑھ کر یا پڑھوا کر پانی پر دَم کر کے
پئیں اِن شآءَ اللہ الکریم BP ہو یا شوگر
آپ نارمل ہو جائیں گے۔
مدتِ علاج: شفا ملنے تک روزانہ ایک بار

اسلامی بہنوں (خواتین) کے لیے

واٹس ایپ استخارہ سروس

عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم "دعوتِ اسلامی" کے شعبہ روحانی علاج کی جانب سے
اسلامی بہنوں کے لیے واٹس ایپ پر استخارہ سروس متعارف کروادی گئی ہے

- ایک بار میسج کرنے کے بعد جواب کا انتظار کریں
- وڈیوز یا تصاویر نہ بھیجیں
- صرف ٹیکسٹ میسج کے ذریعے رابطہ فرمائیں۔ کالز اور وائس میسیجز موصول نہیں کیے جاتے۔

اہم ہدایات

استخارہ یا تعویذات پر کوئی رقم یا فیس نہیں لی جاتی

دعوتِ اسلامی کے تحت واٹس ایپ پر استخارہ صرف درج ذیل نمبرز سے کیا جاتا ہے۔

+92316-4262697

+92316-4262696

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اکتوبر 2026ء / جُمادَی الاُولیٰ 1448ھ

جلد: 10 شمارہ: 10

چیف ایڈیٹر	مولانا مہروز علی عطاری مدنی
ایڈیٹر	مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شعبہ ذمہ دار	مولانا بلال حسین عطاری مدنی
ذمہ دار شعبہ ڈیزائننگ	مولانا حفیظ الرحمٰن عطاری مدنی
شرعی مفتش	مفتی محمد انس رضا قادری
گرافکس ڈیزائنر	شاہد علی حسن عطاری

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر
سِراجُ الْاُمّہ، کاشِفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابِت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم
اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدّدِ دین وملّت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی
شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت
علامہ محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

آراء و تجاویز کے لیے

+922111252692 Ext:2660

WhatsApp: +923103330935

Email: mahnama@dawateislami.net

Web: www.dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ سے خریدنے کی صورت میں قیمت	
رنگین شمارہ: 220 روپے	سادہ شمارہ: 110 روپے

ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات	
رنگین شمارہ: 3700 روپے	سادہ شمارہ: 2300 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 10 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ

رنگین شمارہ: 3200 روپے سادہ شمارہ: 1800 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لیے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278

Email:mahnama@maktabatulmadinah.com

ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

Go To Index

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

قراٰن وحدیث	1	کتبِ سابقہ کی تصدیق اور عقیدہ ختمِ نبوت	مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی	4
	2	مسلمان کی سفارش	مولانا اعجاز نواز عطّاری مدنی	8
فیضانِ سیرت	3	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چلنے کا انداز	مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی	11
مدنی مذاکرے کے سوال جواب	4	ہیٹر کے سامنے نماز پڑھنا کیسا؟ مع دیگر سوالات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری	13
	5	قلبِ امیرِ اہلِ سنت کی کیفیات	امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری	15
دارالافتاء اہلِ سنّت	6	عرش و کرسی سے افضل زمین کا حصہ مع دیگر سوالات	مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی	18
مختلف مضامین	7	اسلام اور شخصی نکھار (قسط:01)	نگرانِ شوریٰ مولانا محمد عمران عطّاری	20
	8	محبوبیت مطلقہ	رئیس المتکلمین مولانا مفتی نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ	23
	9	کیسے سمجھائیں؟	حاجی محمد امین عطّاری	27
	10	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پسندیدہ اعمال	مولانا شہزاد یونس عطّاری مدنی	29
بزرگانِ دین کی سیرت	11	حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ	مولانا عدنان احمد عطّاری مدنی	31
	12	اپنے بزرگوں کو یاد رکھیے	مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی	34
	13	استاد محترم کی یادیں		36
متفرق	14	رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں (انگور)	مولانا اویس یامین عطّاری مدنی	39
	15	کینیڈا میں دینی کاموں کی دھوم (قسط:01)	مولانا عبد الحبیب عطّاری	41
قارئین کے صفحات	16	نئے لکھاری	ساجد علی / حافظ مبین / محمد عرفان	45
	17	آپ کے تأثرات		51
بچّوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“	18	بچّو! بدگمانی سے بچو	مولانا محمد جاوید عطّاری مدنی	52
	19	کھوئی ہوئی بینائی لوٹ آئی	مولانا سیّد عمران اختر عطّاری مدنی	53
	20	پتا چلا ہے کہ!	مولانا حیدر علی مدنی	56
	21	بچوں کو بگڑنے سے بچائیں	مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مدنی	58
اسلامی بہنوں کا ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“	22	بیٹیوں کو وقت پر سونے جاگنے کی تربیت دیں	اُمِّ میلاد عطّاریہ	60
	23	اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل	مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی	62
اے دعوتِ اسلامی تری دھوم مچی ہے!	24	دعوتِ اسلامی کی مدنی خبریں	مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مدنی	64

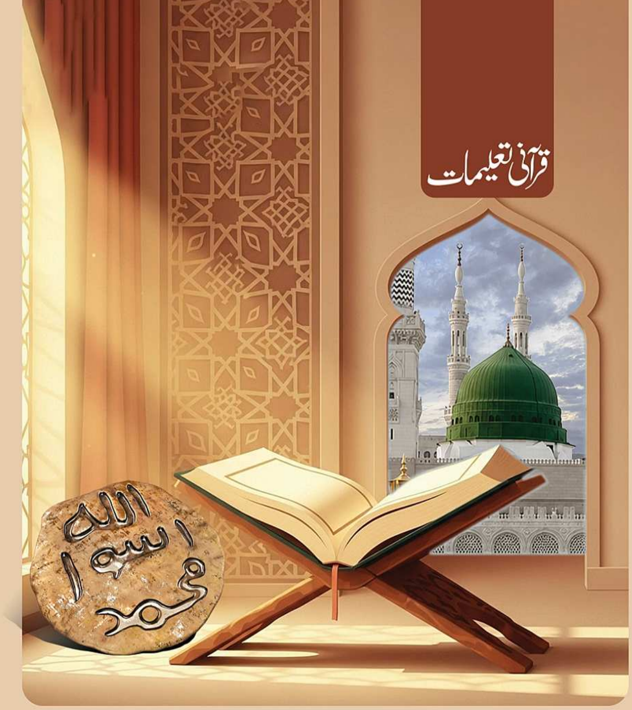

کتبِ سابقہ کی تصدیق اور عقیدہ ختم نبوت

مولانا ابو النور راشد علی عطّاری مَدَنی*

اللہ کریم نے قرآنِ کریم کو متعدد مقامات پر سابقہ آسمانی کتابوں کا ”مُصَدِّق“ یعنی تصدیق کرنے والا ارشاد فرمایا ہے۔ یہ حکم کبھی ”مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ“ کی صورت میں، کبھی ”مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ / مَعَهُمْ“ کی صورت میں، اور کبھی ”تَصْدِیْقَ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ“ کی صورت میں وارد ہوا ہے۔ بظاہر یہ الفاظ صرف یہ بتاتے ہیں کہ قرآنِ کریم پچھلی کتابوں کی تائید کرنے والا ہے، لیکن غور کیا جائے تو یہی الفاظ درحقیقت ایک نہایت اہم اصول کی طرف اشارہ کرتے ہیں: وہ یہ کہ آسمانی وحی کا ایک متواتر سلسلہ رہا ہے جس میں ہر کتاب اپنے سے پہلے اور بعد والے پیغامِ الٰہی کا ذکر کرتی ہے، سابقہ تمام کتابوں نے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آنے کا بھی ذکر کیا، لیکن قرآنِ کریم، برھانِ رشید نے صرف اپنے سے پہلی کتب کی تصدیق فرمائی، اپنے سے بعد کسی بھی پیغام کے آنے، یا کتاب آنے یا نبی آنے یا ان کے تصدیق کرنے کے بارے میں کچھ بھی نہیں فرمایا، جو کہ بالکل واضح اور صاف دلیل ہے کہ یہ کائنات کے لیے خالقِ کائنات کا آخری پیغام ہے۔

آیئے ذیل میں ”قرآن کتبِ سابقہ کا مصدّق اور عقیدہ ختم نبوت“ کے حوالے سے تفصیل ملاحظہ کرتے ہیں:

قرآنِ کریم کا سابقہ کتابوں پر نگہبان ہونا

﴿وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَ مُهَیْمِنًا عَلَیْهِ فَاحْكُمْ بَیْنَهُمْ بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ﴾

ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اے حبیب! ہم نے تمھاری طرف سچی کتاب اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق فرمانے والی اور ان پر نگہبان ہے تو ان (اہلِ کتاب) میں اللہ کے نازل کردہ حکم کے مطابق فیصلہ کرو۔[1]

توضیح: ”مُصَدِّقًا“ کا معنی ہے سابقہ کتابوں کے اصل و حقیقی مضمون کی تصدیق، جبکہ ”مُهَیْمِنًا“ کا معنی ہے نگہبان۔ گویا قرآنِ کریم صرف سابقہ کتابوں کی تائید نہیں کرتا بلکہ ان پر فیصلہ کن حیثیت رکھتا ہے کہ ان میں سے کیا حق ہے اور کیا تحریف زدہ باطل۔ یہ وہی منصب ہے جو ایک آخری اور حتمی سند کو حاصل ہوتا ہے، جس کے بعد کسی اور سند کی حاجت نہیں رہتی۔ اور یہ منصبِ ”نگہبانی“ اسی وقت مکمل معنی رکھتا ہے جب قرآن کریم اس سلسلے کی آخری اور فیصلہ کن کتاب ہو۔ اگر قرآن کے بعد کسی اور وحی کے نزول کا دعویٰ مانا جائے تو یہ قرآنِ کریم کے اس منصب کے خلاف اور قرآن کے اس فرمان کا انکار ہے۔ یہ آیت ختمِ رسالت و نبوت و وحی سب پر دلیل ہے۔

”قرآنِ کریم کتبِ سابقہ کا مصدّق“ مزید آیات

کتبِ سابقہ کے مصدق ہونے کا مفہوم کئی آیات میں وارد ہے جیسا کہ سورۂ اٰل عمران میں ہے:

﴿نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِیْلَ(۳)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اس نے تم پر یہ سچی کتاب اتاری جو پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور اس نے اس سے پہلے تورات اور انجیل نازل فرمائی۔[2]

سورۃ الانعام میں ہے:

﴿وَهٰذَا كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ مُبٰرَكٌ مُّصَدِّقُ الَّذِیْ بَیْنَ یَدَیْهِ وَلِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَاؕ﴾ ترجَمۂ کنزُالعِرفان: اور یہ برکت والی کتاب ہے جسے ہم نے نازل فرمایا ہے، پہلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس لیے (اتری) تاکہ تم اس کے ذریعے مرکزی شہر اور اس کے ارد گرد والوں کو ڈر سناؤ۔[3]

سورۂ فاطر میں ہے:

﴿وَ الَّذِیْۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتٰبِ هُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایم فِل علوم اسلامیہ
ایڈیٹر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

بَیۡنَ یَدَیۡہِ ؕ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور وہ کتاب جو ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے وہی حق ہے، اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرماتی ہوئی۔(4)

سورۃ البقرۃ میں ہے:

﴿قُلۡ مَنۡ كَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِيۡلَ فَاِنَّهٗ نَزَّلَهٗ عَلٰى قَلۡبِكَ بِاِذۡنِ اللّٰهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَهُدًى وَّبُشۡرٰى لِلۡمُؤۡمِنِيۡنَ(۹۷)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اے محبوب! تم فرمادو: جو کوئی جبرئیل کا دشمن ہو (تو ہو) پس بیشک اس نے تو تمہارے دل پر اللہ کے حکم سے یہ اتارا ہے، جو اپنے سے پہلے موجود کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے اور ایمان والوں کے لیے ہدایت اور بشارت ہے۔(5)

اللہ پاک نے متعدّد مقامات پر یہود و نصاریٰ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ چونکہ یہ قرآن ان کی اپنی کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے، اس لیے ان پر ایمان لانا اولیٰ اور واجب ہے، اور جو انکار کریں وہ اپنے اوپر خود حجت قائم کررہے ہیں، چنانچہ سورۃ البقرۃ میں ہے:

﴿وَاٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلۡتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور ایمان لاؤ اس (کتاب) پر جو میں نے اتاری ہے وہ تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے۔(6)

﴿وَلَمَّا جَآءَهُمۡ كِتٰبٌ مِّنۡ عِنۡدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمۡ ۙ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی جو ان کے پاس (موجود) کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے۔(7)

﴿وَاِذَا قِيۡلَ لَهُمۡ اٰمِنُوۡا بِمَاۤ اَنۡزَلَ اللّٰهُ قَالُوۡا نُؤۡمِنُ بِمَاۤ اُنۡزِلَ عَلَيۡنَا وَيَكۡفُرُوۡنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ۚ وَهُوَ الۡحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمۡ ؕ﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور جب ان سے کہا جائے کہ اس پر ایمان لاؤ جو اللہ نے نازل فرمایا ہے تو کہتے ہیں: ہم اسی پر ایمان لاتے ہیں جو ہمارے اوپر نازل کیا گیا اور وہ تورات کے علاوہ دیگر کا انکار کرتے ہیں حالانکہ وہ (قرآن) بھی حق ہے ان کے پاس موجود (کتاب) کی تصدیق کرنے والا ہے۔(8)

سورۃ النسآء میں ہے:

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ اٰمِنُوۡا بِمَا نَزَّلۡنَا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ نَّطۡمِسَ وُجُوۡهًا فَنَرُدَّهَا عَلٰۤى اَدۡبَارِهَاۤ اَوۡ نَلۡعَنَهُمۡ كَمَا لَعَنَّاۤ اَصۡحٰبَ السَّبۡتِ ؕ وَكَانَ اَمۡرُ اللّٰهِ مَفۡعُوۡلًا(۴۷)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اے کتاب والو! جو ہم نے تمہارے پاس موجود کتاب کی تصدیق کرنے والا (قرآن) اتارا ہے اُس پر ایمان لے آؤ، اِس سے پہلے کہ ہم چہرے بگاڑ دیں پھر انہیں ان کی پیٹھ کی صورت پھیر دیں یا ان پر بھی ایسے ہی لعنت کریں جیسے ہفتے والوں پر لعنت کی تھی اور اللہ کا حکم ہو کر ہی رہتا ہے۔(9)

سابقہ قصص کا بیان اور ان کی تصدیق

قرآنِ کریم نے سابقہ انبیاء کے قصص، جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کا واقعہ، اس تفصیل اور صحت کے ساتھ بیان فرمائے جو کسی امی نبی کے لیے انسانی ذرائع سے ممکن نہ تھا۔ یہ خود تصدیق کی ایک اور صورت ہے جو نبوتِ محمدی پر دلالت کرتی ہے اور یہ سابقہ کتب کی تصدیق کی جارہی ہے:

﴿وَمَا كَانَ هٰذَا الۡقُرۡاٰنُ اَنۡ يُّفۡتَرٰى مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِيۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ الۡكِتٰبِ لَا رَيۡبَ فِيۡهِ مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ(۳۷)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور اس قرآن کی یہ شان نہیں کہ اللہ کے نازل کئے بغیر کوئی اسے اپنی طرف سے بنالے، ہاں یہ اپنے سے پہلی کتابوں کی تصدیق ہے اور لوحِ محفوظ کی تفصیل ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، یہ ربُّ العالمین کی طرف سے ہے۔(10)

﴿لَقَدۡ كَانَ فِيۡ قَصَصِهِمۡ عِبۡرَةٌ لِّاُولِى الۡاَلۡبَابِ ؕ مَا كَانَ حَدِيۡثًا يُّفۡتَرٰى وَلٰكِنۡ تَصۡدِيۡقَ الَّذِيۡ بَيۡنَ يَدَيۡهِ وَتَفۡصِيۡلَ كُلِّ شَىۡءٍ وَّهُدًى وَّرَحۡمَةً لِّقَوۡمٍ يُّؤۡمِنُوۡنَ(۱۱۱)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: بیشک ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کے لیے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں جو خود بنالی جائے لیکن (یہ قرآن) ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے تھیں اور یہ ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے۔(11)

﴿وَمِنۡ قَبۡلِهٖ كِتٰبُ مُوۡسٰٓى اِمَامًا وَّرَحۡمَةً ؕ وَهٰذَا كِتٰبٌ مُّصَدِّقٌ لِّسَانًا عَرَبِيًّا لِّيُنۡذِرَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا ۖ وَبُشۡرٰى لِلۡمُحۡسِنِيۡنَ(۱۲)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب پیشوا اور رحمت تھی اور یہ (قرآن) عربی زبان میں ہوتے ہوئے تصدیق کرنے والی ایک کتاب ہے تاکہ ظالموں کو ڈرائے اور نیکوں کے لیے بشارت ہو۔(12)

توضیح: سابقہ کتب کی تصدیق کا بار بار فرمایا جانا یہ واضح کرتا ہے کہ بس اب یہ فائنل اور آخری کتاب ہے جو آخری پیغمبر پر نازل

ہوگئی، اگر بفرضِ محال آئندہ کسی نئے نبی کی گنجائش ہوتی تو یہی اسلوب (فلاں کتاب فلاں کی تصدیق کرتی ہے، پس ایمان لاؤ) قرآن کے بعد بھی دہرایا جانا ضروری تھا، لیکن قرآن کریم میں کہیں ایسی کوئی آیت موجود نہیں جو کسی آئندہ کتاب یا نبی کے ذریعے خود قرآن کی تصدیق کیے جانے کی خبر دیتی ہو۔

جنات نے بھی تصدیق کا بتایا

قرآنِ کریم کی تصدیقی حیثیت کے بارے میں جنّات نے بھی اپنی قوم سے کہا: ﴿قَالُوْا یٰقَوْمَنَاۤ اِنَّا سَمِعْنَا كِتٰبًا اُنْزِلَ مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ یَهْدِیْۤ اِلَى الْحَقِّ وَ اِلٰى طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ(۳۰)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: کہنے لگے: اے ہماری قوم! ہم نے ایک کتاب سنی ہے جو موسیٰ کے بعد نازل کی گئی ہے وہ پہلی کتابوں کی تصدیق فرماتی ہے، حق اور سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔(13)

جنات نے قرآن کو توریت کی تصدیق کرنے والی، حق اور سیدھی راہ کی طرف راہنمائی کرنے والی کتاب تسلیم کیا۔ یہ واقعہ سورۃ الجن میں بھی مذکور ہے جہاں جنات میں سے کچھ مسلمان ہوگئے۔ اس سے یہ حقیقت مزید واضح ہوتی ہے کہ قرآن کی تصدیقی و ہدایتی حیثیت پوری کائنات کی مکلف مخلوقات کے لیے آخری اور کافی ہے۔ جب جن و انس دونوں کے لیے ایک ہی حق اور سیدھی راہ کی راہنمائی کرنے والی کتاب اور رسول کافی قرار پائے، تو اس کے بعد کسی اور نبی یا کتاب کی طرف راہنمائی کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

قرآن کریم اور سابقہ کتب کی تصدیقات میں فرق

اوپر مذکور آخری دونوں آیات بتاتی ہیں کہ قرآن سے قبل موسیٰ علیہ السّلام پر کتاب "تورات" ہدایت کے لیے آئی، جب قبل کی کتب اور سابقہ انبیاء کے بارے میں فرمایا جارہا ہے تو بعد میں آنے والوں کا ذکر بھی کیا جاسکتا تھا لیکن چونکہ قرآن آخری وحی اور رسول مکرم آخری نبی ہیں، اس لیے مابعد کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

کوئی یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ پہلی کتابوں نے بھی اپنے سے پہلے کی کتابوں کی تصدیق فرمائی ہے، قرآن پاک نے بھی اپنے سے پہلوں کی تصدیق کی ہے، تو پھر فرق کیا ہوا؟ تو یاد رکھیے کہ پہلی کتابوں اور انبیاء کرام نے جیسے اپنے سے پہلے انبیاء اور کتب کی تصدیق فرمائی ایسے ہی بعد میں آنے والے آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بشارتیں بھی دیں، لیکن قرآن کریم اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے اپنے بعد کسی کے آنے کی خبر نہیں دی۔

عیسیٰ علیہ السلام نے سابقہ کتب کی تصدیق اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے آنے کی خبر دی

﴿وَ اِذْ قَالَ عِیْسَى ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْۤ اِسْرَآءِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُؕ-فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ(۶)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے فرمایا: اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس عظیم رسول کی بشارت دینے والا ہوں جو میرے بعد تشریف لائیں گے ان کا نام احمد ہے پھر جب وہ ان کے پاس روشن نشانیاں لے کر تشریف لائے تو انہوں نے کہا: یہ کھلا جادو ہے۔(14)

یہود و نصاریٰ سابقہ کتب و انبیاء کے بتانے سے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی آمد سے بخوبی آگاہ تھے

﴿اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْؕ-وَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ(۱۴۶)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی ہے وہ اس نبی کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں اور بیشک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں۔(15)

﴿وَ لَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْۙ-وَ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ یَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْاۚۖ-فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ٘-فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِیْنَ(۸۹)﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اور جب ان کے پاس اللہ کی وہ کتاب آئی جو ان کے پاس (موجود) کتاب کی تصدیق کرنے والی ہے اور اس سے پہلے یہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں کے خلاف فتح مانگتے تھے تو جب ان کے پاس وہ جانا پہچانا نبی تشریف لے آیا تو اس کے منکر ہوگئے تو اللہ کی لعنت ہو انکار کرنے والوں پر۔(16)

تصدیق کرنے والے رسول

جیسے قرآنِ کریم سابقہ کتب کی تصدیق کرنے والا ہے ایسے ہی رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم بھی سابقہ کتب کی تصدیق فرمانے والے ہیں:

﴿وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ نَبَذَ فَرِیْقٌ مِّنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ﳓ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ كَاَنَّهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ(۱۰۱)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور جب ان کے پاس اللہ کی طرف سے ایک رسول تشریف لایا جو ان کی کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہے تو اہلِ کتاب میں سے ایک گروہ نے اللہ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے یوں پھینک دیا گویا وہ کچھ جانتے ہی نہیں ہیں۔(17)

توضیح: یہاں لفظ ”مُصَدِّقٌ“ خود رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ذات کے لیے استعمال ہوا، نہ صرف قرآن کے لیے، یعنی آپ کی رسالت بذاتِ خود سابقہ وحی کی تصدیق ہے۔ اس کے باوجود ایک گروہ نے علم کے باوجود اللہ کی کتاب کو نظر انداز کر دیا۔ محمد فاروق الزین لکھتے ہیں کہ یہود کی اپنی کتاب (سفر تثنیہ 18:18) میں یہ واضح تھا کہ منتظر نبی نسلِ اسماعیل سے ہو گا۔

﴿وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَاۤ اٰتَیْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَ لَتَنْصُرُنَّهٗؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَ اَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِیْؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَاؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَ اَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِیْنَ(۸۱) فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ(۸۲) اَفَغَیْرَ دِیْنِ اللّٰهِ یَبْغُوْنَ وَ لَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَیْهِ یُرْجَعُوْنَ(۸۳)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور یاد کرو جب اللہ نے نبیوں سے وعدہ لیا کہ میں تمہیں کتاب اور حکمت عطا کروں گا پھر تمہارے پاس وہ عظمت والا رسول تشریف لائے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمانے والا ہو گا تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (اللہ نے) فرمایا: (اے انبیاء!) کیا تم نے (اس حکم کا) اقرار کرلیا اور اس (اقرار) پر میرا بھاری ذمہ لے لیا؟ سب نے عرض کی، ”ہم نے اقرار کرلیا“ (اللہ نے) فرمایا، تو (اب) ایک دوسرے پر (بھی) گواہ بن جاؤ اور میں خود (بھی) تمہارے ساتھ گواہوں میں سے ہوں۔ پھر جو کوئی اس اقرار کے بعد روگردانی کرے گا تو وہی لوگ نافرمان ہوں گے۔ کیا لوگ اللہ کے دین کے علاوہ کوئی اور دین چاہتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کوئی بھی ہے وہ سب خوشی سے یا مجبوری سے اسی کی بارگاہ میں گردن جھکائے ہوئے ہیں اور سب کو اسی کی طرف لوٹایا جائے گا۔(18)

توضیح: اللہ کریم نے جمیع انبیاء و رسل سے جس نبی کے آنے پر ان کی مدد کرنے اور ساتھ دینے کا عہد لیا، اور اس عہد پر تاکیدی اقرار لیا، ذمہ داری سونپی، گواہ بنایا اور خود بھی گواہ بنا، وہ نبی صرف اور صرف محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہیں، اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بارے میں اتنا پختہ عہد لینا بالکل واضح کرتا ہے کہ جب آپ تشریف لائیں گے بس آپ ہی آخری ہوں گے۔ اگر آپ کے بعد کسی نبی نے آنا ہوتا اور وہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیروکار کی حیثیت سے ہی آنا ممکن ہوتے تو ان سے یہ بھی عہد لیا جاتا کہ ان کے بعد بھی ان کے دین ہی کو لے کر چلو گے، لیکن نہیں، اللہ کریم نے ایسا عہد نہیں لیا۔

یہ عہد نہ لینا بھی واضح کرتا ہے کہ رسولِ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آنا تھا۔ جیسے قادیانی اپنے جھوٹے مرزا قادیانی کے بارے میں دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہی کی شریعت و دین کی تقویت و تبلیغ کے لیے نبی بن کر آئے، نرا جھوٹ، باطل، فسادی دعویٰ اور ارتداد و کفر ہے۔

اللہ پاک نے تو اس عہد و میثاق کے بعد صاف اعلان فرمادیا کہ جو اس عہد کی مخالفت کرے گا فاسق ہے اور ایسا کرنے والا اللہ کے دین سے ہٹا ہوا ہے، اور جو اللہ کے دین کے علاوہ کوئی دین چاہتا ہے وہ کافر و مرتد ہوتا ہے۔

مذکورہ بالا آیاتِ کریمہ کو یکجا کر کے دیکھا جائے تو ایک نہایت واضح اور مربوط نتیجہ سامنے آتا ہے:

توریت نازل ہوئی، پھر انجیل توریت کی ”مُصَدِّق“ بن کر آئی اور خود انجیل نے اپنے بعد ایک اور رسول (احمد) کی خبر بھی دی۔ یہی سلسلہ جب قرآن پر پہنچا تو قرآن کو بھی تمام سابقہ کتابوں کا ”مُصَدِّق“ اور ان پر ”مُهَیْمِن“ یعنی حتمی نگہبان قرار دیا گیا۔ نیز قرآن کریم میں کہیں بھی، کسی ایک آیت میں بھی، یہ خبر نہیں دی گئی کہ مستقبل میں کوئی اور کتاب آکر قرآن کی تصدیق کرے گی، جبکہ توریت اور انجیل دونوں کے بارے میں خود قرآن نے بتایا کہ ان کے بعد ایک اور کتاب آنے والی تھی۔

---

(1) پ6، المآئدۃ:48 (2) پ3، آل عمرٰن: 3 (3) پ7، الانعام: 92 (4) پ22، فاطر 31 (5) پ1، البقرۃ:97 (6) پ1، البقرۃ:41 (7) پ1، البقرۃ:89 (8) پ1، البقرۃ:91 (9) پ5، النسآء:47 (10) پ11، یونس:37 (11) پ13، یوسف:111 (12) پ26، الاحقاف:12 (13) پ26، الاحقاف: 30 (14) پ28، الصف:6 (15) پ2، البقرۃ:146 (16) پ1، البقرۃ:89 (17) پ1، البقرۃ:101 (18) پ3، آل عمرٰن: 81 تا 83۔

مسلمان کی سفارش

مولانا اعجاز نواز عطّاری مَدَنی*

حضرت سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَاهُ طَالِبُ حَاجَةٍ اَقْبَلَ عَلَى جُلَسَائِهٖ فَقَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا وَيَقْضِى اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ مَا اَحَبَّ۔[1]

جب کوئی حاجت مند بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے ہم نشین صحابہ کرام علیہمُ الرّضوان کی طرف متوجہ ہو کر فرماتے: ”اے لوگو! سفارش کرو اَجر پاؤ گے اور اللہ پاک اپنے نبی کی زبان پر وہی جاری کرتا ہے جو وہ پسند فرماتا ہے۔“

قرآن وحدیث میں تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا گیا ہے، مسلمانوں کے مابین اس دینی رشتے کو قائم کرنے کی بنیادی وجہ بھی یہ ہے کہ تمام مسلمان آپس میں اتحاد واتفاق، پیار و محبت سے رہیں، ایک مسلمان اپنے دوسرے مسلمان بھائی کی تکالیف کو اپنی تکالیف سمجھے، اسے جب کوئی پریشانی لاحق ہو تو اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ اگر وہ بذاتِ خود اپنے مسلمان بھائی کا مسئلہ حل کر سکتا ہے تو خود حل کرے ورنہ کسی ایسے مسلمان بھائی سے اُس کے مسئلے کو حل کرنے کی سفارش کرے جو اُسے حل کر سکتا ہو۔ کسی مسلمان بھائی کی مدد کرنے کے لیے دوسرے مسلمان بھائی سے سفارش کرنا بھی دراصل اُسی کی مدد کرنا ہے جبکہ وہ سفارش شرعی طور پر جائز ہو۔

سفارش کرنا مستحب ہے

علامہ بدر الدین عینی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”معنیٰ یہ ہیں کہ تم میں سے بعض بعض کی سفارش کریں تو اِس میں تمہارے لیے اَجر ہے۔ جب تم نے مجھ سے کسی حاجت مند کی سفارش کی اور میں نے اللہ پاک کی قضا کے مطابق اُس کی حاجت کو پورا کر دیا تو تمہیں بھی اَجر ملے گا۔“ سفارش کرنا مستحب ہے قرآن و حدیث میں اِس کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے:

﴿مَنْ یَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً یَّكُنْ لَّهٗ نَصِیْبٌ مِّنْهَا ۚ﴾

ترجَمۂ کنز العرفان: جو اچھی سفارش کرے اس کے لیے اس کا اجر ہے۔[2]

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہتا ہے اللہ پاک بھی اس کی مدد فرماتا رہتا ہے۔“[3]

بھلائی کرنے کی ترغیب

علامہ محمد بن علان شافعی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اِس حدیثِ پاک میں بھلائی کرنے، بھلائی کا سبب بننے، کسی کی مصیبت پر مطلع ہونے کی صورت میں اُس کی سفارش کرنے اور کمزور کی مدد کرنے پر اُبھارا گیا ہے کیونکہ ہر کسی کی افسر تک رسائی نہیں ہوتی اور ہر شخص اپنی بات دوسرے کو سمجھانے پر قادر نہیں

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ کراچی

ہوتا (تو جو افسر تک پہنچ رکھتے ہیں اور دوسرے کی بات سمجھا سکتے ہیں وہ سفارش کریں اور حاجت مند کا مسئلہ حل کروادیں) لیکن جن کاموں کی سفارش کرنا جائز نہیں وہ اِس حدیث میں داخل نہیں۔“[4]

(مثلاً کسی نا اہل کو منصب دلوانے کی سفارش یا گناہ کے کام کی سفارش یا ایسی سفارش جس سے دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہوتی ہو۔)

سفارش کرنے والے کو ہر حال میں ثواب ملے گا

مذکورہ حدیث میں مسلمان کی سفارش کرنے والے کو ثواب کی بشارت دی گئی ہے کیا مسلمان کی سفارش کرنے والے کو ہر حال میں ثواب ملے گا؟ چنانچہ علامہ بدر الدین عینی رحمۃُ اللہِ علیہ حدیث پاک کے اِن الفاظ (اللہ پاک اپنے نبی کی زبان پر وہی جاری کرتا ہے جو وہ پسند فرماتا ہے) کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”یہ اِس بات کا بیان ہے کہ جس نے سفارش کی اسے ہر حال میں ثواب ملے گا خواہ اُس کی سفارش قبول ہو یا نہ ہو۔ کسی بڑے کو اپنے سے چھوٹے آدمی سے سفارش کرنے سے گریز نہیں کرنا چاہیے اور اگر وہ اُس کی سفارش قبول نہ کرے تو اسے ایذا بھی نہیں دینی چاہیے بے شک حضور نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیدتنا بریرہ رضی اللہُ عنہا سے سفارش کی (یعنی بطورِ مشورہ ارشاد فرمایا) کہ وہ اپنے سابقہ شوہر سے رجوع کرلیں لیکن انہوں نے معذرت کرلی۔“[5]

”اللہ پاک اپنے نبی کی زبان پر وہی جاری کرتا ہے جو وہ پسند کرتا ہے۔“ اِس کی شرح کرتے ہوئے علامہ محمد بن علّان شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”یعنی اپنے علمِ ازلی کے مطابق جس کا ارادہ کرتا ہے کہ اس کی سفارش کا معاملہ ہوگا، اس کی مراد حاصل ہوگی یا نہیں وغیرہ۔ پس سفارش اور اُس پر مرتب ہونے والا ثواب مطلوب ہے جو کہ سفارش کرنے پر ہر حال میں ملے گا خواہ علمِ الٰہی میں اُس کا حُصول مقدر ہو یا نہ ہو۔“[6]

حدیث پاک میں اس بات کا بیان ہے کہ مسلمان کی قول یا فعل سے مدد کرنے پر اجر ہے اگر کسی سے کوئی لغزش ہو جائے اور اس پر حد نہ ہو تو اس کی سفارش کرنا جائز ہے جبکہ وہ اس پر شرمندہ ہو اور معافی کا طلبگار ہو، حاکمِ وقت کو بھی چاہیے کہ وہ اس کو معاف کردے لیکن جو غلط کام پر مُصِر ہو اس کی سفارش نہیں کی جائے گی اور حاکمِ وقت بھی اس کو معاف نہ کرے تاکہ لوگ اس سے باز رہیں۔ حدود (یعنی جرائم کی وہ سزائیں جو شریعتِ مطہرہ نے مقرر کی ہیں، ان) میں سفارش کرنا جائز نہیں۔“[7]

ایسے شخص کی سفارش کرنا سخت منع ہے جس پر کسی گناہ کے سبب حد واقع ہونے کا فیصلہ ہو گیا ہو یا کسی مسلمان کی حق تلفی ہوتی ہو۔ غزوۂ فتح مکہ کے دوران قبیلہ مخزومیہ کی ایک عورت نے چوری کی تو اس کے قبیلے کے لوگ بولے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس کی سفارش کون کرے گا؟ حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہُ عنہ جو رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے لاڈلے ہیں ان کے سوا سفارش کی جراٴت کون کرسکتا ہے؟ چنانچہ وہ لوگ آپ رضی اللہُ عنہ کے پاس سفارش طلب کرنے آئے۔ جب حضرت سیدنا اُسامہ رضی اللہُ عنہ نے اس عورت کے متعلق سفارش کی تو سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا چہرہ انور متغیر ہو گیا، اور ارشاد فرمایا: ”تم مجھ سے اللہ پاک کی حدود میں سے ایک حد کے متعلق سفارش کر رہے ہو۔“ حضرت اسامہ رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے لیے مغفرت طلب فرمائیے۔“ پھر آپ نے خطبہ دیا، اللہ پاک کی حمد و ثنا بیان کی اور ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! تم سے پہلی قومیں اِس لیے ہلاک ہو گئیں کہ جب اُن میں سے کوئی معزز آدمی چوری کرتا تو وہ اُس کو چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور یعنی غریب آدمی چوری کرتا تو اُس پر حد قائم کرتے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اُس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔“[8]

ناجائز سفارشات کا سیلاب، لمحۂ فکریہ

پیارے اسلامی بھائیو! آج کل ہمارے معاشرے میں سفارش کا رُجحان بہت عام ہے، ایک معمولی کام سے لے کر کسی

بھی بڑے کام میں سفارش جُزوِ لازم کی حیثیت اختیار کرچکی ہے، بڑے بڑے شہروں، دِینی و دُنیوی تقریباً تمام اداروں میں سفارش کا کلچر عام ہوچکا ہے، کسی کو کوئی نوکری لینی ہو تو اس کے لیے سفارش، کسی ادارے میں داخلہ لینا ہو تو اس کے لیے سفارش، کوئی فارم جمع کروانا ہو تو اس کے لیے سفارش، کوئی بل جمع کروانا ہو تو اس کے لیے سفارش، کوئی پروجیکٹ لینا ہو تو اس کے لیے سفارش، کوئی زمین خریدنی ہو تو اس کے لیے سفارش، کوئی اِدارہ، اِنسٹیٹیوٹ، اسکول، کالج، یونیورسٹی، فیکٹری وغیرہ کھولنی ہو تو اس کے لیے سفارش، اپنے موجودہ عہدے سے اوپر کے عہدے کے لیے ترقی کرنی ہو تو اس کے لیے سفارش، کوئی دکان کھولنی ہو تو اس کے لیے سفارش، کوئی مکان بیچنا ہو تو اس کے لیے سفارش، الغرض کوئی کام بغیر سفارش کے نہیں ہوتا۔ یاد رکھیے، اگر سفارش کسی اہل شخص کے لیے ہے یا کسی جائز کام کے لیے ہے یا کسی کا صحیح حق دلانے کے لیے ہے یا کسی کو ظلم سے بچانے کے لیے ہے یا اس کے علاوہ کوئی بھی ایسی صورت ہے کہ جس میں شرعاً سفارش کرنے کی اجازت ہے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں بلکہ بسا اوقات تو ایسی سفارش کرنا مستحب اور باعث اجر و ثواب ہے۔ لیکن اگر سفارش کسی نا اہل شخص کے لیے ہو، یا کسی ناجائز کام کے لیے ہو یا کسی کو ناجائز حق دلانے کے لیے ہو یا اِس سفارش میں کسی دوسرے مسلمان کی حق تلفی ہو، اس پر ظلم ہوتا ہو، یا کسی ایسے شخص کے حق میں سفارش کی جس پر حد واجب ہو چکی یا اس کے علاوہ کوئی بھی ایسی صورت ہو جس کی شرعاً اجازت نہیں تو ایسی سفارش کرنا ناجائز و حرام، گناہ کبیرہ اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ ناجائز سفارشات میں دنیا و آخرت دونوں کی تباہی و بربادی مقدر رہے، ناجائز سفارشات معاشرے کے بگاڑ کا بہت بڑا سبب ہیں، ناجائز سفارشات محبتوں کو مٹاتی اور نفرتوں کو بڑھاتی ہیں، ناجائز سفارشات قابل اور اَہل لوگوں کے ضائع ہونے کا بہت بڑا سبب ہیں، ناجائز سفارشات رِزق میں تنگی کا باعث ہیں، الغرض ناجائز سفارشات میں کوئی بھلائی نہیں، یقیناً سمجھداری اسی میں ہے کہ ناجائز سفارشات کو ترک کرکے فقط جائز سفارشات ہی کی جائیں، اِس سے اَہل اور باصلاحیت لوگ سامنے آئیں گے۔ اِس کی برکت سے ایک بہترین، پُرامن اور ترقی یافتہ معاشرے کے قیام میں مدد ملے گی۔ اِن شآءَ اللہ

خلاصہ یہ ہے کہ

1 تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، ایک جسم کی مانند ہیں، سب کو چاہیے کہ ایک دوسرے کی خیر خواہی اور مدد کریں۔

2 اگر کسی مسلمان بھائی کی شرعاً جائز سفارش کے ذریعے مدد کرنی پڑے تو اُس کی مدد کرنی چاہیے۔

3 اگر کوئی شخص اہل ہو یا کسی کا جائز حق دلانا ہو یا کسی کی ایسی خطا معاف کروانی ہو جس پر وہ شرمندہ ہے اور اس پر شرعی حد بھی نہیں ہے تو ایسے افراد کے حق میں سفارش کرنا بالکل جائز ہے۔

4 نااہل کے لیے، ظالم کے لیے، کسی مسلمان کا حق تلف کرنے کے لیے یا حُدُودُ اللہ کو معاف کروانے کے لیے سفارش کرنا حرام ہے۔

5 جائز سفارش ضرور کرنی چاہیے کہ جائز سفارش کرنے والے کو ہر حال میں اس کی اچھی نیت کا ثواب ملے گا اگرچہ اس کی سفارش قبول ہو یا نہ ہو۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کو آپس میں اتفاق اور اتحاد نصیب فرمائے، ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ایک دوسرے کے دکھ درد میں کام آنے کا جذبہ عطا فرمائے، جائز سفارش کرنے اور ناجائز سفارش سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) مسلم، ص1414، حدیث:2627 (2) پ5، النسآء:85 (3) عمدۃ القاری، 6/410، تحت الحدیث:1432 (4) دلیل الفالحین، 2/42، تحت الحدیث:247 (5) عمدۃ القاری، 6/410، تحت الحدیث:1432 (6) دلیل الفالحین، 2/42، تحت الحدیث:247 (7) اکمال المعلم، 8/107، تحت الحدیث:2627 (8) بخاری، 3/108، حدیث:4304۔

آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چلنے کا انداز

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی*

سیرتِ طیبہ کا مطالعہ ایک ایسے کامل اسوہ کی تلاش ہے جس کی ہر ادا میں حکمت، اعتدال اور جمالِ اخلاق پنہاں ہے۔ ذاتِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے کچھ گوشے جیسے ”آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اٹھنا بیٹھنا، گفتگو کا انداز، اور چلنے کا طریقہ“ درحقیقت حضورِ اکرم نورِ مجسم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وقار کے مظہر ہیں۔ صحابۂ کرام رضوانُ اللہ علیہم اجمعین نے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے ان تمام پہلوؤں کو نہایت باریک بینی سے محفوظ کیا اور نسل در نسل روایت کیا، آئیے ذیل میں آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چلنے کے انداز کی جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں:

نعلین شریف کا استعمال

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: ننگے پاؤں چلنا رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عادت نہیں تھی۔(1) البتہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی کبھی ننگے پاؤں چلنے کی ترغیب ارشاد فرمائی چنانچہ ایک بار حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہُ عنہ سے پوچھا گیا آپ نے جوتا کیوں نہیں پہنا؟ تو آپ نے فرمایا: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ کبھی کبھی ننگے پاؤں بھی چلا کریں۔(2)

آخری نبی کے چلنے کی رفتار

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے زیادہ حسین کچھ نہیں دیکھا گویا کہ سورج آپ کے چہرے میں تیر رہا ہوتا تھا اور میں نے کسی کو بھی رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تیز چلتے ہوئے نہیں دیکھا گویا کہ زمین آپ کے لیے سمیٹ دی گئی ہو، ہم اپنے آپ کو تھکا دیا کرتے تھے اور آپ حسبِ معمول رفتار کے ساتھ ایسا کرتے۔(3)

یاد رہے کہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رفتار کی تیزی رستہ طے ہونے کے لحاظ سے تھی نہ کہ تیز چلنے کے لحاظ سے حضور انور نہایت وقار سے آہستہ چلتے تھے، اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ﴾ مگر آپ کے آہستہ چلنے کے باوجود راستہ جلد اور بہت زیادہ طے ہوتا تھا۔ اس میں ربّ کا منشا یہ تھا کہ کوئی شخص میرے محبوب سے آگے نہ چل سکے ﴿لَا تُقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ﴾ پر عمل خود اللہ پاک نے ان سے کرا لیا تھا۔

یہ بھی حضور انور کا معجزہ تھا کہ آہستہ چلنے پر زمین زیادہ طے ہوتی تھی، بعض صوفیاء کو بھی یہ کرامت عطا ہوتی ہے اسے طی الارض کہتے ہیں، معراج میں جو حضور انور نے طی الارض ہی

* ذمہ دار مرکز خدمۃ الحدیث وعلومہ (Hadith Research Center)

نہیں کی بلکہ زمین و آسمان، عرش و کرسی، لوح و قلم سب ہی طے فرمالیے، آصف ابن برخیا کی طی الارض تو قرآن مجید سے ثابت ہے، رب فرماتا ہے: ﴿ اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ ؕ﴾ میں ملکہ بلقیس کا تخت یمن سے آپ کے پاس پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔(4)

آخری نبی کے قدم اٹھانے رکھنے کا انداز

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا وصف بیان کرتے تو فرماتے: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب چلتے تو مضبوطی سے قدم اٹھاتے، (چلتے ایسے) گویا بلندی سے نیچے کی جانب اتر رہے ہیں۔(5)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب چلتے تو آگے جھک کر چلتے گویا بلندی سے نیچے اتر رہے ہیں۔(6)

یہ رہا میرا سَر، سینہ قلب و جگر
رکھ دو آقا قدم، تاجدارِ حرم

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو چلتے وقت جوتوں کی آواز ناپسند تھی، چنانچہ حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سخت گرمی کے دن بقیعِ غرقد کی طرف تشریف لے جاتے اور آپ کے پیچھے دوسرے لوگ آتے۔ جب آپ ان کے جوتوں کی آواز سنتے تو یہ بات آپ کو بہت ناگوار معلوم ہوتی۔ آپ بیٹھ جاتے حتّٰی کہ وہ لوگ آگے نکل جاتے اور آپ یہ عمل اس لیے فرماتے تاکہ دل میں فخر پیدا نہ ہو۔(7)

گزرنے کا انداز

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ کے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم جب چلتے تو تیز رفتار قدموں سے چلتے، معلوم ہوجاتا کہ یہ نہ عاجز کا چلنا ہے اور نہ سست کا۔(8)

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عورتوں کے درمیان سے گزرنے سے منع فرمایا، اس سلسلے میں دو روایات ملاحظہ کیجیے: (1) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان میں چلنے سے منع فرمایا۔(9) (2) ایک موقع پر فرمایا: جب تمہارے سامنے عورتیں آجائیں تو ان کے درمیان میں نہ گزرو، داہنے یا بائیں کا راستہ لے لو۔(10)

بلاشبہ قرآنِ کریم ضابطۂ حیات ہے اور اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرتِ مبارکہ اِس قرآن کی عملی تفسیر ہے لہٰذا جو اصول قرآنِ کریم میں بیان ہوا رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے مبارک فرمان یا عمل سے اُسے واضح فرمادیا تاکہ امّت کے لیے اُسے اپنانا آسان ہوجائے۔

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چلنے کے انداز سے ہمیں چند آداب سیکھنے کو ملتے ہیں: (1) جوتا یا چپل پہن کر چلیے تاکہ پاؤں گندگی، میل اور تکلیف دہ چیزوں سے محفوظ رہ سکیں۔ (2) راستہ کے درمیان مت چلیں بلکہ کنارے پر چلیں۔ (3) چلتے ہوئے درمیانہ انداز اختیار کیجیے، نہ ہی مریضوں کی طرح آہستہ چلیے اور نہ اتنا تیز کہ لوگ دیکھتے ہی رہ جائیں۔ (4) شریروں کی طرح گریبان کھول کر اور سینہ تان کر مت چلیے بلکہ شریفانہ انداز اپنائیے۔ (5) راستے میں خواتین کے درمیان سے گزرنا منع ہے لہٰذا ایسی صورت میں سائیڈ سے گزر جائیے۔ (6) چلتے ہوئے فضول نظری سے بھی بچیے اور نگاہیں جھکا کر چلنے کی کوشش کیجیے۔ (7) کوشش کیجیے کہ چلتے ہوئے جوتے کی آواز پیدا نہ ہو۔

اللہ کریم ہمیں چلنے کی سنتیں اور آداب کا خیال رکھنے کی توفیق دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) اخبار مکۃ، 4/80 (2) ابوداؤد، 4/102، حدیث: 4160 (3) شمائل ترمذی، ص86 (4) مراٰۃ المناجیح، 8/61 (5) شمائل ترمذی، ص87 (6) شمائل ترمذی، ص86 (7) ابن ماجہ، 1/160، حدیث: 245 (8) شرح السنۃ، 6/377، حدیث: 3246، شرح ابی داود لابن رسلان، 10/223 (9) ابوداؤد، 4/470، حدیث: 5273 (10) شعب الایمان، 4/371، حدیث: 5447۔

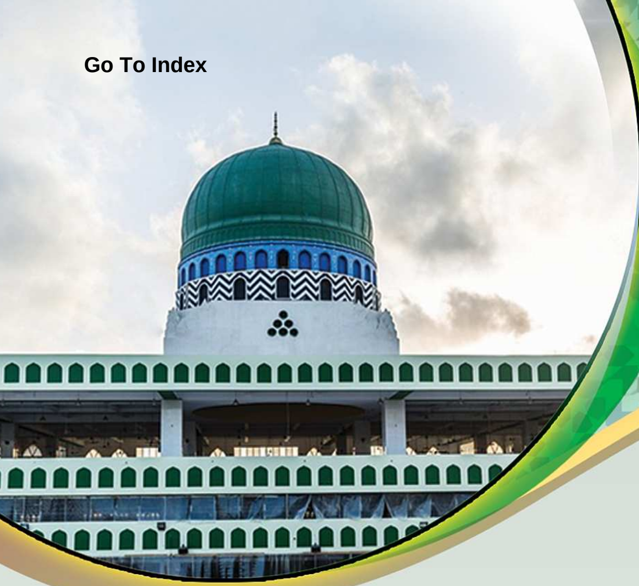

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کیے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات و جوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کیے جارہے ہیں۔

1 ہیٹر کے سامنے نماز پڑھنا کیسا؟

سُوال: آج کل مسجد میں ہیٹر لگے ہوتے ہیں جن سے آگ نکل رہی ہوتی ہے، کیا ان کے سامنے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: پڑھ سکتے ہیں، ہیٹر کی وہ آگ نہیں ہوتی جس کی پوجا کی جاتی ہے۔ باقاعدہ جو آگ لگی ہوئی ہو اس کے سامنے نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 11 جمادی الاولیٰ 1442ھ)

(نوٹ: مزید تفصیل جاننے کے لیے دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی) کا فتویٰ "ہیٹر اور چولہے کے سامنے نماز کا حکم؟" پڑھیے۔
https://www.fatwaqa.com/ur/fatawa/namaz/heater-chule-ke-samne-namaz-ka-hukum)

2 سردیوں میں کریم یا لوشن لگاتے وقت اچھی نیتیں کرنا

سُوال: سردی کی وجہ سے خشک جلد پر کریم یا لوشن لگانے میں کیا نیت ہونی چاہیے؟

جواب: سردی کے موسم میں خشکی کی وجہ سے جِلد پھٹ جاتی ہے، کریم یا لوشن لگاتے ہوئے جِلد کے علاج کی نیت کرلیں، کیونکہ کریم سے جِلد صحیح ہوجائے گی یوں یہ علاج ہوا اور علاج کرنا سنّت ہے (دیکھیے: ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص365) لہٰذا اس سنت پر عمل کی نیت ہوسکتی ہے۔ مزید یہ نیت کرسکتے ہیں کہ عبادت پر قوت حاصل کرنے کی نیت سے ویزلین (Vaseline) لگاتا ہوں کیونکہ اگر کریم نہیں لگائیں گے تو جِلد پھٹ جائے گی اور وضو کرتے ہوئے جب جِلد میں پانی لگے گا تو تکلیف ہوگی، نیز وضو خود ایک عبادت ہے اور عبادت کرنے کا ذریعہ بھی ہے لہٰذا وضو میں تکلیف سے بچنے اور اس پر قوت حاصل کرنے کی نیت سے کریم لگائیں۔ (مدنی مذاکرہ، 18 جمادی الاولیٰ 1442ھ)

3 گائے کا بچّہ پیدا ہوتے ہی بیچ دینا کیسا؟

سوال: میرا Farming کا چھوٹا سا کام ہے، جب گائے بچّہ دیتی ہے تو کئی Farmer حضرات اسے Sale کردیتے ہیں، حالانکہ ابھی اس بچّے نے اپنی ماں کا پہلا دودھ بھی نہیں پیا ہوتا۔ ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: عام طور چھوٹا بچّہ جو نر ہو وہ Sale اس لیے کردیا جاتا ہے کہ وہ بڑا ہوکر نہ دودھ دے گا، نہ بچّے۔ یہ بیچنا جائز ہے۔ البتہ بعض لوگ ایسے جانور پر رحم کھاتے ہیں، لیکن ایسے لوگوں کی بھی ایک تعداد ہے جو اس طرح کے جانور کا گوشت کھانا پسند کرتی ہے، کیونکہ اس کا گوشت نرم و ملائم ہوتا ہے۔ مجرمانہ ذہن کے بعض ہوٹل والے ایسے جانور کی چانپیں بنا کر بکرے کی جگہ اسے چلادیتے ہیں، کیونکہ چانپ جب بھون لی

جائے تو پتا نہیں چلتا کہ بکرے کی ہے یا گائے کے چھوٹے بچے کی، یہ تو سراسر دھوکا و گناہ ہے۔ قربانی میں اگر جانور کے پیٹ سے بچّہ زندہ نکل آئے تو اسے بھی ذبح کیا جائے اور اس کا گوشت کھایا جائے گا اور اگر مردہ نکلے تو پھینک دیا جائے۔ (دیکھیے: بہار شریعت، 3/348) جس گائے وغیرہ سے مردہ بچّہ نکلا اُس گائے کا گوشت پاک ہوگا اور کھانا بھی جائز ہوگا۔ اگر قربانی کی تھی وہ بھی ہو جائے گی۔ (مدنی مذاکرہ، 21 ربیع الاول شریف 1442ھ)

4 عذابِ قبر سے بچنے کا طریقہ

سوال: عذابِ قبر سے کس طرح بچا جاسکتا ہے؟

جواب: اگر کسی شخص کو قبر کے عذاب سے بچنا ہے تو اُسے چاہیے کہ گناہ نہ کرے بلکہ نیکیاں کرتا رہے۔ روزانہ رات سورۃُ الملک پڑھنے سے بھی عذابِ قبر سے حفاظت ہوتی ہے کیونکہ سورۃُ الملک کا ایک نام "سورۃُ المانعۃ" یعنی عذابِ قبر کو روکنے والی بھی ہے۔ (دیکھیے: ترمذی، 4/407، حدیث: 2899) یاد رہے کہ یہاں صرف سورۃُ الملک پڑھ لینے پر ہی اِکتفا کر کے دِیگر فرائض و واجبات کو ترک کر دینا مُراد نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ فرائض و واجبات کی اَدائیگی بھی لازم ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 30 ذوالقعدۃ الحرام 1441ھ)

5 گوشت کے اندر کا خون پاک ہے یا ناپاک؟

سُوال: گوشت کے اندر جو خون ہوتا ہے وہ پاک ہے یا ناپاک؟ نیز اگر وہ خون جسم یا کپڑوں پر لگ جائے تو کیا کپڑے وغیرہ ناپاک ہو جائیں گے؟

جواب: جو خون گوشت کے اندر ہوتا ہے وہ پاک ہے۔ (دیکھیے: بہار شریعت، 1/392) اگر یہ پاک خون کپڑوں پر لگ جائے تو کپڑے ناپاک نہیں ہوں گے۔ (مدنی مذاکرہ، 13 محرم الحرام 1443ھ)

6 کیا سو سال کا سانپ کچھ بھی بن سکتا ہے؟

سُوال: بعض لوگ کہتے ہیں کہ "سانپ جب سو سال کا ہو جاتا ہے تو وہ کچھ بھی بن سکتا ہے۔" یہ بات کہاں تک دُرُست ہے؟

جواب: کچھ بھی بننے سے کیا مراد ہے؟ کیا سانپ انسان بن جاتا ہے؟ یہ جو اپنے آپ کو بندر کی اولاد کہتے ہیں ابھی تک ٹھوکریں کھا رہے ہیں، اب یہ سانپ والے بھی آگئے ہیں! ان سب نظریات کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 4 صفر المظفر 1443ھ)

7 بچے کا نام کب رکھیں؟

سوال: بچے کا نام کتنے دن تک رکھ سکتے ہیں؟

جواب: نومولود بچے کا نام رکھنے کے لیے دنوں کی کوئی تعداد معیّن نہیں ہے، ہمارے ہاں تو پیدا ہونے سے پہلے ہی نام کی تلاش ہوتی ہے اور کوئی انوکھا سا نام تیار کر لیا جاتا ہے اور پھر بچہ پیدا ہوتے ہی وہ نام رکھنے کی جستجو ہوتی ہے۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ پیدائش کے ساتویں دن نام رکھا جائے اور اسی دن عقیقہ بھی کیا جائے۔ (دیکھیے: بہار شریعت، 3/355) لیکن اگر کسی نے پہلے دن بھی نام رکھ لیا تو کوئی حَرَج نہیں ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 11 صفر المظفر 1443ھ)

(نام رکھنے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب "نام رکھنے کے احکام" پڑھیے)

8 پرندوں کے پر کاٹنا کیسا؟

سُوال: کیا پرندوں کے پر کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: اگر ضرورت ہو اور پر کاٹنا نفع بخش ہو تو پَر کاٹ سکتے ہیں، بعض اوقات پرندے کو مانوس کرنے کے لیے پر کاٹتے ہیں، اس میں حَرَج نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 18 صفر المظفر 1443ھ)

9 عوام میں مشہور چند غلط باتیں

سُوال: عوام میں یہ بات مشہور ہے کہ اگر کوّا بولے تو مہمان آتا ہے، دودھ گر جائے تو بلا ٹلتی ہے اور سیدھے ہاتھ میں خارش ہو تو پیسے آتے ہیں، کیا یہ سب باتیں درست ہیں؟

جواب: کوّا بولے تو مہمان آئے، دودھ گرے تو بلا ٹلے اور خارش ہو تو پیسے آئیں یہ سب عوامی باتیں ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 9 ذوالقعدۃ الحرام 1442ھ)

قلبِ امیرِ اہلِ سنّت کی کیفیات

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

(امیرِ اہلِ سنّت نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا کہ) میرے دل کی کیفیات یا احساسات میں خوشیاں کم اور غم زیادہ ہیں۔ کچھ تو لا ینحل سے خاندانی و ذاتی غم اور میرے دل میں کبھی کبھی خوف بھی ہوتا ہے، بعض اوقات ایمان چلے جانے اور بُرے خاتمے کا خوف ہوتا ہے کیونکہ گناہوں سے توبہ تو کرلی لیکن پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں جس سے یہ جانا جاسکے کہ توبہ قبول ہوگئی اور جنت مل گئی لہٰذا بے فکر ہوجاؤ۔ کبھی یہ خیال آتا ہے کہ مرنے کے بعد مردے کو اپنی پسندیدہ چیزوں سے بچھڑنے کے صدمے لاحق ہوں گے، پھر قبر کی وحشت ناک تاریکی ڈراتی ہے یہاں تو بجلی چلی جائے تو ڈر لگے لیکن قبر کے بارے میں یہی سنا ہے کہ وہاں سخت اندھیرا ہوگا۔ اس لیے یہ ڈر لگتا ہے کہ اگر میری قبر میں بھی اندھیرا ہوا تو میں کیا کروں گا! ہاں جس خوش نصیب پر کرم ہوگیا تو اس کی قبر نور سے جگمگا رہی ہوگی لیکن مجھے تو معلوم نہیں میری قبر اندھیری ہوگی یا روشن۔ نہ میں یہ جانتا ہوں کہ میرے بارے میں اللہ تعالیٰ کی خفیہ تدبیر کیا ہے؟ پھر روزِ محشر کا یہ خوف الگ کہ کہیں یہ نہ کہہ دیا جائے کہ ہم نے دنیا میں تمہیں بہت زیادہ عزت دے کر تمہارے کاموں کا بدلہ دے دیا تھا اب تمہارے پاس کچھ نہیں ہے۔ اگر مجھے یہ کہہ دیا گیا تو میرا کیا بنے گا؟ اس طرح کے تصورات، کیفیات اور تخیلات کا سلسلہ ہے جو کبھی کبھی طاری ہوتا ہے۔ اچھی چیزیں کھاتا ہوں تو کبھی کبھی یہ احساس ہوتا ہے: ﴿ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ(۸)﴾ یعنی پھر تجھ سے ہر نعمت کے بارے میں سوال ہوگا۔[1] کبھی اچھی چیزیں کھانے کے لیے پیش کی جاتی ہیں تو بعض اوقات ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ اٹھا کر دے دیتا ہوں کہ میں نہیں کھاتا میں ان کا حساب کیسے دوں گا؟ لیکن ایسا بھی موڈ ہوتا رہتا ہے کہ خود منگواتا ہوں کہ مجھے فُلاں چیز کھانی ہے۔ تو اس طرح کی ملی جلی کیفیات میرے اندر ہیں۔ پھر میں شروع سے ہی اپنے

نوٹ: یہ مضمون امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی گفتگو سے تیار کر کے اور امیرِ اہلِ سنت سے نوک پلک سنوروا کر پیش کیا گیا ہے۔

اندر سوز و غم کی ایک کیفیت محسوس کرتا ہوں۔ اگر آپ میرے لکھے ہوئے کلاموں پر غور کریں تو اس میں سوز و غم کے اثرات نظر آئیں گے۔ اب یہ باتیں کہتے ہوئے بھی مجھے خوف آرہا ہے کہ اگر قیامت کے روز کہہ دیا گیا کہ یہ جو تم اپنے فضائل بیان کر رہے تھے اور خیال کر رہے تھے کہ جو لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں میری باتوں سے انہیں ترغیب ملے گی اور ان کی اصلاح ہوگی لیکن کیا تم نہیں جانتے تھے کہ اس سے لوگوں کے دلوں میں تمہارا مقام بڑھے گا۔ تو کہیں ایسا نہ ہو کہ میں ان باتوں کی وجہ سے پھنس جاؤں کیونکہ حدیثِ پاک میں ہے کہ **”اللہ پاک فاجِر کے ذریعہ بھی دین کی مدد لے لیتا ہے“۔**[2] یعنی اس کے ذریعے لوگوں کو تو فائدہ پہنچتا ہے لیکن وہ خود پھنس جاتا ہے اور اس کے لیے آخرت میں حصّہ نہیں ہوتا۔ یہ سب چیزیں مجھے ایسے ڈراتی ہیں کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ بھاگ کر کہاں جاؤں؟ عمر کا جام لبریز ہونے کو ہے، بڑھاپا آچکا ہے لیکن یہ سمجھ نہیں آتی کہ میرے بارے میں اللہ پاک کی خفیہ تدبیر کیا ہے اور نہ جیتے جی سمجھ آسکے گی۔ ان باتوں کی وجہ سے بارہا ایسا ہوتا ہے کہ میں خوفزدہ ہو جاتا ہوں۔ اگرچہ ہونٹوں پر مسکراہٹ ہو، باتیں بھی کر رہا ہوں لیکن اس طرف توجہ چلی جاتی ہے تو کبھی دل بیٹھ سا جاتا ہے۔ بعض اوقات یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ دشمنوں نے ہر طرف سے مجھ پر نالیاں تان رکھی ہیں اگر وہ گولی مار دیں گے تو پتا نہیں توبہ کا موقع بھی ملے گا یا نہیں۔ نہ جانے کلمہ نصیب ہوگا یا نہیں۔ ایمان پر خاتمہ ہوگا کہ نہیں؟ جب لوگ قبر میں ڈال دیں گے تو منکر نکیر کے سوالات کے جوابات دے سکوں گا یا نہیں۔ قبر کے عذابات اور سانپ بچھوؤں سے بچ سکوں گا یا نہیں۔ یہ بھی خیالات آتے ہیں کہ قبر میں عقل سلامت ہوگی تو قبر میں جب بند کریں گے تو اس کا پتا بھی چلے گا۔ اب بالفرض کوئی اور سزا نہ بھی ملے تب بھی اگر قبر کی کال کوٹھڑی میں بند کر دیا گیا تو نہ جانے وہاں کیسے رہ سکوں گا، نہ کہیں جاسکوں گا نہ کسی کو اپنے پاس بُلا سکوں گا...... آہ! الموت۔ پھر قیامت اور پُلصراط کے ہولناک تصورات الگ ہیں اور اگر خدانخواستہ کفر پر خاتمہ ہوا تو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اس طرح کی سوچیں اور خیالات گاہے گاہے آتے اور دل کو ڈراتے ہیں۔ اے میرے اللہ تجھ سے تیری رحمت کا سوال ہے۔[3]

(مزید ایک سوال: کیا اس طرح کی سوچ رکھنا شریعت کو مطلوب ہے؟ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا) یہ بھی اللہ پاک کا کرم ہے کہ وہ کسی کو ایسی سوچ عطا کرے۔ اگر کوئی نیک کام کرتا ہے تو یہ بھی اللہ پاک نے ہی توفیق بخشی تھی لہٰذا کوئی بھی اسے اپنا کارنامہ نہ سمجھے بلکہ اللہ کی عطا سمجھ کر اس کا شکر ادا کرے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ مجھ پر تو غفلت کے موٹے موٹے پردے پڑے ہیں اور سمجھ نہیں آتی کہ میرا آخرت میں کیا بنے گا۔ گمنام نیک بندے کی فضیلت پڑھتے ہیں تو اس پر رشک آتا ہے کہ اللہ کے یہاں اس کی کیسی مقبولیت ہے۔ گمنام بندہ وہ ہے جسے لوگ پوچھتے بھی نہیں بلکہ اسے دھتکار دیں اور دروازے سے دور کر دیں۔ وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت نہ کریں، مر جائے تو اس کے جنازے میں نہ جائیں۔ لیکن ان گمنام بندوں کی جن سے اللہ پاک راضی ہو ان کی بارگاہ میں مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ اگر وہ اللہ پاک کے نام پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ کریم اسے پورا کر دے۔ ہم تو ان گمنام بندوں میں سے بھی نہیں ہیں، ہمارا تو یہ حال ہے کہ ہمیں تو بس شہرت ہی کی پڑی ہے۔ جس مدنی چینل پر میں یہ سب کر رہا ہوں وہ بھی تو شہرت کا آلہ ہے کیونکہ دنیا بھر کے لوگ جب میری باتیں سنیں گے

Go To Index

توہو سکتا ہے کہ مجھ سے محبت کرنے والوں میں کچھ نہ کچھ اضافہ ہو۔ نیکیوں کی سوغات بھی مجھے ملے گی کیونکہ بعض لوگ تہمت دھرتے ہوئے بولیں گے کہ یہ ریاکار ہے، جو کسی کی غیبت کرتا ہے وہ جس کی غیبت کی اُس کو اپنی نیکیاں GIFT کرتا ہے یہاں ایک بڑا واقعہ عرض کرتا چلوں: حضرتِ سیّدُنا حسن بصری رحمۃُ اللہ علیہ کو کسی نے کہا کہ فُلاں نے آپ کی غیبت کی ہے تو آپ رحمۃُ اللہ علیہ نے غیبت کرنے والے آدمی کو کھجوروں کا ایک تھال بھر کر روانہ کیا اور ساتھ ہی کہلا بھیجا کہ سُنا ہے آپ نے مجھے اپنی نیکیاں ہدیّہ (GIFT) کی ہیں تو میں نے ان کا بدلہ دینا بہتر جانا اس لیے کھجوریں حاضر کی ہیں۔[4]

(مزید سوال ہوا کہ: آپ خوف اور غمزدہ کیفیات کے باوجود بہت زیادہ مسکراتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا:)

الحمدللہ! میری مسکرانے کی عادت ہے، عام طور سے لوگوں سے ملتے وقت بھی مسکراتا ہوں لیکن کبھی کبھی کیفیت یہ ہوتی ہے کہ

مرے ہونٹوں کا تبسم تو سب نے دیکھ لیا
جو دل پہ بیت رہی ہے وہ کوئی کیا جانے

حضرت ذوالنون مصری رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اَلْمُؤْمِنُ بِشْرُهٗ فِیْ وَجْهِهٖ وَحُزْنُهٗ فِیْ قَلْبِهٖ“ یعنی مومن کی خوشی اس کے چہرے پر ہوتی ہے، جبکہ اس کا غم اس کے دل میں ہوتا ہے۔[5]

---

(1) ترجمۂ کنزالعرفان: پھر بیشک ضرور اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (پ30، التکاثر:8) (2) بخاری، 4/ 273، حدیث:6606 (3) امیرِ اہلِ سنت کی کہانی انہی کی زبانی، قسط6 (4) منہاج العابدین، ص65- امیرِ اہلِ سنت کی کہانی انہی کی زبانی، قسط6، مع ترمیم واضافہ (5) تاریخ ابن عساکر، 17/ 419۔

جولائی 2026ء میں غمزدہ خاندانوں اور بیماروں کے نام امیرِ اہلِ سنت کے دعائیہ پیغامات کی رپورٹ

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ نے جولائی 2026ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّاؔر“ کے ذریعے تقریباً 3553 پیغامات جاری فرمائے جن میں 676 تعزیت کے، 2700 عیادت کے جبکہ 177 دیگر پیغامات تھے۔ ان پیغامات میں امیرِ اہلِ سنت نے بیماروں کی صحت یابی کے لیے دعائیں کی جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مرحومین کے لیے مغفرت اور بلندیِ درجات کے لیے دعائیں کی۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (جولائی 2026ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکَاتُہُمُ العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں۔ جولائی 2026ء میں دیے گئے 04 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: 1 شانِ صحابہ واہلِ بیت: 15 لاکھ، 66 ہزار 42 2 فیضانِ مفتیِ اعظم ہند رحمۃُ اللہ علیہ: 15 لاکھ، 53 ہزار 551 3 احیاءُ العلوم سے 38 مدنی پھول (قسط:01): 16 لاکھ، 54 ہزار 379 4 زبان کی حفاظت کی اہمیت: 16 لاکھ، 30 ہزار 546۔

Go To Index

دارُالافتاء اَہلِسنّت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

دارُالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کیے جارہے ہیں۔

1 نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے شہزادوں کی تعداد کیا ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرزند (صاحبزادوں) کی تعداد کتنی ہے تین یا چار؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے فرزند کی تعداد میں اختلاف ہے جن پر سب علماء کا اتفاق ہے وہ دو ہیں حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم رضی اللہُ عنہما ایک قول تین کا بھی ہے قاسم، ابراہیم اور عبداللہ رضی اللہُ عنہم اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ نے اسی قول کو زیادہ صحیح بتایا ہے۔ اور بعض قول تین سے زیادہ کے بھی ہیں۔

شیخِ محقق علیہ الرَّحمہ مدارج النبوت میں فرماتے ہیں: ”رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جس اولادِ پاک صلوات اللہ علیہم وسلامہ پر تمام علماء کا اتفاق ہے وہ رسول زادے چھ افراد ہیں ان میں آپ کے دو بیٹے حضرت قاسم اور حضرت ابراہیم ہیں اور چار آنجناب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی صاحبزادیاں ہیں۔ سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ اُمِّ کلثوم اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہُ عنہم اجمعین ان کے سوا پر علماء کا اختلاف ہے، بعض علماء کہتے ہیں کہ ابراہیم اور قاسم کے علاوہ ایک اور فرزند بھی تھے جن کا نام عبداللہ تھا اور وہ مکہ شریف میں ہی چھوٹی عمر میں اس دنیا سے رحلت پاگئے تھے۔ اور ان کا لقب ہی طیب وطاہر تھا، اور اصح یہ ہے کہ صاحبزادے تین ہیں قاسم، ابراہیم اور عبداللہ اور آپ کی صاحبزادیاں چار ہیں۔“ (ملخصًا)

(مدارج النبوت مترجم، 2/724- سیرت مصطفیٰ، ص552)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محققِ اہلِ سنت، مرکز الاقتصاد الاسلامی فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

2 عرش وکرسی سے افضل زمین کا حصہ

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہم نے سنا ہے کہ زمین کے جس حصے کے ساتھ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جسم مبارک مَس ہے زمین کا وہ ٹکڑا کائنات کی ہر شے سے یہاں تک کہ عرش و کرسی سے بھی افضل ہے، شریعتِ اسلامیہ اس کے متعلق کیا فرماتی ہے؟؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

آپ نے بالکل درست سنا ہے اور علماءِ کرام نے اپنی کتابوں میں اس کو بیان کیا ہے بلکہ اس پر اجماع نقل کیا ہے کہ قبرِ انور کا وہ مبارک ٹکڑا جس سے حضور پُر نور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جسمِ اطہر مَس کیے ہوئے ہے وہ کعبہ شریف سے اور ہر خطے سے افضل ہے۔ بلکہ عرش و کرسی سے بھی وہ حصہ افضل ہے۔

مکہ اور مدینہ میں سے کونسا شہر افضل ہے اس میں اختلاف ائمہ بیان کرنے کے بعد علامہ طحطاوی حنفی رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ”والخلاف في غير البقعة التي دفن بها صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فإنها أفضل حتى من العرش والكرسي بالإجماع“ یعنی مکے اور مدینے کی افضلیت کا اختلاف زمین کے اس مبارک حصے میں نہیں ہے جس میں رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدفون ہیں کیونکہ زمین کا یہ حصہ مکے سے افضل ہے حتی کہ عرش اور کرسی سے بھی بالاجماع افضل ہے۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص109)

عمدۃ القاری میں ہے: ”وقال عياض أجمعوا على أن موضع قبره صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم أفضل بقاع“ یعنی امام قاضی عیاض رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء نے اس پر اجماع کیا ہے کہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قبرِ انور زمین کے تمام حصوں سے افضل ہے۔ (عمدۃ القاری، 7/374-المواہب اللدنیہ متن شرح الزرقانی، 12/234-مرقاۃ المفاتیح، 5/640، تحت الحدیث: 2757-الدر المختار متن ردالمحتار، 4/62-فتاوی رضویہ، 10/711)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پانی میں تیرنے کا ثبوت

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ کیا نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پانی میں تیرنا ثابت ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جی ہاں! نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پانی میں تیرنا ثابت ہے۔

چنانچہ نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: ”أحسنت العوم في بئر بني عدي بن النجار“ ترجمہ: میں بنی عدی بن نجار کے کنویں میں عمدہ انداز میں تیرا۔ (الطبقات الکبری لابن سعد، 1/116)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما فرماتے ہیں: ”كان النبي صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم وأصحابه يسبحون في غدير فقال صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لأصحابه: «ليسبح كل رجل منكم إلى صاحبه» فسبح كل رجل إلى صاحبه، وبقي النبي صلى الله عليه وسلم، وأبو بكر، ثم سبح النبي صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم إلى أبي بكر، حتى عانقه“ ترجمہ: نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے صحابہ ایک تالاب میں تیراکی کیا کرتے تھے تو نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ہر ایک شخص اپنے ساتھی کی طرف تیر کر جائے تو ہر شخص اپنے ساتھی کی طرف تیر کر چلا گیا، نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ باقی رہ گئے تو نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، صدیقِ اکبر رضی اللہُ عنہ کی طرف تیر کر گئے حتی کہ انہیں گلے لگا لیا۔ (شرح مذاہب اہل السنۃ، ص162-شرح الزرقانی، 1/309-روح البیان، 6/78، المؤمنون، تحت الآیۃ: 23)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

Go To Index

اسلام اور شخصی نکھار (قسط:01)

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

انسان کی اصل قدر و منزلت اس کے جسم، لباس، شکل و صورت یا ظاہری وجاہت میں نہیں بلکہ اس کے کردار، اخلاق، افکار، عادات اور باطن کی پاکیزگی میں پوشیدہ ہے۔ دنیا میں کتنے لوگ ظاہری خوب صورتی کے مالک ہیں، مگر ان کے کردار میں کشش نہیں۔ کتنے لوگ بلند منصب رکھتے ہیں مگر ان کی صحبت دل کو بوجھل کر دیتی ہے، کتنے لوگ علم و دولت سے آراستہ پیراستہ نظر آتے ہیں لیکن ان کے وجود سے بنی نوعِ انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ اس کے برعکس بعض لوگ اگرچہ روپیہ پیسہ، عہدہ و منصب اور ظاہری کَرّ و فَر والے نہیں ہوتے لیکن ان کی گفتگو میں شیرینی، کردار میں پاکیزگی، معاملات میں دیانت، رویّے میں شرافت اور دل میں ایسی روشنی ہوتی ہے کہ ان کی صحبت انسان کو بدلنے لگتی ہے۔ ایسا بندہ گویا شخصی نکھار کا مالک ہوتا ہے۔ غور کیا جائے تو اسلام کی ایک عظیم خوبی یہ ہے کہ یہ انسان کو محض عبادات کا پابند نہیں بناتا بلکہ اسے ایک سنوری ہوئی، متوازن، پاکیزہ، باوقار اور نورانی شخصیت عطا کرتا ہے۔ اسلام انسان کے ظاہر سے پہلے اس کے باطن کو سنوارتا ہے، عمل سے پہلے نیت کو درست کرتا ہے، زبان سے پہلے دل کی اصلاح کرتا ہے اور معاشرے کو بدلنے سے پہلے فرد کی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے۔ اسی لیے اسلام کو صرف چند عقائد، عبادات اور احکام کا مجموعہ سمجھنا اس کی ہمہ گیری کو محدود کر دینا ہے۔ اسلام دراصل انسان کو اللہ پاک کے قریب کر کے اُسے مخلوقِ خدا کے لیے مفید تر بنانے کا قدرتی نظام ہے۔

اسلام یوں نکھارتا ہے

اللہ کریم نے اسلام کو ایسی عظمت، رفعت، پاکیزگی، نفاست و طہارت عطا فرمائی ہے کہ جو بھی اس کے سائے میں آتا ہے، اس کی تعلیمات سے اپنے آپ کو سجاتا سنوارتا ہے وہ خود بھی نکھرتا ہے اور اپنے گرد و نواح کو بھی منور کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اسلام ایک ایسا مکمل نظامِ حیات ہے جو انسان کی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے۔ اسلام انسان کے باطن کی اصلاح سے آغاز کرتا ہے، فکر کو پاکیزہ بناتا ہے، نیت کو درست کرتا ہے، کردار کو سنوارتا ہے، زبان و نگاہ کو آداب سکھاتا ہے، معاملات میں دیانت

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کر کے پیش کیا گیا ہے۔

پیدا کرتا ہے، غصے کو ضبط، خواہشات کو اعتدال اور تعلقات کو حسنِ سلوک عطا کرتا ہے۔ یوں اسلام ایک عام انسان کو نیک، متوازن، باوقار شخصیت میں ڈھال دیتا ہے۔

شخصی نکھار کی ابتدا

شخصیت کے نکھار کی ابتدا اسی وقت شروع ہو جاتی ہے کہ جب کوئی بندہ اسلام کے دامن سے وابستہ ہو کر ایمان لے آتا ہے۔ گویا اسلامی شخصیت کی تعمیر کی خشتِ اوّل (پہلی اینٹ) ایمان ہے۔ ایمان انسان کی زندگی کا زاویۂ نگاہ بدل دیتا ہے۔ جب بندہ یہ یقین کر لیتا ہے کہ میں ایک حکیم ورحیم رب کا بندہ ہوں، میری زندگی بے مقصد نہیں، مجھے اپنے اعمال کا حساب دینا ہے، میرے ظاہر و باطن سے اللہ پاک باخبر ہے، تو اس کے اندر ایک ایسی اخلاقی نگرانی پیدا ہو جاتی ہے جس کے لیے ہر وقت کسی پولیس، عدالت یا کیمرے کی ضرورت نہیں رہتی۔ پھر وہ تنہائی میں بھی خیانت سے بچتا ہے، کیونکہ اسے معلوم ہے کہ میرا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ سچا مسلمان چھپ کر گناہ کرنے سے بھی ڈرتا ہے اس لیے کہ اُس کا یقین ہے کہ دنیا کی نگاہ سے چھپ جانا ممکن ہے اللہ کی نگرانی سے کسی طرح نہیں نکل سکتا۔ ایمان ہی انسان کے اندر خود احتسابی پیدا کرتا ہے۔ دنیا کا رائج نظام انسان کو دوسروں کے سامنے اچھا بننے، اچھا دِکھنے کی ترغیب دیتا ہے جبکہ اسلام انسان کو اللہ پاک کی بارگاہ میں اچھا بننے کی تربیت دیتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سے حقیقی شخصیت سازی شروع ہوتی ہے۔

اسلام پہلے باطن سنوارتا ہے

باہر سے انسان جتنا بھی خوب صورت دکھائی دے، اگر دل میں تکبر، حسد، کینہ، بغض، خود پسندی، حرص اور ریا موجود ہے تو وہ اندر سے بیمار ہے۔ یقیناً نفس کی درستی شخصیت کے نکھار میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ نفس کی طہارت اور باطن کی پاکیزگی ہی تو ہے کہ جو انسان کو رشکِ ملائکہ بناتی ہے جبکہ نفس کی آلودگی انسان کو انسانیت کے درجے سے گرا کر حیوان بنا دیتی ہے۔ اسلام ایسے ہی بیمار باطن کی اصلاح کرتا ہے، اسے باطنی بیماریوں سے شفا عطا کر کے ایسا روشن و منور کر دیتا ہے کہ اس میں اخلاقِ مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خوشبو اور سیرتِ طیبہ کی جھلک نمایاں ہونے لگتی ہے۔ اسلام حسد کے مقابلے میں خیر خواہی سکھاتا ہے۔ تکبر کے مقابلے میں تواضع سکھاتا ہے۔ بخل کے مقابلے میں سخاوت سکھاتا ہے۔ غصے کے مقابلے میں حلم سکھاتا ہے۔ بدگمانی کے مقابلے میں حسنِ ظن سکھاتا ہے۔ انتقام کے مقابلے میں عفوودرگزر کی ترغیب دیتا ہے اور خود پسندی کے مقابلے میں بندگی کا شعور پیدا کرتا ہے۔ قرآن مجید کامیاب انسان کا یوں ذکر فرماتا ہے: ﴿قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا(۹) وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا(۱۰)﴾ ترجمۂ کنزُالعِرفان: بیشک جس نے نفس کو پاک کرلیا وہ کامیاب ہوگیا۔ اور بیشک جس نے نفس کو گناہوں میں چھپا دیا وہ ناکام ہوگیا۔[1] اس سے معلوم ہوا کہ اپنے نفس کو برائیوں سے پاک کرنا کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ اور اپنے نفس کو گناہوں میں چھپا دینا ناکامی کا سبب ہے اور نفس برائیوں سے اُسی وقت پاک ہو سکتا ہے جب اللہ کریم اور اس کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کی جائے۔ یہی اسلام کا شخصی نکھار ہے کہ انسان اپنے نفس کا مالک بنے، نفس کا غلام نہ بنے۔ اس لیے کہ اگر انسان عملی کاوشوں، محنت و ریاضت سے اخلاقِ حسنہ کو اپنا لے تو انسانیت کی معراج کو پہنچ جاتا ہے اور اگر اخلاقِ

رذیلہ (گھٹیا عادتوں) اور افعالِ قبیحہ (برے کاموں) کا مرکب بن جائے تو وہ انسان کہلائے جانے کا حق بھی کھو دیتا ہے۔

جنہیں اسلام نے نکھارا

یہ اسلام ہی ہے کہ جو اپنے ماننے والوں کو ایسا عمدہ، پاکیزہ اور اعلیٰ ظرف بنا دیتا ہے کہ مسلمان اپنی ضرورت کے باوجود مسلمان بھائی کو اپنے آپ پر ترجیح دیتا بلکہ کئی بار اس کے لیے اپنی جان بھی قربان کر دیتا ہے جیسا کہ حضرتِ حُذَیفہ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: یرموک کی جنگ میں بہت سے صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان شہید ہو گئے۔ میں پانی ہاتھ میں لیے زخمیوں میں اپنے چچا زاد بھائی کو تلاش کر رہا تھا، آخر اُسے پالیا، وہ دم توڑ رہے تھے، میں نے پوچھا: اے چچا زاد بھائی! آپ پانی نوش فرمائیں گے؟ کپکپاتی آواز میں آہستہ سے کہا: جی ہاں۔ اتنے میں کسی کے کراہنے کی آواز آئی، جاں بَلَب چچا زاد بھائی نے اشارے سے فرمایا: پہلے اُس زخمی کو پانی پلا دیجیے۔ میں نے دیکھا وہ حضرت ہِشام بن عاص رضی اللہُ عنہ تھے، اُن کی سانس اُکھڑ رہی تھی میں انہیں پانی کے لیے پوچھ ہی رہا تھا کہ قریب ہی کسی نے آہ بھری۔ حضرت ہِشام رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: پہلے اُن کو پلائیے، میں جب اُن زخمی کے قریب پہنچا تو انہیں پانی پینے کی حاجت نہ رہی تھی کیوں کہ وہ شہادت کا جام پی چکے تھے۔ میں فوراً حضرت ہِشام رضی اللہُ عنہ کی طرف لپکا مگر وہ بھی شہید ہو چکے تھے۔ پھر میں اپنے چچا زاد بھائی کی طرف پہنچا تو وہ بھی شہید ہو چکے تھے۔(2) اسی طرح چند درویش جاسوسی کی تہمت میں پکڑے گئے سرکاری حکم ہوا کہ ان کو قتل کیا جائے جب قتل کرنے لگے تو ہر ایک نے یہی تقاضا کیا کہ پہلے مجھے قتل کیا جائے تاکہ زندگی کے ایک دو سانس دوسرا بھائی حاصل کرے اور میں اس سے پہلے مارا جاؤں۔ بادشاہ نے یہ ایثار دیکھا، سب کو رہا کر دیا۔(3) جب کوئی انسان اسلام کے عطا کردہ اصولوں کے مطابق اپنی شخصیت کی تعمیر کرتا ہے تو اس کے ثمرات صرف اس کی ذات تک محدود نہیں رہتے بلکہ اس کے خاندان اور پورے معاشرے تک پھیل جاتے ہیں۔ انفرادی سطح پر ایسے شخص کو ذہنی سکون، نظم و ضبط اور خوداعتمادی حاصل ہوتی ہے۔ حسنِ سلوک، صلہ رحمی اور حقوق کی پاسداری کی بدولت خاندان میں محبت، تعاون اور استحکام پیدا ہوتا ہے۔ معاشرتی سطح پر صدق، امانت، عفو اور حسنِ معاشرت جیسی صفات کی بدولت باہمی اعتماد، امن اور تعاون کی فضا قائم ہوتی ہے، جو کسی بھی مہذب اور ترقی یافتہ معاشرے کی بنیادی ضرورت ہے۔ اسلام کا نظامِ شخصیت سازی اس قدر منظم ہے کہ فرد سے خاندان تک اور خاندان سے پورے معاشرے تک اس کے اثرات پھیلتے چلے جاتے ہیں۔ یہ تو اسلام کے عطا کردہ شخصی نکھار کی ایک جھلک ہے ورنہ اسلام کی تعلیمات کا ہر گوشہ اپنے اندر انسان کی شخصیت کے کسی نہ کسی پہلو کو سنوارنے کا سامان رکھتا ہے۔ ایمان اسے مقصد دیتا ہے، عبادت اسے نظم دیتی ہے، تقویٰ اسے پاکیزگی عطا کرتا ہے، اخلاق اسے دل کش بناتے ہیں، معاملات اسے باوقار بناتے ہیں اور خدمتِ خلق اسے دوسروں کے لیے نفع بخش بناتی ہے۔ یوں اسلام انسان کے ظاہر و باطن، فکر و کردار اور انفرادی و اجتماعی زندگی کو اس طرح سنوارتا ہے کہ اس کی شخصیت خود بھی خیر کا پیکر بنتی ہے اور دوسروں کے لیے بھی خیر کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ (جاری ہے)

(1) پ30، الشمس: 9، 10 (2) کیمیائے سعادت، 2/648 (3) اخلاق الصالحین، ص37۔

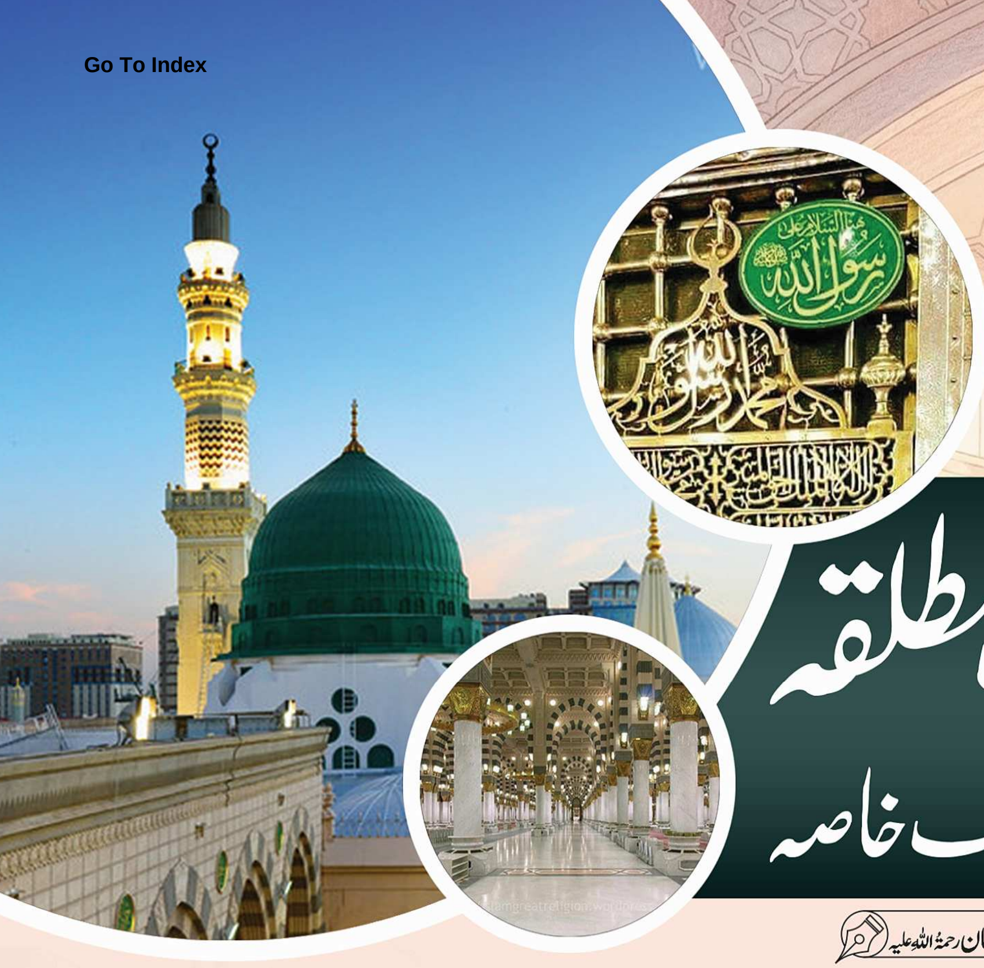

محبوبیت مطلقہ رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک خاصہ

رئیس المتکلمین حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ

رئیس المتکلمین مفتی نقی علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے سیرتِ مبارکہ پر اپنی بہت ہی پیاری کتاب ”سرور القلوب“ میں حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خصائصِ مبارکہ کو بہت دلنشین انداز میں تحریر فرمایا ہے، انہی خصائص میں سے ایک خاصہ ملاحظہ کیجیے: (حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خصائص میں سے ایک خاصہ) محبوبیتِ مطلقہ ہے کہ آپ باعتبارِ جملہ صفات و جہات کے ہر زمانہ میں تمام خلائق بلکہ خود خالق کے محبوب ہیں مثلاً عالم سے بسبب علم کے اور زاہد سے بسبب زہد کے اور حسین سے بسبب حسن کے اور عادل سے بسبب عدل کے محبت ہوتی ہے اور آپ کے جملہ صفات ظاہری و باطنی واختیاری و غیرِ اختیاری متساویۃ الاقدام ہیں۔ حسین سے اس وقت تک محبت رہتی ہے جب تک حسن باقی ہے، جب حسن جاتا رہتا ہے محبت بھی جاتی رہتی ہے اور آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ہر صفتِ کمال، زوال سے منزہ ومبرا بلکہ یَومًا فَیَومًا (روز بروز، دن بدن) ترقی پر ہے:

﴿وَ لَلْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰىؕ(۴)﴾ [1]

سرکار کی محبت ہر زمانہ ووقت میں رہی

اور بعض اشخاص سے معاصرین محبت رکھتے ہیں نہ لاحقین، اور بعضوں سے لاحقین محبت رکھتے ہیں نہ معاصرین [2]، مگر آپ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) سے ہر وقت اور ہر زمانہ میں اہلِ ایمان کو محبت رہی ہے اور اسی طرح بعض اشخاص سے اس لیے کہ اپنے دوست ہیں محبت اور اس جہت سے کہ دشمن سے ملتے ہیں، کدورت ہوتی ہے مگر آپ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی ذات پاک میں کوئی جہت منافی محبوبیت کی نہیں بعض لوگوں سے بعض خلق کو محبت ہوتی ہے اور بعض کو نہیں مگر اس جناب سے تمام جنّ اور فرشتے اور انسان بلکہ وَحَش وطَیر محبت رکھتے ہیں سوا ان کے جن کو جناب باری نے روزِ ازل بدنصیب کیا اور لوحِ محفوظ میں جہنمی لکھ دیا۔

حضور کے شہر کی قسم یاد فرمانا

اے عزیز! خلق کا کیا ذکر ہے خود خالق ان سے محبت رکھتا ہے غور کر کہ کس محبت سے ان کے شہر و وطن کی قسم کھاتا ہے: ﴿لَاۤ اُقْسِمُ

﴿بِهٰذَا الْبَلَدِۙ وَ اَنْتَ حِلٌّۢ بِهٰذَا الْبَلَدِۙ﴾(3) لَا زائدہ یعنی میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں اس لیے کہ تو اس شہر میں رہتا ہے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: میں نے نہ سُنا کہ خدا نے محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سوا کسی کے شہر اور عمر کی قسم کھائی ہو۔(4)

خدا چاہتا ہے رضائے محمد

یوسف علیہ السلام کو دودھ پیتے بچہ کی گواہی(5) اور موسیٰ علیہ السلام کو پتھر کے کپڑے لے جانے(6) اور عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا ہوتے ہی گویائی بخشنے سے(7) دشمنوں کی بدگمانی اور بدظنی سے پاک کیا۔ عائشہ صدیقہ پر جب بہتان اٹھا خود گواہی دی(8) اگر چاہتا تو ایک ایک درخت اور پتھر ان کی طہارت پر گواہی دیتا مگر منظور یہ تھا کہ اپنے پیارے کی بیوی کی طہارت پر خود گواہی دوں۔ ہر شخص اس کی رضا چاہتا ہے اور وہ محمد (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی رضا چاہتا ہے: ﴿وَ لَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ﴾(9) ﴿فَلَنُوَلِّیَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا۪﴾(10)

حضور کی محبت خدا کی محبت

اے عزیز! غور کر کہ پروردگار تقدس وتعالیٰ نے سوا ان کے کس کی زندگی کی قسم کھائی ہے: ﴿لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ(۷۲)﴾(11)

اور کس کے شہر کی زمین اپنی طرف نسبت فرمائی: ﴿اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِیْهَاؕ﴾(12)

کس کی محبت کو اپنی محبت کے ساتھ ذکر کیا اور کس کی اطاعت کو اپنی اطاعت سے مقرون فرمایا(13) اور کس کی بیعت کو اپنی بیعت کہا اور کس کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا(14) یہاں تک کہ آپ کے فرمانبرداروں کو اپنا محبوب فرمایا: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾(15)

عائشہ صدیقہ آپ سے عرض کرتی ہیں: یارسول اللہ! میں تمہارے رب کو دیکھتی ہوں کہ تمہاری خواہش و مراد میں شتابی (یعنی جلدی) کرتا ہے یعنی وہ ہی کام کرتا ہے جس میں آپ کی خوشی دیکھتا ہے۔(16)

اور ابن عباس اور ابن ابی الجوزاء تابعی کہتے ہیں کہ خدا نے محمد سے کسی کو زیادہ بزرگ نہ پیدا کیا اور سوا آپ کے کسی کی عمر و حیات کی قسم نہ کھائی۔(17)

صدیقِ اکبر کی جاں نثاری

اے عزیز! اثر اسی محبت کا ہے کہ ایک عالم اس جناب پر شیدا ہے، سینکڑوں دل فگار گھر بار چھوڑ دنیا و دولت سے مونہہ موڑ اس کے کوچے میں آپڑے اور لاکھوں جان باز اس کے شوق میں محمد محمد کہتے جان سے گزر گئے۔

صدیقِ اکبر نے تمام مال و متاع آپ کی محبت میں صَرف کر دیا یہاں تک کہ گھنڈی تکمے کے لائق کپڑا گھر میں نہ نکلا، کملی میں کانٹے لگائے۔ جب وقت جاں نثاری کا آیا گھر بار، مال و دولت، زن و فرزند، عزیز و قریب، شہر و وطن چھوڑ کر آپ کے ساتھ ہو لیے، غارِ تیرہ و تاریک میں بے دھڑک چلے گئے اور اسے صاف کر کے سوراخ اس کے اپنے بدن کے کپڑوں سے بند کیے، ایک سوراخ باقی رہا، اس پر اپنا انگوٹھا رکھ دیا اور آپ کو بلایا، آپ نے ان کے زانو پر آرام فرمایا اس سوراخ میں ایک سانپ مدت سے بہ تمنائے دیدارِ سید ابرار رہتا تھا ہر چند ابو بکر کے انگوٹھے پر اس نے سر اپنا رگڑا مگر آپ نے اس خیال سے کہ جان جائے مگر محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے پاؤں اپنا نہ ہٹایا اس نے انگوٹھے میں اس زور سے کاٹا کہ ان کے آنسو نکل کر حضرت کے چہرہ مقدس پر پڑے آپ بیدار ہوئے حال پوچھا عرض کیا آپ نے اپنا تھوک وہاں پر لگا دیا زہر نے کچھ اثر نہ کیا، مگر بعض علما کہتے ہیں آخر عمر میں اثر اس کا ظاہر ہوا اور اسی صدمہ سے انتقال فرمایا۔(18)

وصالِ ظاہری کے وقت صحابہ کرام کا غم

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جس وقت مسلمان ہوئے مرنے پر مستعد ہو کر مجمع کفار میں باآواز بلند اذان کہی(19) اور حضرت کے انتقال کے دن ایسی بے ہوشی ہوگئی کہ دروازہ مسجد پر تلوار لے کر آبیٹھے کہ جو شخص کہے گا محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انتقال فرمایا اسے قتل کر دوں گا۔(20) عثمانِ غنی کی اس دن شدت غم سے زبان بند ہوگئی۔(21) مولیٰ علی کئی دن بے حواس رہے۔(22) جس روز حضرت نے مدینہ کو ہجرت کی بے خوف و خطر حضرت کے بستر پر سو رہے یہ

خیال نہ کیا کہ کفار حضرت کے قتل پر مستعد ہیں شاید ان کے شبہ میں مجھے مار ڈالیں۔[23] بلال امیہ کے غلام تھے جب مسلمان ہوئے امیہ ان کا دشمن ہو گیا دھوپ میں گرم ریت پر لٹاتا اور کانٹے بدن میں چبھوتا اور کوڑے مارتا اور کہتا اب کبھی محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا نام نہ لینا جب پھر ہوش آتا کہتے ”احد“ ”احد“ پھر وہ ظالم اسی طرح ان کو ایذا دیتا یہاں تک کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے مول لے کر آزاد کیا۔[24] جس روز انتقال فرماتے تھے عورت ان کی کہنے لگی ”واکرباہ“، بڑی سختی کا وقت ہے فرمایا ”واطرباہ“ بڑی خوشی کا وقت ہے کہ اب ہم محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور ان کے یاروں سے ملیں گے۔[25] عبد اللہ بن زید انصاری اپنے باغ میں میوہ چنتے تھے کہ حضرت کے انتقال کی خبر پہنچی، جناب باری میں دعا کی الٰہی میں تیرے حبیب کے پاس سے ابھی آیا ہوں نہیں چاہتا کہ ان کے قدم دیکھ کر دوسرے کا مونہہ دیکھوں میری آنکھوں کو اندھا کر دے کہ نظر میری روئے اغیار پر نہ پڑے دعا ان کی قبول ہوئی اور بینائی جاتی رہی۔[26]

تقاضۂ محبت اور ہماری حالت

اے عزیز! محبت اصل کار ہے جسے محبت نہیں اس کے ایمان میں نقصان ہے۔ امام غزالی احیاء العلوم میں روایت کرتے ہیں، سرورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: کسی کا ایمان ٹھیک نہیں ہوتا جب تک خدا اور رسول کو سب سے زیادہ دوست نہیں رکھتا،[27] اور محبت مستلزم طاعت ہے، آدمی جسے چاہتا ہے اس کی فرمانبرداری اور استرضا میں شب و روز مصروف رہتا ہے، پس دعویٰ محبتِ خدا اور سول بدون اتباعِ سنت اور دعوی کمال ایمان بدون محبت لاف و گزاف[28] ہے، اسی واسطے ارشاد ہوا: ”کسی کو ایمان حاصل نہیں ہوتا جب تک خواہش اس کی میری شریعت کے تابع نہ ہو جائے۔[29]

اے عزیز! تو حرام و حلال کی مطلق پروا نہیں رکھتا باوجود اس کے دعویٰ محبت، تف بریں دعویٔ غلط، ذرا گریبان میں منہ ڈال اور خدا اور رسول سے شرما کہ کیا کہتا ہے اور کیا کرتا ہے۔ رات دن تحصیل جاہ و مال میں مشغول اور شب و روز دنیا کے کاموں میں مصروف ہے کسی وقت خدا اور رسول کا بھی دل میں خیال آتا ہے، آئین قانون اور حکام دنیا کی باتیں کس شوق و ذوق سے سنتا ہے، اگر کوئی شخص پھر پھر کہتا ہے فلاں حاکم نے یہ حکم دیا اور فلاں صاحب فلاں ضلع کو بدلہ گیا اور فلاں معاملے میں یہ چٹھی اور یہ سرکلر آیا تو ہرگز دل نہیں گھبراتا اور قرآن و حدیث سننے اور مجلس وعظ میں بیٹھنے کی گھڑی بھر تاب نہیں لاتا، اس وقت ہزاروں کام یاد آتے ہیں اور ناچ رنگ کی مجلس میں کوئی کام یاد نہیں آتا، دنیا کا ہر معاملہ خوب تحقیق کرتا ہے اور مسائل کی تحقیق سے کچھ کام نہیں رکھتا، عالم کے پاس جانے بلکہ مسجد میں نمازِ باجماعت پڑھنے سے عار آتی ہے اور معاملات دنیا کے لیے اہلکاروں کے گھر جانے سے عزت میں بٹہ نہیں لگتا، اگر حاکم ملاقات کے لئے صبح کے وقت طلب کرتا ہے رات بھر نیند نہیں آتی اور جو بیٹھنے کا حکم دیتا ہے تو خوشی سے جامے میں نہیں سماتا، حاکم حقیقی ہر روز پانچ بار اپنے دربار میں بلاتا ہے اور ہر رکعت میں ایک بار اپنے حضور بیٹھنے کا حکم فرماتا ہے اور تو نہ اس کا حکم قبول کرتا ہے اور نہ اس عزت و امتیاز سے خوش ہوتا ہے، ہزاروں روپیہ فسق و فجور اسبابِ جاہ و تجمل میں اٹھانا آسان ہے اور ایک پیسہ زکوٰۃ کا دینا ناگوار، رسوم ممنوعہ ترک کرنا وضعداری کے خلاف سمجھتا ہے اور امورِ خیر میں وضعداری کا بھی لحاظ نہیں، ادنیٰ حیلے سے چھوڑ دیتا ہے بلکہ بعض ممنوعات شرع جن سے خدا اور رسول ناراض ہیں خیر سمجھ لیا ہے اور ان کے ارتکاب میں نماز روزے سے زیادہ اہتمام کرتا ہے امیروں اور اہلکاروں کی تعظیم دل سے کرتا ہے اور علماء و مشائخ و سادات کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتا، کیا وصیت اپنے رسول کی بالکل بھلا دی کہ ”تم میں چھوڑنے والا ہوں دو چیزیں بھاری ایک کتاب اللہ دوسرے عترت اپنی“[30] کہ نہ تیرے دل میں خادمانِ کتاب کی کچھ عزت رہی اور نہ اولادِ نبی کی قدر و منزلت، علماء کی طرف اس وقت رجوع کرتا ہے جب کسی جھگڑے میں فتویٰ لکھانے کی ضرورت ہوتی ہے، کیا نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ و تمام فرائض و واجبات اور بیع و شراء و اجارہ و مزارعت وغیرہ معاملات کے مسائل تجھے معلوم ہیں اور ان میں رعایتِ شرع کی کرتا ہے یا احکام شرعیہ صرف اسی صورت میں واجب

Go To Index

العمل ہیں جب دو شخصوں میں جھگڑا ہو اور سوا اس کے دوسری تدبیر بھی ہاتھ نہ آئے، یہ رجوع ہر گز اس لئے نہیں کہ شرع کی تیرے دل میں قدر و منزلت یا خدا کا حکم تجھے پسند ہے بلکہ اس غرض سے کہ اس کے ذریعے سے مال دنیا حاصل کرے، اسی لیے اگر فتویٰ شرع کا موافق مطلب کے ہوتا ہے مانتا ہے، ورنہ دوسری فکر میں پڑتا ہے اور اسے پھاڑ کر پھینک دیتا ہے، باوجود اسکے بھی دعویٰ اسلام باقی ہے، سبحان اللہ! یہ منہ اور یہ دعویٰ غور سے دیکھ پروردگار تقدس و تعالیٰ اس باب میں کیا فرماتا ہے: ﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا۠(۵۹) اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ یَزْعُمُوْنَ اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَاۤ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ یُرِیْدُوْنَ اَنْ یَّتَحَاكَمُوْۤا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَ قَدْ اُمِرُوْۤا اَنْ یَّكْفُرُوْا بِهٖؕ وَ یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًۢا بَعِیْدًا(۶۰)﴾(31)

ان آیتوں سے صاف ظاہر ہے کہ خدا اور رسول کا حکم چھوڑ کر شیطان کی طرف رجوع کرنا اور اسے اپنے معاملات میں حاکم بنانا مسلمان کا کام نہیں۔

---

(1) ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے (پ30، الضحیٰ:4) (2) یعنی بعض سے ان کے زمانے کے لوگ محبت کرتے ہیں، بعد والے نہیں، جبکہ بعض سے بعد والے محبت کرتے ہیں ان کے زمانے کے نہیں (3) ترجمہ کنز الایمان: مجھے اس شہر کی قسم کہ اے محبوب تم اس شہر میں تشریف فرما ہو۔ (پ30، البلد:1، 2) (4) تفسیر طبری، 14/91، الحجر: الآیہ:72 (5) تفسیر بغوی، 4/234 (6) بخاری، 2/442، حدیث:3404 (7) پ16، مریم:29، 30 (8) پ18، النور:10 تا 26 (9) ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہو جاؤ گے (پ30، الضحیٰ:5) (10) ترجمہ کنز الایمان: تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے (پ2، البقرۃ: 144) (11) ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تمہاری جان کی قسم بیشک وہ اپنے نشہ میں بھٹک رہے ہیں (پ14، الحجر:72) (12) ترجمہ کنز الایمان: کیا اللہ کی زمین کشادہ نہ تھی کہ تم اس میں ہجرت کرتے (پ5، النسآء:97) (13) جیسا کہ آگے آنے والی آیت سے ظاہر ہے۔ (14) اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْۚ ترجمہ کنز الایمان: وہ جو تمہاری بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔ (پ26، الفتح:10) (15) ترجمہ کنز الایمان: اے محبوب تم فرما دو کہ لوگو اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (پ3، اٰل عمرٰن:31)

(16) بخاری، 3/436، حدیث:5113۔ مسلم، ص592، حدیث: 3631 (17) دلائل النبوۃ لابی نعیم، 63، رقم:21 (18) مشکاۃ المصابیح، 2/417، حدیث: 6034 سبل الہدیٰ والرشاد، 3/240 (19) دیکھئے: صحیح ابن حبان، 15/302، حدیث:6879 (20) الریاض النضرۃ، 1/143 (21) مواھب اللدنیہ، 4/548 (22) مواھب اللدنیہ، 4/548 (23) رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آج رات اپنے بستر پر نہ سوئیں، تو رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جناب علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: میرے بستر پر سو جاؤ! اور میری یہ سبز چادر اوڑھ لو، تمہیں ان کفار سے کوئی بھی نقصان نہ پہنچے گا۔ (سیرت ابن ہشام، 2/128) (24) سیرت ابن ہشام، 1/339 (25) مواھب اللدنیہ، 4/538 (26) شواھد النبوۃ، مترجم، ص189 (27) بخاری، 1/17، حدیث:15 مسند احمد، 20/397، حدیث: 1351 احیاء العلوم، 4/294 (28) اردو میں لاف و گزاف کی ترکیب سے مستعمل ہے، جھوٹی شان، خُود نُمائی، مغرور ہونے کی حالت (29) شرح السنۃ للبغوی، 1/213 (30) مسند احمد، 17/170، حدیث:11104 (31) ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر تم میں کسی بات کا جھگڑا اٹھے تو اُسے اللہ اور رسول کے حضور رجوع کرو اگر اللہ و قیامت پر ایمان رکھتے ہو یہ بہتر ہے اور اس کا انجام سب سے اچھا کیا تم نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعوی ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اترا اور اس پر جو تم سے پہلے اترا پھر چاہتے ہیں کہ شیطان کو اپنا پنچ بنائیں اور اُن کا تو حکم یہ تھا کہ اُسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور بہکا دے۔ (پ5، النسآء:59، 60)

کیسے سمجھائیں؟

حاجی محمد امین عطاری*

ایک شخص کا بیان ہے دو ماہ سے کوئی میرے دروازے پر روزانہ کچرا پھینک کر چلا جاتا بڑی کوشش کے باوجود کچرا پھینکنے والا پکڑ میں نہیں آیا، اہلیہ نے کہا ”یقیناً یہ محلے کا کوئی ایسا شخص ہے جو فجر کی نماز کے لیے جاتا ہوگا اور جاتے ہوئے یہ حرکت کر جاتا ہوگا۔“ یہ بات سن کر میں خاموش ہوگیا، کیونکہ حقیقت یہ تھی کہ میں خود فجر کی نماز باقاعدگی سے نہیں پڑھتا تھا، اکثر دس بجے آنکھ کھلتی اور فجر قضا کرلیتا۔ ایک دن میں نے اپنی بیوی سے فجر میں اٹھانے کا کہا تو وہ حیران ہوگئی کہ یہ آج سورج مشرق کی بجائے مغرب سے کیسے نکل رہا ہے! خیر بیوی نے مجھے اگلے روز فجر کے وقت اٹھادیا میں نے اٹھتے ہی کھڑکی سے نیچے جھانک کر دیکھا تو دروازے پر کچرا موجود نہیں تھا فٹافٹ وضو کیا کھڑکی کے پاس ہی مصلیٰ بچھایا اور دو رکعت سنت پڑھ کر پھر سے جھانک کر دیکھا تو کچرا دروازے پر پڑا میرا منہ چڑا رہا تھا۔ خیر پھر دو رکعت فرض پڑھ کر دوبارہ سو گیا اگلے دن سنتوں کے بعد فرض پڑھ کر فارغ ہوا تو کچرا دروازے پر دیکھ کر دماغ خراب ہوگیا۔ چار دن اِسی طرح گزر گئے لیکن میں کچرا پھینکنے والے کو پکڑ نہیں پایا، پانچویں دن اہلیہ کہنے لگیں ماشآءاللہ! اب فجر کی نماز پڑھنے لگے ہیں تو مسجد میں باجماعت نماز پڑھ لیا کیجیے، بات دل کو لگی اور پانچویں دن سنتیں گھر میں پڑھ کر جماعت سے 10 منٹ پہلے دروازے پر کرسی لگا کر بیٹھ گیا اور محلے کے نمازی حضرات کو مسجد جاتے ہوئے دیکھنے لگا کہ کس نمازی کے ہاتھ میں کچرے کا شاپر ہے لیکن افسوس سارے خالی ہاتھ آتے دکھائی دیئے، نماز پڑھ کر گھر آیا تو دروازے پر کچرا موجود نہیں تھا ایک ہفتے مسلسل پابندی سے باجماعت نماز پڑھنے کے بعد میں نے اہلیہ سے کہا، بیگم! اب کچرا پھینکنے والا شاید ڈر گیا ہے جب ہی کچرا نہیں پھینک رہا، اب آپ مجھے فجر کے وقت نہیں اٹھانا۔ اہلیہ کچھ نہیں بولیں، اگلے دن اہلیہ نے تو مجھے نہیں اٹھایا البتہ میری خود آنکھ کھل گئی، کھڑکی سے جھانک کر دیکھا تو کچرا دروازے پر موجود تھا ٹائم دیکھا تو فجر کا وقت تو باقی تھا لیکن جماعت نکل چکی تھی، اب اگلے دن پھر وہی معمول تھا، دو ہفتے مسلسل فجر کی نماز باجماعت پڑھتا رہا، اور دروازہ صاف ستھرا ملتا رہا دو ہفتے بعد اب میری جماعت سے فجر کی نماز پڑھنے کی عادت ہو چکی تھی، اور الحمدللہ! میں باجماعت فجر کی نماز پڑھنا شروع ہوگیا پھر کچھ دن بعد رات کے کھانے میں اُس کچرا پھینکنے والے کا ذکر آگیا میں اُسے برا بھلا کہنے لگا بیٹا بولا ابو آپ اُسے بُرا تو نہ کہیں بلکہ وہ تو آپ کا محسن ہے جس کی وجہ سے آپ فجر کی نماز باجماعت پابندی سے پڑھنے لگے ہیں، بیٹے کی بات سن کر میرے دماغ کو جھٹکا سا لگا اور سب کو غور سے دیکھنے لگا، مجھے یوں اپنی طرف دیکھتے ہوئے سارے ہنسنے لگے بیٹا کہنے لگا ابو آپ کی وہ محسن اور کوئی نہیں بلکہ امی ہیں آپ امی کا شکریہ ادا کیجیے میں نے اہلیہ کو دیکھا تو اہلیہ مسکرانے لگیں۔

اس واقعہ سے ہمیں یہ سیکھنے کو ملتا ہے کہ ہمیں صرف بیگانوں ہی کی نہیں بلکہ اپنوں کی اصلاح و بہتری پر بھی توجہ دینی چاہیے بلکہ جو اپنے ہوں اُن کے اپنے ہونے کا تقاضا یہ ہے کہ ان میں

* رکنِ مرکزی مجلسِ شوریٰ
دعوتِ اسلامی

اگر کوئی دینی و دنیاوی خرابی ہو تو اسے دور کرنے پر سنجیدگی سے اور بھرپور انداز میں توجہ دینی چاہیے۔ اور پھر ملازم ہو، بچہ ہو، بیوی ہو، دوست ہو یا کسی کو بھی سمجھانا ہو تو Positive انداز رکھنا چاہیے اگر سب کے سامنے سمجھائیں گے، ذلیل کریں گے یا باتیں سنائیں گے تو اصلاح نہیں ہو پائے گی۔ مثلاً شوہر اگر اپنی بیوی سے شاکی ہو کہ وہ بات نہیں سمجھتی تو اسے خود غور کرنا چاہیے کہ اس نے سمجھانے کا انداز کیسا رکھا۔

یہ حکایت دراصل صرف ایک شخص کے فجر کی نماز کی طرف لوٹ آنے کا واقعہ نہیں، بلکہ کسی کی اصلاح اور ذہن سازی کرنے اور رفتہ رفتہ راہِ راست پر لانے کے ایک نہایت حکیمانہ طریقۂ کار کی تصویر ہے۔ غور کیجیے کہ اگر اس شخص کی اہلیہ شروع ہی میں اسے طعنہ دیتیں، ملامت کرتیں، یہ کہتیں کہ ”تم نماز نہیں پڑھتے، اسی لیے تمہارے گھر کے باہر کچرا پھینکا جاتا ہے“ یا کوئی بھی منفی طریقہ اختیار کرتیں تو ممکن ہے وہ اپنے دفاع میں مزید ضد اختیار کر لیتا؛ لیکن انہوں نے ایک ایسی بات کہی جس نے اس کے اندر خود احتسابی کا دروازہ کھول دیا۔ انہوں نے حکم نہیں دیا، الزام نہیں لگایا، بلکہ ایک سادہ سا جملہ کہا اور اس جملے نے اس شخص کو اپنے عمل کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا۔ پھر جب اس کے اندر نمازِ فجر کی طرف آنے کا ارادہ پیدا ہوا تو انہوں نے اسے سہارا دیا، آہستہ آہستہ مسجد کی جماعت کی طرف متوجہ کیا۔

یہاں سے ہمیں سمجھانے کی ایک بہت بڑی حکمت ملتی ہے کہ انسان کو بدلنے کے لیے ہمیشہ اسے اپنی غلطی کا ڈائریکٹ ذکر کرنا اور اس پر بات کرنا ضروری نہیں، بلکہ اصلاح کی راہ میں چیونٹی کی سی چال چلنا اور جس کی اصلاح کرنی ہے اسے اس مقام تک پہنچانا ضروری ہے جہاں وہ خود اپنی اصلاح کا فیصلہ کرے۔ اصلاح وہ زیادہ پائیدار ہوتی ہے جو مسلط نہ کی جائے بلکہ سامنے والے کے دل میں اچھے مثبت جذبے جگا دے۔ ایک داعی، ایک استاد، ایک والد، ایک شوہر، ایک مربی اور ایک ذمہ دار شخص کو یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر انسان ایک ہی انداز سے نہیں سمجھتا؛ کسی کو دلیل چاہیے تو کسی کو اپنائیت، کسی کو واقعہ تو کسی کو اپنے سوال کا جواب، کسی کو خاموشی تو کسی کو وہ لمحہ درکار ہوتا ہے جس میں وہ خود اپنے اندر جھانک سکے۔

سمجھانے کا فن یہ نہیں کہ ہم اپنی بات ہر قیمت پر فوراً و جبراً منوا لیں، بلکہ یہ ہے کہ سامنے والے کے دل میں اپنی بات اس طرح اتار دیں کہ ہماری بات اس کا اپنا نظریہ بن جائے اور نتیجتاً وہ اس پر عمل پیرا ہو جائے۔

اس حکایت میں نہ لمبی تقریر ہوئی، نہ ڈانٹ پڑی، نہ کوئی بحث ہوئی، نہ الزام تراشی ہوئی؛ صرف ایک مناسب موقع، ایک مختصر جملہ، مسلسل حوصلہ افزائی اور بتدریج کوشش نے ایک غافل انسان کو پہلے نمازِ فجر کے لیے بیدار ہونے اور فجر کی نماز پڑھنے پر آمادہ کیا، پھر مسجد اور جماعت تک پہنچایا، اور بالآخر اس عملِ خیر کو اس کا باقاعدہ معمول بنا دیا۔ اس لیے اگر ہم واقعی کسی کی اصلاح چاہتے ہیں تو ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ اصلاح کے لیے کون سا طریقہ اپنایا جائے اور کس سے گریز کیا جائے۔ اصلاح کے لیے کیا بات کرنے کی ہے اور کیا بات نہیں، کب بات کرنی ہے اور کب نہیں، کس حد تک بات کرنی ہے اور کب خاموش ہونا ہے۔

لہٰذا اگر ہم کسی کی اصلاح چاہتے ہیں مگر اصلاح کا اچھے اور حکمت بھرے طریقے سے ناواقف ہیں یا خوش مزاج و نرم طبیعت سے محروم ہیں، یا سامنے والے کی اصلاح دلائل سے ہو گی اور ہم دلائل سے ناواقف ہیں تو ہمیں خود اصلاح کرنے کے بجائے یہ اہم کام کسی صحیح شخص کے ذمے لگا دینا چاہیے۔ اللہ پاک قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ﴾ ترجمۂ کنزالعرفان: اپنے رب کے راستے کی طرف حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ بلاؤ اور ان سے اس طریقے سے بحث کرو جو سب سے اچھا ہو۔ (پ14، النحل: 125)

اللہ پاک ہمیں ہمدردی بھرے انداز میں دوسروں کی اصلاح کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

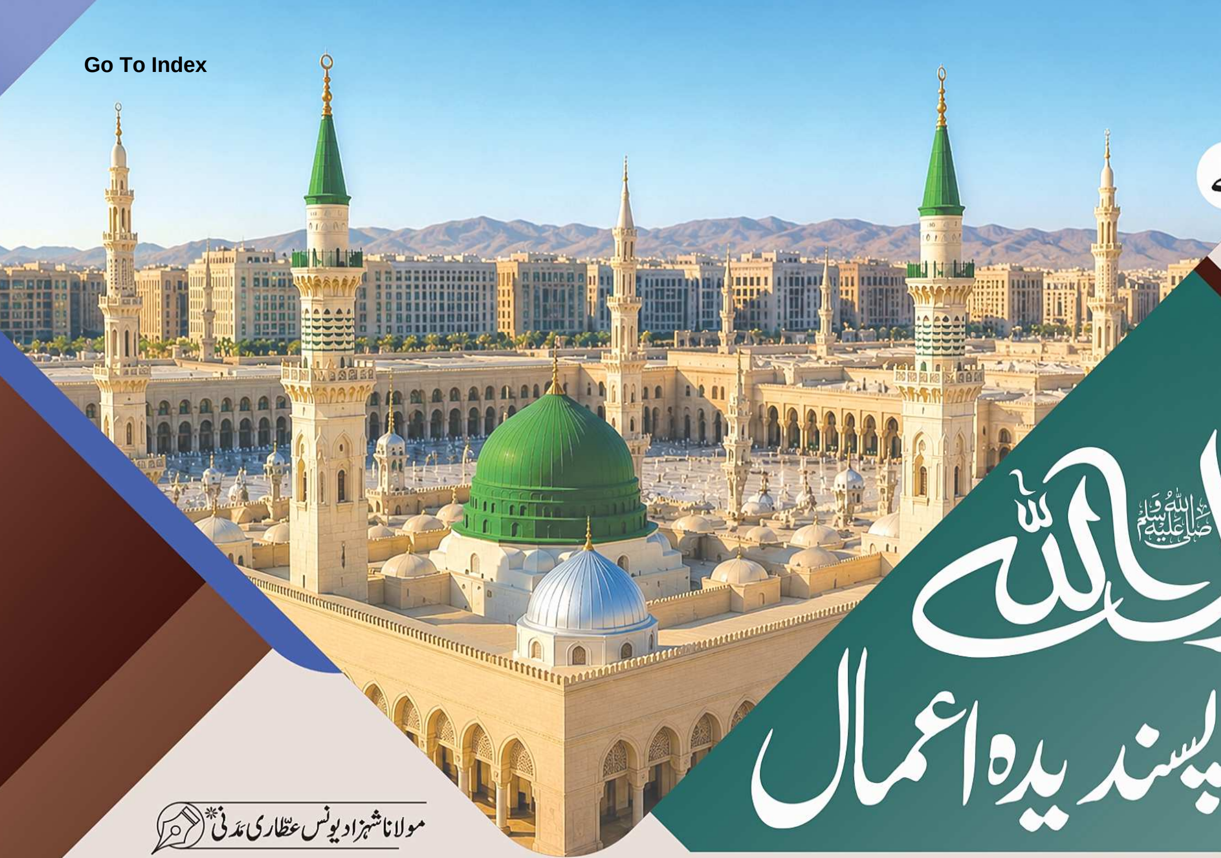

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے پسندیدہ اعمال

مولانا شہزاد یونس عطاری مدنی*

اللہ تعالیٰ کی رضا اور رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت ہر مسلمان کی سب سے بڑی آرزو ہے۔ قرآنِ کریم نے اس منزل تک پہنچنے کا راستہ واضح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اے حبیب! فرمادو کہ اے لوگو! اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرے فرمانبردار بن جاؤ اللہ تم سے محبت فرمائے گا۔[1] اس آیتِ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ بندۂ مؤمن کی کامیابی اسی میں ہے کہ وہ اپنی زندگی کو حضور نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پسند، آپ کی تعلیمات اور آپ کے پسندیدہ اوصاف کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے۔

احادیثِ مبارکہ میں متعدد ایسے اعمال، عادات اور اخلاق کا ذکر ملتا ہے جنہیں رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پسند فرمایا، ان کی تعریف فرمائی یا ان کے اختیار کرنے والوں کو اپنی محبت، قرب اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی بشارت دی۔

آیئے! ایسے نیک اعمال کے بارے میں پڑھتے ہیں جو رسولِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو محبوب تھے، تاکہ ہم ان مبارک ارشادات کی روشنی میں اپنا محاسبہ کریں، اپنے کردار کو سنواریں اور اپنی زندگی کو ایسے اعمال سے مزین کریں جو ہمیں اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت و رضا کے قریب کردیں۔

بُردباری اور وقار

قبیلہ عبدالقیس کے سردار جن کا نام منذر بن عائذ رضی اللہ عنہ تھا اور حضور اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں "اشج" کہہ کر پکارا تھا، جب آپ وفد کے ساتھ نبی کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اپنی اونٹنی کو باندھنے کے بعد ایک تھیلی میں سے دو نہایت عمدہ اور سفید کپڑے نکال کر پہنے۔ حضور نبیِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سب کچھ دیکھ رہے تھے، پھر وہ چلتے ہوئے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ اَقدس میں پہنچ گئے، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے اَشَجّ! تم میں دو عادتیں ایسی ہیں جو اللہ پاک اور اس کے رسول کو پسند ہیں۔ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ اصلاحی کتب، المدینۃ العلمیہ، کراچی

صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں وہ دو عادتیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا: بُردباری اور وقار۔ انہوں نے عرض کی: کیا مجھ میں یہ دو عادات پیدا کی گئی ہیں یا میری فطرت میں رکھی گئی ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے یہ دو عادتیں تمہاری فطرت میں رکھی ہیں۔ اس پر حضرت اشج رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ پاک کا شکر ہے جس نے میری فطرت ان دو عادتوں پر رکھی جو اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پسند ہیں۔[2]

حضرت شیخ عبدُ الحق محدّث دہلوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وفد کے اکثر ارکان نے ایسی جلدی کا مظاہرہ کیا اگرچہ یہ شوق و محبّت کی بنا پر تھا، ان میں سے ایک آدمی جس کا نام اشج تھا اس نے ایسا نہ کیا بلکہ پہلے وہ اپنی منزل اور رہائش گاہ پر گئے، تازہ غسل کیا، سفید کپڑے پہنے، مسجد نبوی میں آکر دو نفل اَدا کیے اور اس کے بعد بڑے ہی خشوع و خضوع اور اطمینان سے حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور زیارت و محبّت سے باریاب ہوئے، حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی تعریف فرمائی اور اس اَدب کو پسند کیا اور فرمایا: تم میں دو چیزیں ایسی ہیں جو اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو پسند ہیں، حلم (یعنی بردباری) اور وقار۔[3]

پیارے اسلامی بھائیو! سستی اور کاہلی سے بچتے ہوئے ہمیں بھی اپنے معاملات چاہے گھر کے ہوں یا باہر کے، دینی ہوں یا دنیاوی بُردباری، اطمینان اور اچھے انداز میں کرنے کی کوشش کرنی چاہیے، تاکہ ہم اللہ پاک اور اس کے آخری رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پسندیدہ بن جائیں اور دنیا و آخرت میں کامیابی ملے۔

بہترین اَخلاق والے

ملنساری اور اچھے اخلاق سے پیش آنے والے لوگ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پسندیدہ لوگ ہیں، حسنِ اخلاق سے پیش آنے کے متعلّق اَحادیث کریمہ میں بہت فضائل بیان کیے گئے ہیں، آیئے! مزید 2 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھیے اور اپنے اندر دوسروں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنے کا جذبہ پیدا کیجیے:

1 حسنِ اخلاق کے پیکر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ لوگ وہ ہیں: جو تم میں بہترین اَخلاق والے، نرم دل، لوگوں سے محبت کرنے والے اور وہ جن سے لوگ محبت کرتے ہیں۔[4]

2 بیشک تم میں مجھے سب سے زیادہ محبوب (یعنی پیارا) اور آخرت میں میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو تم میں بہترین اخلاق والا ہوگا اور تم میں سے مجھے سب سے زیادہ ناپسند اور آخرت میں مجھ سے زیادہ دور وہ شخص ہوگا جو تم میں بدترین اخلاق والا ہوگا۔[5]

نیک اعمال پر ہمیشگی

حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ اللہ پاک کے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب سے پیارا عمل وہ تھا کہ جس کو کرنے والا ہمیشہ کرتا رہے۔[6]

ایک روایت میں ہے کہ اگرچہ وہ عمل تھوڑا ہو۔[7]

نیک اعمال پابندی سے کرتے رہنا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو بہت پسند تھا لہٰذا ایک مسلمان کو اللہ پاک اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا محبوب و پسندیدہ بننے کے لیے نیک اور بہترین اوصاف اپناتے ہوئے پابندی سے نیک اعمال کرتے رہنا چاہیے۔ اے کاش! ہم اللہ اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پسندیدہ بننے میں کامیاب ہو جائیں۔

---

(1) پ3، آل عمران: 31 (2) مسند احمد، 39/490، حدیث: 54- احیاء العلوم، 3/219 (3) اشعۃ اللمعات، 4/27-161 (4) مجمع الزوائد، 8/48، حدیث: 12668 (5) مسند احمد، 6/220، حدیث: 17747 (6) بخاری، 4/237، حدیث: 6462 (7) مسند احمد، 9/326، حدیث: 24376، ملتقطاً۔

حضرت سیدنا ابو عُبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطّاری مَدَنی*

دراز قد، دبلے پتلے مگر چست بدن کے مالک، سر اور داڑھی کے بالوں میں مہندی کی رنگت، پاکیزہ اور نورانی چہرے والی شخصیت جنہیں دیکھ کر آنکھوں کو راحت، دل کو فرحت اور ایمان کو حلاوت نصیب ہوتی،[1] فقط گفتار کے نہیں بلکہ کردار کے بھی غازی تھے بے حد خوش اخلاق، منکسر المزاج، شرم و حیا کے پیکر، عابد و زاہد ہونے میں اپنی مثال آپ، مسلمانوں کے درمیان ہوتے تو خوش اخلاقی اور ملنساری کا مجموعہ ہوتے، دشمنانِ اسلام کے خلاف ایک بپھرے ہوئے شیر اور تیز تلوار کی مانند نظر آتے، جنگی امور کے ماہر ایسے کہ ان کی تدابیر سے میدانِ جنگ کا نقشہ بدل جاتا، ذہین ایسے کہ بڑے سے بڑا مشکل مرحلہ بآسانی حل ہو جاتا، سپہ سالار ایسے کہ ادنیٰ (کسی عام سپاہی) کو بھی شکایت کا موقع نہ ملتا، ظرف اتنا بڑا کہ معزول ہونے کی خبر پہنچی تو مسکرائے اور لوگوں میں نئے سپہ سالار کے آنے کا اعلان کیا،[2] ماتھے پہ فتوحاتِ شام کا سہرا بندھا،[3] شام کی گورنری کا پروانہ ملا تو کئی دن تک اسے چھپائے رکھا،[4] اس عظیم جرنیل کا اصل نام تو **"عامر بن عبدُ اللہ بن جراح"** ہے مگر "ابو عبیدہ بن جراح" کے نام سے عالَم میں شہرہ ہوا۔

حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہُ عنہ خاندانِ قریش کے بہت ہی نامور اور معزَّز فرد تھے۔ ساتویں پشت پر خاندانی سلسلہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نسب سے مل جاتا ہے۔ ابتدا ہی میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ کی دعوتِ اسلام پر لبیک کہہ کر اسلام قبول کیا اور جاں نثاری کے لیے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے۔[5]

ان دس خوش نصیب صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کی فہرست میں شامل ہوئے جو ایک ساتھ جنتی ہونے کی بشارت سے نوازے گئے، دو عالم کے مالک و مختار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مَعِیَّت میں تمام غزوات سے بہرہ مند ہوئے، ایک مرتبہ حبشہ کی طرف تو دوسری مرتبہ مدینۂ منورہ کی جانب ہجرت کی سعادت سے سرفراز ہوئے۔[6]

* سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

ایک مرتبہ پیارے آقا مدینے والے مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اہلِ نجران سے ارشاد فرمایا: میں تمہارے پاس ایک ایسا امین بھیجوں گا جو ویسا ہی امین ہے جیسا اسے ہونا چاہیے۔ پھر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہُ عنہ کو ان کی طرف بھیجا۔

سرورِ کائنات صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا: ہر اُمّت میں ایک امین ہوتا ہے اور اے امت! ہمارے امین "ابوعبیدہ بن جراح" ہیں۔ (7)

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ یہ صفت تمام صحابہ میں تھی مگر حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہُ عنہ میں کامل طور پر تھی، حضرت سیدنا ابوعبیدہ میں امانت داری کے سوا اور بہت صفات تھیں مگر یہ صفت نمایاں تھی اس لیے فرمایا کہ اس امت کے امین "ابوعبیدہ" ہیں اس سے نہ تو یہ لازم ہے کہ باقی صحابہ امین نہ تھے، نہ یہ کہ جناب ابوعبیدہ میں سوائے امانت داری کے اور کوئی صفت نہ تھی۔ (8)

غزوۂ اُحد میں جب تمام نبیوں کے سرور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رخسار مبارک، خود (یعنی جنگ میں پہنی جانے والی ٹوپی) کی کڑیاں پیوست ہونے سے زخمی ہوئے تو آپ رضی اللہُ عنہ یہ دیکھ کر تڑپ اٹھے اور عشقِ رسول کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس پہنچ کر ان کڑیوں کو اپنے دانتوں سے نکالنے لگے، پہلی کڑی نکلی تو آپ کا سامنے کا ایک دانت ٹوٹ گیا دوسری کڑی نکلی تو دوسرا دانت بھی اپنے محبوب کریم آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان ہو چکا تھا۔ (9)

حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہُ عنہ بڑے زاہد تارکُ الدنیا تھے، حضرت عمر رضی اللہُ عنہ شام تشریف لائے تو لشکرِ اسلام کے سپہ سالار سے ملاقات کے لیے آنے لگے، آپ ہر ایک سے ملاقات کرتے اور پوچھتے: میرے بھائی ابوعبیدہ کہاں ہیں؟ کچھ دیر بعد حضرت ابوعبیدہ رضی اللہُ عنہ تشریف لائے تو حضرت عمر رضی اللہُ عنہ گلے لگ گئے اور فرمانے لگے کہ میں تمہارے گھر ٹھہروں گا، حکمرانوں کے لیے آپ کے ایامِ زیست، سامان اور گھر کی حالت لائقِ تقلید ہے گھر کیا تھا بس! ایک جھونپڑا جس کی نہ کوئی بناوٹ تھی نہ سجاوٹ، سامانِ حیات میں نہ کوئی جگمگاہٹ تھی نہ جھلملاہٹ، لمحاتِ زندگی میں نہ کوئی گھبراہٹ تھی نہ بلبلاہٹ، کل سامان تلوار، ڈھال اور زین پر مشتمل تھا، حضرت عمر رضی اللہُ عنہ نے پوچھا: کیا گھر میں یہی سامان ہے؟ عرض کی: یہی سامان منزل تک پہنچا دے گا، فرمایا: مہمان کو کچھ نہیں کھلاؤ گے۔ چنانچہ آپ رضی اللہُ عنہ نے اپنے تھیلے سے روٹی کے کچھ سوکھے ٹکڑے نکال کر پیش کر دیے جنہیں دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہُ عنہ آب دیدہ ہو گئے اور روتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے ابوعبیدہ! دنیا تمہیں اپنے چنگل میں پھنسا نہ سکی۔ (10)

ایک مرتبہ آپ رضی اللہُ عنہ کجاوے کی چٹائی پر پالان کو تکیہ بنائے ہوئے لیٹے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہُ عنہ تشریف لے آئے، آپ رضی اللہُ عنہ کو اس حالت میں دیکھ کر پوچھا: آپ دوسروں کی طرح آرام دہ بستر پر کیوں نہیں لیٹتے؟ آپ رضی اللہُ عنہ نے عرض کی: میرے آرام کے لیے یہی کافی ہے۔ (11)

جنّت کی سند عطا ہونے کے باوجود تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کبھی بھی اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے غافل نہ رہے بلکہ قیامت کی ہولناکیاں، میدانِ محشر کی وحشتیں اور اعمال کا احتساب یہ تمام امورِ آخرت انہیں کسی وقت چین نہ لینے

دیتے حضرت سیدنا ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہُ عنہ کی بھی یہی کیفیت رہتی تھی چنانچہ آپ پر جب خوفِ خدا کا غلبہ ہوتا، دنیا کی آزمائشی زندگی اور اس کے فتنوں کو دیکھتے تو بے ساختہ پکار اٹھتے: کاش! میں کوئی مینڈھا ہوتا جسے گھر والے ذبح کرتے اور پکا کر اس کا گوشت کھالیتے اور شوربا پی لیتے۔[12]

عالمی مذہبی اسکالر علامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں کہ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان اشرفُ المخلوقات اور عظمتِ انسانی کے مفہوم کو یقیناً ہم سے زیادہ سمجھتے تھے۔ ان نفوسِ قدسیّہ نے مَعَاذَ اللہ بطورِ ناشکری نہیں، خوفِ خدا سے مَغلوب ہو کر اور اللہ کریم کی خُفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے بطورِ عاجزی کبھی دَرَخت، کبھی خاک، کبھی پرندہ تو کبھی چوپایہ بن کر دنیا میں نہ آنے پر اپنے لیے تشویش کا اظہار فرمایا! کیونکہ جانور وغیرہ کو بُرے خاتمے کا کوئی خوف نہیں، اِسے نَزْع کی سختیوں، قبر کی وَحشتوں، اور جہنّم کی سزاؤں سے واسِطہ نہیں پڑے گا۔ بلکہ تمنّا کیا کرتے تھے کہ کاش! ہم پیدا ہی نہ ہوئے ہوتے![13]

کاش کہ میں دنیا میں پیدا نہ ہوا ہوتا
قبر و حشر کا سب غم ختم ہو گیا ہوتا[14]

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہُ عنہ نے چار سو دینار آپ رضی اللہُ عنہ کو بھجوائے تو آپ نے کنیز کو بلا کر فرمایا: اتنے دینار فلاں کے گھر اور اتنے دینار فلاں حاجت مند کے گھر پہنچادو، ابھی دو دینار باقی تھے کہ گھر والوں کو علم ہو گیا لہٰذا انہوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم بھی مسکین ہیں، ہمیں بھی عطا فرمادیں، چنانچہ دونوں دینار آپ رضی اللہُ عنہ نے گھر والوں کو دے دیے۔[15]

شام میں طاعون کی وبا پھوٹی تو آپ بھی اس بیماری میں مبتلا ہو گئے، 18 سنِ ہجری میں نماز پڑھنے جا رہے تھے کہ راستے میں ہی انتقال ہو گیا یوں 58 برس کی عمر میں طاعون کے سبب شہادت کا عظیم اور بلند رتبہ پالیا۔[16]

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہُ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔[17]

آپ رضی اللہُ عنہ کا مزار پُر انوار ملکِ شام کے شہر "غوربیسان" میں مرجعِ خلائق ہے۔[18]

شارحِ مسلم امام نووی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہُ عنہ کے مزارِ اقدس پر ایک عجیب قسم کی جلالت طاری ہے جو یقیناً ان کے شایانِ شان ہے اور جس وقت مزارِ اقدس کی زیارت سے مشرف ہوا تو مجھ پر کئی عجائبات آشکار ہوئے۔[19]

---

(1) طبقات ابن سعد، 3/316 (2) فتوح الشام، 1/24 (3) الاصابۃ، 3/476 (4) فتوح الشام، 1/86 (5) طبقات ابن سعد، 1/157 (6) طبقات ابن سعد، 3/313، اسد الغابہ، 2/125 (7) بخاری، 2/546، 545، حدیث: 3745، 3744 (8) مراٰۃ المناجیح، 8/434- مرقاۃ المفاتیح، 10/488، تحت الحدیث: 6118 (9) طبقات ابن سعد، 3/313 (10) الزہد لابی داؤد، ص126، رقم: 123 (11) مصنف ابن ابی شیبۃ، 8/173، رقم: 1 (12) طبقات ابن سعد، 3/315 (13) سگ مدینہ کہنا کیسا؟، ص16 (14) وسائل بخشش (مُرَمَّم)، ص158 (15) الزھد للامام احمد، ص283، رقم: 1562 (16) اسد الغابۃ، 3/126، 127 (17) معجم کبیر، 1/155، رقم: 363 (18) معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، 1/160 (19) تہذیب الاسماء واللغات للنووی، 2/537۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے مضامین اور دیگر اہم اپڈیٹس

واٹس ایپ پر حاصل کرنے کے لیے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا آفیشل چینل فالو کیجیے۔ اس کیو آر کوڈ کو اسکین کیجیے یا لنک حاصل کرنے کے لیے اس نمبر پر واٹس ایپ کیجیے۔

+923103330935

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مدنی*

جُمادَی الاُولیٰ اسلامی سال کا پانچواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیا و مشائخ عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 132 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ تا 1447ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 13 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

1 حضرت جابر بن عمرو بن زید بن عوف بن مبذول انصاری رضی اللہُ عنہ انصار کے قبیلہ بنو مازن بن نجار سے ہیں۔ ان کے تین بھائی قیس، حارث اور ابو کلاب ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہُ عنہ نے غزوۂ موتہ (جمادی الاولیٰ 8ھ) میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔(1)

2 حضرت حارث بن نعمان بن اساف انصاری خزرجی نجاری رضی اللہُ عنہ اُحد اور مابعد کے غزوات میں شامل رہے۔ آپ نے غزوۂ موتہ (جمادی الاولیٰ 8ھ) میں شہادت پائی۔(2)

عُلَمائے اسلام رحمہمُ اللہُ السّلام

3 جامع معقول و منقول حضرت علامہ مفتی ابو الفتح فاروقی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش تھانیسر، ہریانہ، ہند کے علمی گھرانے میں ہوئی اور 8 جمادی الاولیٰ 976ھ کو آگرہ، یوپی ہند میں وصال فرمایا۔ آپ بہترین مدرس، استاذ العلماء اور کثیر التلامذہ تھے۔ 50 سال محلہ میر رفیع الدین صفوی، آگرہ، ہند میں مسند تدریس پر فائز رہے۔(3)

4 افضل المحدثین حضرت مولانا احمد علی محدث سہارنپوری رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش تقریباً 1225ھ کو سہارن پور، یوپی ہند میں ہوئی اور یہیں 6 جمادی الاولیٰ 1297ھ کو وفات پائی۔

مزار حضرت سید محمد بدر الدین زعبی جیلانی طرابلسی رحمۃُ اللہِ علیہ

مزار حضرت مولانا میاں محمد شریف چشتی سیالوی رحمۃُ اللہِ علیہ

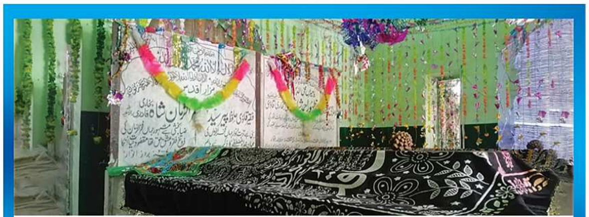

مزار حضرت مولانا پیر سید ظہور احمد شاہ بخاری قادری رحمۃُ اللہِ علیہ

آپ حافظِ قرآن، عالم جلیل، شیخ الحدیث، محشی و مصحح صحاح ستہ، بانی مطبع احمدی دہلی اور اکابر علمائے ہند سے تھے۔(4)

5 حضرت علامہ سید ابو سرور محمد عید القاسمی گیلانی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش یوم عید الاضحیٰ 1287ھ کو ہوئی اور 6 جمادی الاولیٰ 1335ھ کو وصال فرمایا، تدفین باب الصغیر قبرستان میں کی گئی۔ آپ نے علم دین اپنے والد، شیخ عمر عطار اور دیگر علمائے عصر سے حاصل کیا، آپ بطور وکیل مظلومین کے حق کا دفاع فرمایا کرتے تھے۔(5)

6 حضرت شیخ احمد بن عبد اللطیف خطیب منکاباوی جاوی مہاجر مکی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1276ھ میں کوتا کارنغ، بینا نکاباؤ، مغربی سماٹرا، انڈونیشیا کے علمی گھرانے میں ہوئی اور 9 جمادی الاولیٰ 1334ھ کو مکہ مکرمہ میں وصال فرمایا، معلیٰ قبرستان میں تدفین کی گئی۔ آپ حافظ قرآن، ماہر علوم اسلامیہ قدیمہ وجدیدہ مثلاً ریاضی، جبر و مقابلہ وہندسہ، علم توقیت وزیج

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) ونگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

وغیرہ، صحبت یافتہ شیخ محمد صالح کردی، مدرس باب زیادہ مسجد الحرام، حسن اخلاق کے پیکر، مقبول خاص وعام، 46 عربی وملاوی کتب کے مصنف تھے۔(6)

7 حضرت مولانا احمد دین ککھڑوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش 1307ھ میں ککھڑ شریف کے علمی گھرانے میں ہوئی اور یہیں 3 جمادی الاولیٰ 1389ھ کو وصال فرمایا۔ آپ ذہین و فطین، حافظ قرآن، بہترین عالم دین، شیخ طریقت، کثیر المطالعہ اور مدرسہ خانقاہ معلی مولانا محمد علی ککھڑوی کے کہنہ مشق مدرس تھے۔ مشہور علما مولانا محمد دین ککھڑوی اور مولانا غلام زین الدین ترگوی آپ کے بھائی ہیں۔(7)

8 استاذ العلماء حضرت مولانا حافظ محمد اکبر رضوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش موضع جال پپلاں ضلع میانوالی کے علمی گھرانے میں ہوئی اور پپلاں میں 16 جمادی الاولیٰ 1442ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظ قرآن، جید عالم دین، تلمیذ محدث اعظم پاکستان، فاضل جامعہ محمودیہ رضویہ پپلاں وجامعہ رضویہ مظہر الاسلام فیصل آباد، استاذ مدارس اہل سنت اور بہترین مدرس تھے۔ مشہور واعظ مولانا عطاء المصطفیٰ جمیل مرحوم آپ کے شاگرد ہیں۔(8)

اولیا و مشائخ کرام رحمہمُ اللہُ السّلام

9 شہزادہ غوث الوریٰ حضرت سید عبدالرحیم قادری رحمۃُ اللہِ علیہ صاحب کشف و کرامات، جامع فیوضات ظاہری و باطنی اور کثیر الفیض تھے، جوانی میں سورت آئے اور زندگی بھر رشد و ہدایت میں مصروف رہے۔ وصال 7 جمادی الاولیٰ 1247ھ کو فرمایا، مزار سورت، صوبہ گجرات، ہند میں ہے۔(9)

10 حضرت شیخ سید محمد بدر الدین زعبی جیلانی طرابلسی رحمۃُ اللہِ علیہ عالم و فقیہ، خطیب، مدرس اور امام جامع منصوری کبیر، خطیب العطار، سجادہ نشین خانقاہ محلہ سویقہ، مؤثر واعظ، صاحب کرامات ولی اللہ، قطب و غوث، مرشد و مربی، مجمع طرق سلاسل، سلسلہ قادریہ رفاعیہ بدویہ دسوقیہ شاذلیہ نقشبندیہ اور خلوتیہ کے شیخ طریقت تھے۔ آپ کا وصال جمادی الاولیٰ 1279ھ کو قسطنطنیہ میں ہوا، تدفین مقبرہ یحییٰ آفندی بشکطاش میں کی گئی۔(10)

11 حضرت مولانا میاں محمد شریف چشتی سیالوی رحمۃُ اللہِ علیہ کی پیدائش دربار عالیہ حضرت میاں حفیظ ماہی سرکی شریف، وادی سون سکیسر ضلع خوشاب میں 1287ھ کو ہوئی اور یہیں 25 جمادی الاولیٰ 1335ھ کو وصال فرمایا، آپ عالم باعمل، مرید خواجہ شمس العارفین، خلیفہ خواجہ محمد دین سیالوی، بہترین مدرس، طلبہ کے خیر خواہ اور دربار عالیہ سرکی شریف کے پہلے سجادہ نشین تھے۔(11)

12 واعظ خوش بیاں حضرت مولانا پیر سید ظہور احمد شاہ بخاری قادری رحمۃُ اللہِ علیہ جمال ظاہری وباطنی سے متصف، حافظ قرآن، عالم دین، صاحب دیوان شاعر، سلسلہ قادریہ کے شیخ طریقت، 13 سے زائد کتب کے مصنف، پُر اثر مبلغ اور کثیرُ الفیض تھے۔ آپ کی پیدائش 1306ھ کو جلال پور جٹاں ضلع گجرات میں ہوئی اور 22 جمادی الاولیٰ 1372ھ کو وصال فرمایا۔ مزار مبارک (دربار ظہوری) منارہ شریف تحصیل کلر کہار ضلع چکوال میں ہے۔(12)

13 پیر سلطان غلام سرور قادری رحمۃُ اللہِ علیہ مشہور ولی اللہ سلطان باہو کے خاندان سے تھے۔ بیعت شیخ سید علی حیدر گیلانی بغدادی سے کی، نانا سلطان غلام نبی قادری کے جانشین تھے، وفات 4 جمادی الاولیٰ 1408ھ کو موضع موہڑا اتھتال، تحصیل گوجر خان ضلع راولپنڈی میں ہے۔(13)

---

(1) الاصابہ، 1/550-استیعاب، 1/360 (2) الاصابہ، 1/694 (3) آگرہ کے 283 اولیائے کرام کی سیرت، ص467، 468 (4) حدائق حنفیہ، ص510، حیاتِ محدثِ اَلوَرِی، ص149 تا 152 (5) اتحاف الاکابر، ص428 (6) المختصر الحاوی، ص115 تا 119 (7) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع اٹک، ص210 تا 215 (8) تذکرہ علمائے اہل سنت میانوالی، ص93، 94 (9) تذکرۃ الانساب، ص143 (10) اتحاف الاکابر، ص460 تا 462 (11) خوشاب سرزمین اولیاء، ص314 تا 317 (12) تذکرہ اکابر اہل سنت، ص198 تا 200 (13) گوجر خان کے سہروردی مشائخ، ص30۔

استادِ محترم کی یادیں

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے سابقہ مدیرِ اعلیٰ، استادِ محترم حضرت علامہ مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی رحمۃُ اللہ علیہ کے وصال پر کثیر طلبہ کرام نے ان کے بارے میں اپنی محبت، جذبات اور یادگار باتوں کا اظہار کیا، ان میں سے چند منتخب ملاحظہ کیجیے!

❁ استاد صاحب نہایت شفیق خوش طبع تھے، وہ طلباء جو مالی اعتبار سے کمزور ہوتے تھے ان کی معاونت بھی کردیا کرتے تھے۔ اللہ پاک استاد محترم کی خدماتِ دینیہ قبول فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

❁ درجہ اولیٰ سے ہی عشقِ مرشد کے جام پلاتے تھے اور وقتاً فوقتاً دینی کام کرنے والے طلبا کی امیرِ اہلِ سنت سے ملاقات کروادیا کرتے تھے علاوہ ازیں سنتوں پر عمل کی نیت کرواتے تھے۔

❁ زمانہ طالب علمی میں استاد محترم کے ساتھ بہت خوشگوار لمحات گزرے۔ استادِ محترم کی یہ شفقت تھی کہ جب بھی ملاقات ہوتی، حال احوال دریافت فرماتے اور ہمیشہ ایک سچے غمخوار کی طرح مشکلات میں ساتھ دیتے۔ اللہ پاک استاد صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے صدقے میری بھی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

❁ میرا تعلیمی ذوق دیکھتے ہوئے میری راہنمائی کرتے رہے اور میرا پی ایچ ڈی تک کا سفر مکمل کروادیا۔

❁ فضول اور لمبی کالز پر وقت ضائع کرنے سے کیسے بچا جائے، یہ میں نے استادِ محترم ہی سے سیکھا۔ ان کی اس تربیت کا اثر آج تک قائم ہے کہ میں ایک دومنٹ میں فون پر مکمل بات کرلیتاہوں۔ اور وقت ضائع نہیں کرتا۔

❁ استاد صاحب کو فتاویٰ رضویہ شریف سے بہت محبت بھی تھی اور وہ محبت آپ کی شخصیت میں اس طرح نظر آتی تھی کہ آپ کو فقہی جزئیات اچھے بھلے معلوم تھے۔

❁ بہت شفیق اور اپنائیت والے اساتذہ میں سے تھے، آپ سے جس کسی نے بھی ایک مرتبہ پڑھا ہے وہ یقیناً کبھی آپ کو بھلا نہیں سکے گا۔

❁ ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا کہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ نے مجھے تعویذ دیا ہے، جاگنے کے بعد جب جامعۃ المدینہ پہنچا تو استادِ محترم نے مجھے امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کا لکھا ہوا تعویذ تحفۃً دیا جس میں اسمِ جلالت

”اللہ“ لکھا ہوا تھا۔ حالانکہ میں نے استادِ محترم کو کچھ نہیں بتایا تھا۔

❁ درجہ سابعہ میں آپ سے فنِ فصاحت و بلاغت کے موضوع پر کتاب ”مطوّل“ پڑھنے کی سعادت ملی ان کو بہت شفیق پایا۔ مشکل ترین اسباق و عبارات بھی بہت آسان و سہل کر کے پڑھاتے تھے انتہائی ملنسار، اعلیٰ اخلاق کے حامل، شفیق، بہترین ناصح، دعوتِ اسلامی اور بانیِ دعوتِ اسلامی کی محبت کے جام پلانے والے، فنافی الشیخ، کتب کے مطالعہ کا شوق دلانے والے، دعوتِ اسلامی کے دینی کام کرنے کا جذبہ بڑھانے والے اور عشقِ مصطفیٰ و خوف خدا رکھنے والی شخصیت تھے۔

❁ استادِ محترم سے علمِ صَرف پڑھا، آپ نہایت مشفق و مہربان، حوصلہ افزائی و دلجوئی کرنے والے تھے، عامہ کے امتحان میں پورے پاکستان میں پہلی پوزیشن پر استاد صاحب نے امیرِ اہلِ سنت کا قلم تحفے میں دیا تھا۔

❁ استاد صاحب کے حدیث پڑھانے کا انداز نہایت جداگانہ تھا، احادیثِ کریمہ کی تفہیم کے لیے موجودہ زمانے سے جو مثالیں بیان فرماتے ان کا جواب نہیں۔

❁ استاد صاحب خود دورہ حدیث شریف سے فراغت پاکر جب سن 2001 میں عالمی مدنی مرکز میں مسند تدریس پر تشریف لائے تو ہمارے درجے میں بھی پیریڈ تھا۔ وہ تدریس کے ساتھ ساتھ موقع بہ موقع ہمیں مرشد کریم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب سکھایا کرتے تھے ان کی ایک بات آج بھی یاد ہے کہ ”امیرِ اہلِ سنت کی بارگاہ میں حاضری کی وجہ سے جامعۃ المدینہ کی پڑھائی ڈسٹرب نہیں ہونی چاہیے بلکہ پڑھائی میں بھی ممتاز رہنا ہے۔“ استاد صاحب کی اس نصیحت کی وجہ سے بعض دنوں میں ہمیں ساری رات امیرِ اہلِ سنت کی بارگاہ میں حاضری کی وجہ سے اگرچہ بعد فجر سونے کی حاجت رہتی لیکن ہم لوگ کچھ آرام فجر کے بعد کلاس سے پہلے پہلے تک کر لیتے اور بقیہ آرام کلاس کے بعد، لیکن کلاس کسی صورت مِس نہ کرتے بلکہ اس دن کے اسباق کی تیاری اہتمام کے ساتھ کرتے تھے۔

اس نصیحت کی برکت سے جامعۃ المدینہ میں تقریباً 8 سال تدریس کا موقع نصیب ہوا اور تدریس کے ساتھ ساتھ اپنے شہر مظفر گڑھ میں تنظیمی ذمہ داریاں بھی رہیں مگر ان دونوں میں سے کسی ایک کی وجہ سے دوسرے کام میں کمی و کوتاہی نہیں آنے دی، اسی نصیحت کی برکتیں آج تک پا رہا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ!

❁ ایک بار استادِ محترم سبق کی وضاحت فرما رہے تھے کہ میں درمیان میں ہی بول پڑا تو اس وقت استاد صاحب نے مزاحاً ارشاد فرمایا کہ یہ وہ محشی ہے جو کتاب لکھنے سے پہلے حاشیہ لگاتا ہے۔

❁ استادِ محترم کا اندازِ تدریس بہت ہی انوکھا اور دلچسپ تھا، آپ پڑھانے کے ساتھ بہترین تربیت بھی فرماتے تھے اور شریعت کی خود بھی پابندی کرتے اور طلباء کو بھی بھرپور ذہن دیتے تھے۔

❁ دورانِ تعلیم ہر پیریڈ یادگار ہے، خصوصاً ان کی مسکراہٹ اور تفہیم درس کا انداز اور دوران درس ہلکی ہلکی سی خوش طبعی کبھی بھی بھولنا ممکن نہیں۔

❁ استاد صاحب تعلیم کے ساتھ تربیت بھی فرمایا کرتے تھے بعض اوقات طلباء کو کھڑا کر کے شفقت بھرے انداز میں کلاس میں راؤنڈ لگا کر دیکھتے تھے کہ کس کس کے پائنچے ٹخنوں سے اوپر سنت کے مطابق ہیں۔

❁ استادِ محترم دورانِ تدریس گاہے گاہے امیرِ اہلِ سنت

کا ذکر فرماتے تھے اور ساداتِ کرام کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے تھے۔ اللہ کریم استادِ محترم کے درجات بلند فرمائے۔ آمین

❁ میں استاد صاحب کے شہر گوجرہ (ضلع ٹوبہ دارالسلام، پنجاب) کا رہنے والا ہوں، ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ استاد بطورِ خاص اپنے طالب علموں سے ملنے جائے لیکن قربان جاؤں میرے مرحوم استادِ محترم پر کہ آپ جب بھی گوجرہ تشریف لاتے خود ملنے کے لیے تشریف لایا کرتے میرے اصرار کے باوجود فرماتے کہ میں خود حاضر ہو جاؤں گا ایسی کمال عاجزی قربان جاؤں، اور جب بھی تشریف لاتے، مرشد کی باتیں کیا کرتے مرشد کے عطا کردہ تبرکات بھی عطا فرما کر جایا کرتے تھے، پھر میں چونکہ جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ گوجرہ میں ہی پڑھاتا ہوں تو چند بار میرے عرض کرنے پر استادِ محترم نے جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ گوجرہ میں طلباء کرام کی تربیت کیلیے خصوصی وقت عطا فرمایا۔ استادِ محترم اپنی والدہ کی خدمت کے لیے وقتاً فوقتاً میرے اکاؤنٹ میں رقم بھیجا کرتے اور فرماتے کہ میری والدہ کو یہ رقم پیش کر آئیں اور ان سے دعاؤں کا بھی کہہ دینا۔ اللہ پاک میرے پیارے استادِ محترم کی قبر کو گل وگلزار بنائے۔ آمین

❁ درجہ خامسہ میں ان سے پڑھا تھا اور مجھ سے بڑے شوق سے نعت شریف سنتے تھے اور بڑی محبت سے پیش آتے تھے اور جہاں ملتے تو مختلف نیک لوگوں سے تشبیہ دیا کرتے تھے کبھی فرماتے آپ کا عمامہ فلاں جیسا بندھا ہوا ہے، آپ کی شکل فلاں عالم صاحب سے ملتی ہے وغیرہ

❁ ایک مرتبہ مرحوم استادِ محترم مولانا آصف مدنی علیہ الرَّحمہ نے مجھے پیسے دے کر فیضانِ مدینہ کی کینٹین سے دال اور چپاتی لانے کو فرمایا۔ جب میں دال چپاتی لے کر حاضر ہوا تو استادِ محترم جو اس وقت تصنیفی کام میں مصروف تھے مجھ سے فرمایا سالن میں روٹی چور دو (یعنی ثرید بنا دو) پھر جب میں نے کھانا پیش کیا تو فرمایا: یہیں بیٹھ جاؤ۔ ابھی بمشکل پانچ منٹ گزرے تھے کہ آپ کھانے سے فارغ ہو کر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گئے۔ میں یہ سب دیکھ کر حیران تھا۔ میری حیرت کو بھانپ کر فرمایا: حیران کیوں ہوتے ہو؟ ہمارا یہی معمول ہے کہ جتنا وقت بچے، اسے بچا کر دینی کام میں صرف کیا جائے اور وقت کو ضائع نہ کیا جائے۔ پھر فرمایا: جب میں طلبہ کو ایک ایک گھنٹہ دستر خوان پر بیٹھے فضول باتوں میں وقت برباد کرتے دیکھتا ہوں تو مجھے بہت دکھ ہوتا ہے کہ یہ دین کے طلبا ہیں اور اپنا قیمتی وقت ضائع کر رہے ہیں۔

❁ تقریباً 2020ء کی بات ہے، جب شوخیلے، بھڑکیلے اور چمکیلے جبے چل پڑے تھے۔ میں نے بھی پہننا شروع کر دیا تھا۔ ایک مرتبہ کلاس میں ایسا ہی جبہ پہن کر بیٹھا تھا تو استادِ محترم مولانا آصف مدنی علیہ الرَّحمہ نے نہایت محبت بھرے اور دلنشیں انداز میں میری تربیت فرمائی۔ اس کے بعد میں نے وہ جبہ کبھی نہیں پہنا۔

کئی دن بعد ایک روز استادِ محترم نے تمام طلبۂ کرام کے سامنے مجھے مسند کے قریب بلایا۔ ایک شاپر میں سے عمامہ شریف نکال کر مجھے تحفے میں عطا فرمایا اور میری حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو! انہیں میں نے منع کیا تو انہوں نے وہ شوخیلے، بھڑکیلے چمکیلے جبے پہننا چھوڑ دیے۔ پھر فرمایا کہ یہ وہی عمامہ شریف ہے جو امیرِ اہلِ سنت نے مجھے عطا فرمایا تھا۔ استادِ محترم کی اس کمال شفقت، تربیت اور دل جوئی پر قربان جاؤں!

اللہ پاک استادِ محترم سے راضی ہو۔ آمین

Go To Index

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی غذائیں

اَنگُور

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پسندیدہ پھلوں میں سے ایک پھل ”انگور“ بھی ہے۔[1] انگور کو عربی میں ”عِنَبٌ“ اور انگلش میں Grapes کہتے ہیں، اس مبارک پھل کا ذکر قراٰنِ کریم میں 11 مقامات پر آیا ہے۔[2] چنانچہ ایک مقام پر ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِیْلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًاؕ-اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیَةً لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ(۶۷)﴾ ترجَمۂ کنزُ العِرفان: اور کھجور اور انگور کے پھلوں میں سے کوئی پھل وہ ہے کہ اس سے تم نبیذ اور اچھا رزق بناتے ہو بیشک اس میں عقل مند لوگوں کیلئے نشانی ہے۔[3] اِس آیت میں رزقِ الٰہی کے کچھ دوسرے خزانوں کا بیان کیا گیا جنہیں ان کی اصل حالت میں بھی استعمال کیا جاتا ہے اور انسانی محنت کے بعد والی حالت میں بھی استعمال کیا جاتا ہے چنانچہ فرمایا کہ اے لوگو! تم جو کھجور اور انگور کے بعض پھلوں کے رس سے نبیذ بنا کر پیتے ہو اور اچھا رزق یعنی چھوہارے، کشمش، سرکہ اور مُنَقّٰی بناتے ہو اس میں بھی تمہارے لیے غور و فکر کا مقام ہے کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی بندوں پر عظیم نعمت ہے اور یہی اللہ کریم کی عظمت و شانِ تخلیق کی بھی دلیل ہے کہ وہی تمام چیزوں کا خالق ہے اور وہی ہر کام کی تدبیر فرمانے والا ہے۔[4]

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انگور تناول فرمانے کا مبارک انداز حضرتِ عبّاس رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم انگور کے گچھے سے انگور کے دانے توڑ توڑ کر تناول فرماتے تھے۔[5]

انگور لانے والا نصرانی غلام دولتِ ایمان پا گیا ہجرتِ مدینہ سے قبل طائف کے سفر میں اہلِ طائف کی ایذا رسانی کے بعد جب حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک باغ میں درخت کے سائے میں تشریف فرما ہوئے تو باغ کے مالکان عتبہ اور شیبہ نے اپنے نصرانی غلام عَدّاس کے ہاتھ آپ کی خدمت میں انگور پیش کیے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بسم اللہ پڑھ کر انگور کھائے تو عداس تعجب سے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرۂ مبارکہ کو دیکھنے لگا اور بولا کہ اس شہر کے لوگ تو یہ کلمہ نہیں بولتے۔ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے دریافت فرمایا کہ تمہارا وطن کہاں ہے؟ عداس نے کہا کہ میں ”شہرِ نینویٰ“ کا رہنے والا ہوں۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ حضرت یونس بن متی علیہ السّلام کا شہر ہے۔ عداس نے کہا کہ آپ اُن کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ میرے بھائی ہیں اور وہ بھی میری طرح اللہ پاک کے نبی تھے۔ جب عداس کو معلوم ہوا کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت یونس علیہ السّلام کے بارے میں جانتے ہیں تو اسے یہ یقین ہو گیا کہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں، چنانچہ اس نے محبت و عقیدت

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سر مبارک، ہاتھوں اور قدموں کا بوسہ لیا اور فوراً کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔(6)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دنیا میں جنت کے انگور کھلائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت خدیجۃُ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو (دنیا میں) جنت کے انگور کھلائے۔(7)

انگور اور انار سے تسبیح کی آواز آنا حضرت امام محمد باقر رحمۃُ اللہِ علیہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بیمار ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السّلام ایک تھال میں انار اور انگور لائے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تناول فرمانے کے لیے ان میں سے کچھ اٹھایا تو اس میں سے تسبیح (سبحٰن اللہ) کی آواز آئی۔(8)

انگور (Grapes) اور طب انگور ایک نہایت ہی مُفید پھل ہے، سوکھے ہوئے چھوٹے انگور کِشمِش اور بڑے انگور مُنَقّٰی کہلاتے ہیں۔ انگور کے چند فوائد ملاحظہ کیجیے:

❁ انگور کھانے سے خون میں اضافہ ہوتا ہے۔ ❁ انگور جلد ہضم ہو کر بدن کا جزو بن جاتا ہے۔ ❁ رس دار انگور وٹامن سے بھرپور ہوتا ہے۔ ❁ انگور بدن کو غذائیت پہنچانے اور قوت بڑھانے کے لیے بہترین چیز ہے۔ ❁ متوسط انسان کو 125 سے 250 گرام تک انگور کھانا چاہیے۔ ❁ انگور جسم کو مُعْتَدِل اور پُرکشش بنانے میں دوا کا کام کرتا ہے۔ ❁ انگور جسم میں موجود فاسِد مادّوں کو خارج کرتا ہے۔ ❁ نزلہ زکام، کھانسی کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ دیگر بَلْغَمی امراض میں بے حد مفید ہے۔ ❁ مِعْدہ اور آنتوں کو جِلا بخشتا ہے۔ ❁ جگر کو طاقت دیتا ہے۔ ❁ انگور آنتوں کے زخم کے لیے فائدہ مند ہے لیکن 10 سے 15 دانے استعمال کیے جائیں۔ ❁ انگور کھانے سے حَلْق کے امراض ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ ❁ انگور امراضِ گردہ و مَثانہ میں بھی مفید ہے۔ ❁ اس کا رس گردے اور مثانے کی پتھری کو خارج کرنے میں مدد دیتا ہے۔ ❁ تُرش انگوروں کا رس آنکھوں کے درد کے لیے مفید ہے۔(9)

❁ روزانہ رات کو سات دانے بادام اور 21 دانے کشمش یعنی سوکھے ہوئے انگور (چھوٹے بڑے کوئی سے بھی ہوں) پانی میں بھگو دیجیے اور یہ دونوں چیزیں صبح دودھ کے ساتھ اور اچھی طرح چبا کر کھا لیجیے، اِنْ شَآءَ اللہُ الکریم دردِ سر دُور ہو گا، قوت حافظہ کے لیے بھی یہ نسخہ مفید ہے۔(10) ❁ روزانہ کِشمِش (خشک چھوٹے انگور جس کو پنجابی میں "سوگی" کہتے ہیں) کے 40 دانے (اگر موافق آتے ہوں تو دُگنے کرنے میں بھی حرج نہیں) اور تین عدد بادام لے کر اس پر 11 بار دُرُود شریف پڑھ کر دم کر کے کھا لیجیے اِس کے اوپر دو گھنٹے تک پانی نہ پئیں۔ اِن شآءَ اللہُ الکریم کھانسی میں بہُت فائدہ ہو گا۔ بلغم نکلے گا اور مزید نہیں بنے گا۔ (ضَرورتاً کشمِش کی تعداد بڑھا دیجیے) بہُت چھوٹے بچّوں کے لیے حسبِ ضرورت مقدار کچھ کم کر دیجیے۔ تا حُصولِ شفا علاج جاری رکھیے۔(11) ❁ کھجور کے ساتھ انگور یا کشمش یا مُنَقّٰی ملا کر کھانا مضر یعنی نقصان دہ ہے۔(12) ❁ چھوٹے بچوں کو قبض ہونے پر رات کو سونے سے پہلے تقریباً 25 گرام انگور کے دانے گرم دودھ کے ساتھ کھلائیں تو قبض دور ہو جاتی ہے۔ ❁ الٹی و متلی ہونے پر انگور کے دانوں پر تھوڑا نمک اور کالی مرچ چھڑک کر کھانے سے فائدہ ہوتا ہے۔(13)

نوٹ: ہر دوائی اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے استعمال کیجیے۔ اس مضمون کی طبّی تفتیش حکیم رضوان فردوس عطّاری نے کی ہے۔

---

(1) دیکھیے: طب النبوی لابی نعیم اصبہانی، ص718، حدیث:808 (2) دیکھیے: پ3، البقرۃ:266- پ7، الانعام:99-پ13، الرعد:4-پ14، النحل:10، 11، 67-پ15، بنی اسرآءیل:90، 91-پ15، الکھف:32-پ18، المؤمنون:19-پ23، یٰسٓ:33 تا35- پ30، النبا:31، 32-پ30، عبس:27، 28 (3) پ14، النحل:67 (4) صراط الجنان، 3/346 (5) دیکھیے: شعب الایمان، 5/106، حدیث: 5966 (6) دیکھیے: زرقانی علی المواہب، 2/54 تا56 (7) معجم اوسط للطبرانی، 4/315، حدیث:6098 (8) شفا، 1/307 (9) ماخوذ اَز پھلوں، پھولوں اور سبزیوں سے علاج، ص178 تا190 (10) بیٹا ہو تو ایسا، ص35 (11) گھریلو علاج، ص55، 56 (12) دیکھیے: فیضان رمضان (مرمم)، ص118 (13) ماخوذ اَز ہندوستان کی جڑی بوٹیاں، ص488، 489۔

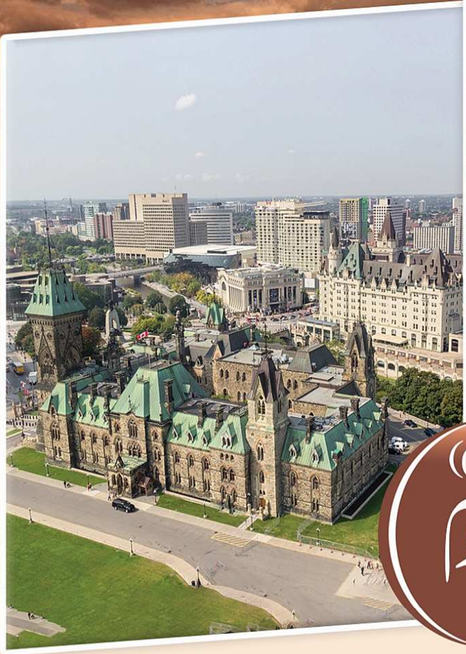

سفرنامہ

کینیڈا میں دینی کاموں کی دھوم

(قسط:01)

مولانا عبد الحبیب عطّاری*

8اپریل کو کراچی سے براستہ برطانیہ (یوکے) کینیڈا کے سفر پر روانہ ہوا۔ بعض ذاتی مصروفیات کے باعث تقریباً ڈیڑھ دن برطانیہ میں قیام رہا۔ اس کے بعد 10 اپریل کو لندن سے تقریباً آٹھ گھنٹے کی پرواز کے ذریعے کینیڈا کے سب سے بڑے شہر ٹورانٹو (Toronto) پہنچا۔ ٹورانٹو ایئرپورٹ پر تقریباً ساڑھے تین گھنٹے قیام کے بعد کینیڈا کے مغربی ساحل پر واقع شہر وینکوور (Vancouver) کے لیے ایک اور پرواز تھی، جس کا دورانیہ تقریباً سوا پانچ گھنٹے تھا۔ شاید بہت سے قارئین کے لیے یہ بات دلچسپی کا باعث ہو کہ کینیڈا جیسے وسیع و عریض ملک میں ایک شہر سے دوسرے شہر تک پہنچنے کے لیے بھی کئی کئی گھنٹے کی فضائی مسافت طے کرنا پڑتی ہے۔ اگر مجموعی سفر کا جائزہ لیا جائے تو پاکستان سے برطانیہ، پھر برطانیہ سے ٹورانٹو، اور وہاں سے وینکوور تک تقریباً بیس سے بائیس گھنٹے کا ہوائی سفر بنتا ہے۔ الحمدللہ، اللہ پاک کے فضل و کرم سے یہ طویل سفر خیریت کے ساتھ مکمل ہوا۔ مسلسل سفر کی وجہ سے خاصی تھکن محسوس ہو رہی تھی، اس لیے منزل پر پہنچ کر کچھ دیر آرام کیا۔ سن 2008ء میں پہلی مرتبہ کینیڈا آنے کا موقع ملا تھا، اور اب تقریباً اٹھارہ سال بعد دوبارہ اس سرزمین پر آمد ہوئی ہے۔ اللہ کریم اس سفر کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے خیر و برکت کا ذریعہ بنائے اور اس کے تمام دینی مقاصد کو بخیر و خوبی پایۂ تکمیل تک پہنچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

الحمدللہ! 11 اپریل بروز ہفتہ وینکوور میں قائم دعوتِ اسلامی کے مرکز "فیضانِ مدینہ" میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی۔ وہاں مقامی اسلامی بھائیوں کے علاوہ امریکہ اور دیگر شہروں سے تشریف لائے ہوئے اسلامی بھائی بھی موجود تھے۔ اس موقع پر مدنی حلقے اور تربیتی نشست کا سلسلہ رہا، جس میں مختلف دینی اور تنظیمی امور پر گفتگو ہوئی۔ اسی روز ہفتے کی شب وینکوور کے ایک مقامی ہال میں عظیم الشان سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا، جس میں عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد شریک ہوئی، جبکہ پردے کے انتظام کے ساتھ اسلامی بہنیں بھی شریک تھیں۔ اس اجتماع میں "اچھی صحبت اور اچھے دوست" کے موضوع پر بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

الحمدللہ! 12 اپریل، بروز اتوار، نمازِ ظہر کے بعد کینیڈا اور امریکہ کی ذمہ دار اسلامی بہنوں کے سنتوں بھرے اجتماع میں

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطّاری کے آڈیو پیغامات وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے پیش کیا گیا ہے۔

* رکنِ شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل

شرعی پردے کی رعایت کے ساتھ بیان کرنے کی سعادت ملی۔ اس نشست میں مختلف دینی، تربیتی اور تنظیمی امور پر گفتگو ہوئی۔ اسی روز نمازِ عشاء کے بعد وینکوور کے اُن اسلامی بھائیوں کے ساتھ مدنی مشورہ ہوا جو دعوتِ اسلامی کے مختلف شعبہ جات میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔ نہایت خوشگوار ماحول میں ہونے والی اس نشست میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی، آئندہ کے اہداف اور دینی خدمات کے فروغ کے حوالے سے مفید تبادلۂ خیال ہوا۔

13 اپریل، بروز پیر وینکوور سے کیلگری (Calgary) روانگی تھی۔ چونکہ صبح آٹھ بجے کی پرواز تھی، اس لیے بہت صبح ہی ائیرپورٹ پہنچنا پڑا۔ وہاں پہنچ کر دیکھا کہ غیر معمولی رش اور طویل قطاریں موجود تھیں۔ معلوم ہوا کہ ان ممالک میں پیر کی صبح ائیرپورٹس پر مسافروں کا ہجوم معمول سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! تمام مراحل بخیریت طے ہوئے اور تقریباً صبح ساڑھے گیارہ بجے کیلگری پہنچ گئے۔ یہاں ایک دلچسپ بات قابلِ ذکر ہے کہ وینکوور پاکستان سے بہت فاصلے پر واقع ہے، جس کی وجہ سے دونوں مقامات کے اوقات میں بارہ گھنٹے کا فرق ہے۔ یعنی جب وینکوور میں دوپہر کے بارہ بجتے ہیں تو پاکستان میں رات کے بارہ بج رہے ہوتے ہیں۔ البتہ کیلگری، وینکوور سے تقریباً ایک گھنٹہ پینتالیس منٹ کی فضائی مسافت پر واقع ہے، اور وہاں پہنچنے پر وقت کا مزید ایک گھنٹہ فرق کم ہو جاتا ہے۔ اس طرح پاکستان اور کیلگری کے درمیان وقت کا فرق گیارہ گھنٹے رہ جاتا ہے۔

ائیرپورٹ سے براہِ راست کیلگری میں قائم دعوتِ اسلامی کے مرکز **"فیضانِ مدینہ"** حاضر ہونے کی سعادت ملی۔ یہ مرکز نہایت خوبصورت، کشادہ اور شہر کی مرکزی مارکیٹ میں واقع ہے۔ وہاں مقامی اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی، جس کے بعد آرام کے لیے قیام گاہ روانہ ہوئے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد شام کے وقت مقامی ذمہ داران کے ساتھ مدنی مشورے کا سلسلہ شروع ہوا، جو رات گئے تک جاری رہا۔ اس دوران دعوتِ اسلامی کے مختلف دینی، تنظیمی اور انتظامی امور پر تفصیلی گفتگو ہوئی، جبکہ آئندہ کی منصوبہ بندی کے حوالے سے بھی اہم مشاورت کی گئی۔ اللہ کریم ان تمام کوششوں کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

14 اپریل کیلگری میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام ایک عظیم الشان سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا۔ اگرچہ یہ ورکنگ ڈے تھا، اس کے باوجود عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ یہ منظر وہاں کے اسلامی بھائیوں کے دینی ذوق، محبت اور استقامت کا خوبصورت مظہر تھا۔ اس اجتماع میں **"سورۂ بقرہ"** کے منتخب مضامین اور اس سے حاصل ہونے والے اہم پیغامات پر بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ بالخصوص والدین کی یہ ذمہ داری کہ وہ اپنی اولاد کی دینی اور اخلاقی تربیت کس انداز سے کریں، اولاد پر والدین کے ادب و احترام کی اہمیت، اور رزقِ حلال کمانے کی فضیلت و ضرورت جیسے اہم موضوعات پر گفتگو ہوئی۔ اللہ پاک ان باتوں کو ہم سب کے لیے نافع بنائے، ہمیں علمِ دین پر عمل کرنے، اپنی نسلوں کی صحیح اسلامی تربیت کرنے اور ہمیشہ رزقِ حلال اختیار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

15 اپریل بروز بدھ آج یہاں کے موسم نے ایک حیرت انگیز منظر پیش کیا۔ ایک دن پہلے تک فضا نہایت خوشگوار تھی اور درجۂ حرارت تقریباً 8 سے 10 ڈگری سینٹی گریڈ کے درمیان تھا، لیکن گزشتہ رات محکمۂ موسمیات کی جانب سے **"یلو وارننگ"** جاری کر دی گئی تھی کہ برف باری کا امکان ہے اور درجۂ حرارت منفی 5 سے 6 ڈگری سینٹی گریڈ تک گر سکتا ہے۔ چنانچہ پیش گوئی کے عین مطابق دوپہر کے وقت موسم نے اچانک کروٹ بدلی۔ تیز ہواؤں کے ساتھ برف باری شروع ہو گئی اور سردی کی شدت میں نمایاں اضافہ محسوس ہونے لگا۔ اس دوران چند مقامات پر مدنی چینل کے لیے بعض ریکارڈنگز بھی کرنا تھیں، لہٰذا برف باری

کے باوجود وہاں جانے کا موقع ملا۔ اللہ پاک کی قدرت کا یہ منظر اپنی آنکھوں سے دیکھنا یقیناً ایک منفرد تجربہ تھا۔

شام تقریباً ساڑھے چھ بجے ہماری پرواز کیلگری سے اوٹاوا (Ottawa) کے لیے روانہ ہوئی۔ اوٹاوا کینیڈا کا دارالحکومت ہے، جہاں دعوتِ اسلامی کے ایک عظیم الشان سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت مقصود تھی۔ یہ فضائی سفر تقریباً ساڑھے تین گھنٹے پر مشتمل تھا، جبکہ اوٹاوا پہنچنے پر وقت کا مزید دو گھنٹے کا فرق بھی آجاتا ہے۔ اس طرح پاکستان اور اوٹاوا کے درمیان مجموعی طور پر نو گھنٹے کا فرق رہ جاتا ہے۔ دورانِ پرواز ایک غیر متوقع صورتِ حال پیش آئی۔ مقررہ وقت گزرنے کے باوجود طیارہ منزل پر نہ پہنچ سکا۔ تقریباً چار گھنٹے بیت چکے تھے، مگر ہمارا جہاز مسلسل اوٹاوا کے فضائی علاقے میں چکر لگارہا تھا۔ بار بار اعلان کیا جارہا تھا کہ موسم کی خرابی کے باعث اس وقت طیارے کو محفوظ انداز میں اتارنا ممکن نہیں۔ یہ بھی بتایا گیا کہ اگر موسم مزید خراب رہا تو جہاز کو کسی قریبی شہر کے ائیرپورٹ پر اتارا جاسکتا ہے۔ ایسے مواقع انسان کو بے اختیار اپنے رب کی طرف متوجہ کردیتے ہیں۔ دل مسلسل دعاگو تھا کہ اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے خیر و عافیت کا معاملہ فرمائے، سفر کو آسان بنائے اور بحفاظت منزل تک پہنچائے۔

مونٹریال (Montreal) میں غیر متوقع لینڈنگ

اللہ پاک کی مشیت سے وہی ہوا جس کا اندیشہ ظاہر کیا جارہا تھا۔ موسم کی خرابی کے باعث ہمارا طیارہ اوٹاوا کے بجائے مونٹریال میں لینڈ کرگیا۔ یہ منظر میرے لیے خاصا قابلِ غور تھا۔ جہاز میں تقریباً تین سو مسافر موجود تھے، مگر نہ کسی کے چہرے پر گھبراہٹ کے آثار تھے، نہ شور و غوغا، نہ احتجاج اور نہ ہی بے چینی۔ جب اعلان ہوا کہ موسم کی خرابی کی وجہ سے طیارہ اوٹاوا کے بجائے مونٹریال اتارا جارہا ہے تو تمام مسافروں نے نہایت سکون، تحمل اور نظم و ضبط کے ساتھ اس صورتِ حال کو قبول کرلیا۔

مونٹریال سے اوٹاوا کا فاصلہ بذریعہ سڑک تقریباً دو گھنٹے کا ہے۔ ائیرپورٹ پر اترنے کے بعد چند منٹوں تک ہم بھی ایک دوسرے سے یہی دریافت کرتے رہے کہ اب آگے کیا ہوگا؟ کیا رات یہیں قیام کرنا پڑے گا؟ کیا اگلی پرواز کا انتظام ہوگا یا بسوں کے ذریعے اوٹاوا بھیجا جائے گا؟ لیکن اس وقت کسی مسافر کے پاس کوئی واضح معلومات موجود نہ تھیں، سب خاموشی سے اپنا سامان وصول کرنے کے لیے بیلٹ کی جانب بڑھ گئے۔

یہ منظر ہمارے خطے کے عمومی حالات سے بالکل مختلف محسوس ہوا۔ اللہ نہ کرے اگر ایسی صورتِ حال ہمارے ہاں پیش آجاتی تو شاید ائیرپورٹ پر شور و ہنگامہ برپا ہوجاتا، لیکن یہاں نہ کوئی احتجاج تھا، نہ ائیرلائن کے عملے کے گرد ہجوم، بلکہ ہر شخص نہایت صبر اور نظم کے ساتھ اگلی ہدایت کا انتظار کررہا تھا۔

اللہ کریم نے ہمارے لیے آسانی کی ایک صورت یوں پیدا فرمادی کہ دورانِ پرواز ہی مونٹریال کے نگران فضیل عطاری بھائی کو اطلاع دے دی گئی تھی، چنانچہ وہ ہمیں لینے کے لیے ائیرپورٹ پہنچ چکے تھے البتہ باقی مسافروں کے بارے میں تجسس برقرار تھا۔

کچھ ہی دیر بعد تمام مسافروں کے موبائل فون پر ائیرلائن کی جانب سے ایک پیغام موصول ہوا، جس میں مختلف ہوٹلوں کی فہرست بھیجی گئی تھی اور ہدایت دی گئی تھی کہ ہر مسافر اپنی سہولت کے مطابق کسی بھی ہوٹل میں کمرہ بک کرلے، رات وہیں قیام کرے، جبکہ اگلے دن کے سفر سے متعلق مزید معلومات فراہم کردی جائیں گی۔ اس کے بعد ہر شخص خاموشی سے اپنے انتظامات میں مصروف ہوگیا۔ جب ہم مونٹریال ائیرپورٹ سے باہر نکلے تو باہمی مشورے سے طے پایا کہ چونکہ اوٹاوا تقریباً دو گھنٹے کی مسافت پر ہے اور اگلے دن بارش کی پیش گوئی بھی موجود ہے اس لیے بہتر یہی ہوگا کہ رات ہی کو سفر کرلیا جائے تاکہ منزل پر پہنچ کر اطمینان سے آرام کیا جاسکے۔ چنانچہ عشا

کی نماز ادا کی، کچھ کھانا کھایا اور اوٹاوا (Ottawa) کے لیے روانہ ہو گئے۔ اسی دوران اوٹاوا ائیر پورٹ پر استقبال کے لیے آنے والے چند اسلامی بھائی بھی مونٹریال پہنچ گئے لہٰذا بقیہ سفر انہی کی معیت میں طے ہوا۔

اوٹاوا (Ottawa) میں دینی سرگرمیاں

اوٹاوا پہنچنے کے بعد چند اہم ملاقاتوں کا سلسلہ رہا، جس کے بعد دعوتِ اسلامی کے مرکز فیضانِ مدینہ میں ایک عظیم الشان سنتوں بھرا اجتماع منعقد ہوا۔ اوٹاوا کینیڈا کا دارالحکومت ہے، اور ملک کی پارلیمنٹ اور سینیٹ بھی یہیں واقع ہیں۔ اس موقع پر ان اہم سرکاری مقامات پر بھی مدنی چینل کے لیے چند ریکارڈنگز کرنے کا موقع ملا تاکہ ناظرین تک ان مقامات کا تعارف بھی پہنچایا جاسکے۔ رات کو منعقد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت اور بیان کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اللہ کریم کے فضل سے عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد شریک تھی اور پورا ماحول دینی جذبے اور محبتِ رسول کی خوشبو سے معطر ہو رہا تھا۔

کارن وال (Cornwall) کا سفر

اگلے روز جو جمعہ کا دن تھا، اوٹاوا سے کارن وال کے لیے روانگی ہوئی۔ نمازِ جمعہ سے قبل وہاں بیان کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کارن وال ایک نہایت خوبصورت، پُر سکون اور دل کش شہر ہے۔ یہاں واقع خوبصورت ”اقصیٰ مسجد“ میں عاشقانِ رسول کی بڑی تعداد جمع تھی۔ اللہ کریم کے فضل و کرم سے سنتوں بھرا اجتماع نہایت روح پرور ماحول میں منعقد ہوا۔ حاضرین کی دینی محبت، شوقِ سماعت اور اخلاص قابلِ دید تھا، جس نے دل کو بے حد مسرور کیا۔

مونٹریال (Montreal) کی جانب روانگی

بعد ازاں ہمارا قافلہ مونٹریال کی طرف روانہ ہوا۔ اوٹاوا سے کارن وال کا سفر تقریباً ڈیڑھ سے پونے دو گھنٹے پر مشتمل ہے، جبکہ کارن وال سے مونٹریال تقریباً ایک گھنٹے کی مسافت پر واقع ہے۔ مونٹریال پہنچنے پر معلوم ہوا کہ امریکہ کی مختلف ریاستوں سے بڑی تعداد میں اسلامی بھائی تربیتی اجتماع میں شرکت کے لیے پہلے ہی پہنچ چکے ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد ان کے درمیان حاضری کی سعادت حاصل ہوئی، جبکہ رات گئے تک مدنی مشوروں، تربیتی نشستوں اور مختلف تنظیمی امور پر گفتگو کا سلسلہ جاری رہا۔

اس دوران مختلف شعبہ جات کی کارکردگی، مستقبل کی منصوبہ بندی اور دینی خدمات کو مزید مؤثر بنانے کے حوالے سے مفید مشاورت ہوئی۔ اسلامی بھائیوں کا جذبۂ خدمت، اخلاص اور دین کے لیے تڑپ قابلِ تحسین تھی۔

مونٹریال میں تربیتی نشستیں

ہفتے کا دن مکمل طور پر مونٹریال میں گزرا۔ اس دوران اسلامی بھائیوں کے ساتھ مدنی مشوروں، تربیتی نشستوں اور سوال جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ ماحول نہایت خوشگوار، علمی اور تربیتی رنگ لیے ہوئے تھا، جہاں مختلف دینی، دعوتی اور تنظیمی موضوعات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ چونکہ یہاں دوپہر تقریباً ایک بجے پاکستان میں رات کے دس بج رہے ہوتے ہیں، اس لیے الحمدللہ امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکرے میں اجتماعی طور پر شرکت کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

اسی مدنی مذاکرے کے دوران جب اسلامک ریسرچ سینٹر المدینۃ العلمیہ کے سینیئر رائٹر، رکنِ مجلس اور ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے چیف ایڈیٹر مبلغِ دعوتِ اسلامی مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کا تذکرہ ہوا، امیرِ اہلِ سنت دامت برکاتہم العالیہ کی ان سے محبت، دعوتِ اسلامی سے ان کی دیرینہ وابستگی اور وفاداری کا ذکر آیا تو پورا ماحول رقت آمیز ہو گیا۔ کئی آنکھیں اشک بار تھیں اور دلوں کی بے اختیار یہی پکار تھی کہ اللہ کریم ہمیں بھی اس مدنی ماحول سے سچی محبت، اس پر استقامت اور تادمِ آخر وفاداری نصیب فرمائے۔

بجاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں)

نئے لکھاری (New Writers)

نئے لکھنے والوں کے انعام یافتہ مضامین

حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی داعیانہ صفات

ساجد علی
(دورہ حدیث مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضان مدینہ کراچی)

اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی ہدایت کے لیے مختلف ادوار میں مختلف انبیائے کرام علیہمُ السّلام کو مبعوث فرمایا، حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام بھی انہیں میں سے ایک ہیں، آپ کے والد کا نام عمران ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بنی اسرائیل کی ہدایت کیلیے مبعوث فرمایا، آپ کو اللہ پاک سے بلا واسطہ کلام کرنے کا شرف حاصل ہے اس لیے آپ کو کلیم اللہ کہا جاتا ہے، آپ اللہ پاک کے جلیل القدر انبیاء اور اُولُوالْعَزْم رسولوں میں سے ہیں، آپ نے ایک ایسے معاشرے میں دعوت کا آغاز کیا جہاں ظلم، شرک، تکبر اور استبداد جیسی برائیاں اپنی انتہا کو پہنچ چکی تھیں، مگر آپ نے اللہ پر کامل بھروسا رکھتے ہوئے اپنی ذمہ داری پوری کی۔ قرآن مجید میں آپ علیہ السّلام کی نیکی کی دعوت اور آپ کی قوم کا ذکر تفصیل سے موجود ہے، جس سے آج بھی مبلغین رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔ ذیل میں قرآن کریم کی روشنی میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی نیکی کی دعوت کے متعلق چند اوصاف ذکر کیے جاتے ہیں:

(1) حکمت اور دانائی: حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے نیکی کی دعوت میں ہر موقع پر حکمت سے کام لیا، اگرچہ فرعون دنیا کا بڑا ظالم اور سرکش انسان تھا، لیکن جب اللہ پاک نے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون علیہما السّلام کو فرعون کے پاس بھیجا تو انہیں نرم انداز میں گفتگو کرنے کی تعلیم فرمائی۔ چنانچہ ارشاد ہے: ﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى (۴۴)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: توتم اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ شاید وہ نصیحت قبول کرلے یا ڈر جائے۔

(پ16، طٰہٰ:44)

یہ آیت مبلغین کو عظیم اصول سکھاتی ہے کہ نیکی کی دعوت میں نرم لہجہ اختیار کریں کہ یہ زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔

(2) توکل علی اللہ: جب فرعون اپنے لشکر کے ساتھ تعاقب کرتے ہوئے سمندر تک پہنچ گیا اور بنی اسرائیل گھبرا گئے تو اس وقت جو حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے توکل کا مظاہرہ کیا اس کو اللہ پاک نے اس طرح ذکر فرمایا: ﴿فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِیْنَ (۶۰) فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰۤى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ (۶۱) قَالَ كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ (۶۲)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: تو دن نکلنے کے وقت فرعونیوں نے ان کا تعاقب کیا۔ پھر جب دونوں گروہوں کا آمنا سامنا ہوا تو موسیٰ کے

ساتھیوں نے کہا: بیشک ہمیں پالیا گیا۔ موسیٰ نے فرمایا: ہرگز نہیں، بیشک میرے ساتھ میرا رب ہے وہ ابھی مجھے راستہ دکھادے گا۔ (پ19، الشعراء:60تا62)

قارئین کرام! نہ آگے راستہ ہے نہ پیچھے جانے کی کوئی صورت اور اس وقت اللہ پاک کے نبی حضرت موسیٰ علیہ السّلام کا یہ فرمانا (کہ اے میری قوم تم نہ گھبراؤ کیوں کہ) میرا رب مجھے ابھی بچنے کا راستہ دکھائے گا، اور پھر واقعی رب کی طرف سے راستہ بنا دیا گیا آپ علیہ السّلام کا یہ توکل اور اس توکل کا نتیجہ ہمیں بتاتا ہے کہ داعی کو ہر حال میں اللہ پر کامل بھروسا رکھنا چاہیے۔

3 **معاونین کا حصول:** حضرت موسیٰ علیہ السّلام نے اللہ پاک سے اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السّلام کو معاون بنانے کی دعا کی تاکہ نیکی کی دعوت کا کام بہتر انداز میں ہو سکے، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اس دعا کو ان الفاظ سے بیان فرمایا ہے: ﴿وَ اجْعَلْ لِّیْ وَزِیْرًا مِّنْ اَهْلِیْ(۲۹) هٰرُوْنَ اَخِی(۳۰) اشْدُدْ بِهٖۤ اَزْرِیْ(۳۱) وَ اَشْرِكْهُ فِیْۤ اَمْرِیْ(۳۲) كَیْ نُسَبِّحَكَ كَثِیْرًا(۳۳) وَّ نَذْكُرَكَ كَثِیْرًا(۳۴) اِنَّكَ كُنْتَ بِنَا بَصِیْرًا(۳۵)﴾

ترجَمۂ کنز العرفان: اور میرے لیے میرے گھر والوں میں سے ایک وزیر کردے۔ میرے بھائی ہارون کو۔ اس کے ذریعے میری کمر مضبوط فرما۔ اور اسے میرے کام میں شریک کردے۔ تاکہ ہم بکثرت تیری پاکی بیان کریں۔ اور بکثرت تیرا ذکر کریں۔ بیشک تو ہمیں دیکھ رہا ہے۔

(پ16، طٰہٰ:29تا35)

کیونکہ کام دینی ہو یا دنیوی جب اجتماعی تعاون اور مشاورت سے ٹیم ورک کی صورت میں ہو تو وہ زیادہ صحیح اور مؤثر ہوتا ہے۔

قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کا مبارک واقعہ مختلف مقامات پر جو مذکور ہے اس کا بغور مطالعہ کریں تو واضح ہوتا ہے کہ آپ کی داعیانہ زندگی اخلاص، حکمت، نرم گفتاری، صبر، استقامت، توکل، جرأت، دعا اور خیر خواہی جیسی صفات سے مزین تھی اور یہی اوصاف ہر مبلغ کے لیے قابلِ تقلید ہیں۔ اگر آج بھی مبلغین ان اوصاف کو اپنی زندگی میں اختیار کریں تو نیکی کی دعوت کا اثر زیادہ مؤثر ہو سکتا ہے اور معاشرے میں اصلاح، امن اور ہدایت کا فروغ ممکن ہو سکتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں قرآن کریم پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شرک کی مذمت احادیث کی روشنی میں

حافظ مبین
(درجہ سادسہ جامعۃ المدینہ فیضانِ غوثِ اعظم، حضرو اٹک)

شرک توحید کی ضِد ہے، جیسے اندھیرا اُجالے کی اور رات دن کی ضد ہے دونوں ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے اسی طرح شرک اور توحید ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ تمام انبیائے کرام علیہم السّلام شرک کی مذمت بیان کرتے آئے، اولیا و صالحین نے بھی اس کی ہولناکی کو بیان فرمایا۔

شرک کی تعریف: شرک کے معنی غیر خدا کو واجب الوجود یا مستحقِ عبادت جاننا یعنی الوہیت میں دوسرے کو شریک کرنا اور یہ کفر کی سب سے بدتر قسم ہے۔

(بہار شریعت، 1/183)

شرک کی مذمّت احادیثِ کریمہ کی روشنی میں

1 **سب سے بڑا گناہ شرک ہے:** نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں سب سے بڑے گناہ کے بارے میں خبر نہ دوں؟ وہ اللہ پاک کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ (مسند احمد، 7/306، حدیث:20407)

2 **شرک ہلاک کرنے والا ہے:** حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے

Go To Index

فرمایا: سات ہلاکت کی چیزوں سے بچو! لوگوں نے پوچھا وہ کیا ہیں؟ فرمایا (ان میں سے ایک) اللہ پاک کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/31، حدیث: 53)

3 شرک نہ کرنے پر بیعت لی: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کی ایک جماعت کی موجودگی میں فرمایا کہ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے۔ (مشکاۃ المصابیح، 1/24، حدیث: 18)

انتہائی اہم تنبیہ

کسی مسلمان کے بارے میں کفر یا شرک کے الفاظ استعمال کرنے میں انتہا درجے کی احتیاط ضروری ہے۔ حضور علیہ السّلام نے فرمایا: اِنَّ مَا اَتَخَوَّفُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ قَرَأَ الْقُرْآنَ حَتّٰى اِذَا رُئِيَتْ بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدْئًا لِلْاِسْلَامِ غَيَّرَهُ اِلٰى مَا شَاءَ اللهُ فَانْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهٖ وَسَعٰى عَلٰى جَارِهٖ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ اَيُّهُمَا اَوْلٰى بِالشِّرْكِ اَلْمَرْمِيُّ اَمِ الرَّامِي قَالَ بَلِ الرَّامِي یعنی مجھے تم پر ایک ایسے آدمی کا اندیشہ ہے جو قرآن پڑھے گا حتّٰی کہ اس کی روشنی اس پر دکھائی دینے لگے گی، اور اس کی چادر (ظاہری روپ) اسلام ہو گا۔ یہ حالت اس کے پاس رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا، پھر وہ اس سے نکل جائے گا اسے پس پشت ڈال دے گا، اور اپنے (مسلمان) ہمسائے پر تلوار اٹھائے گا اور اس پر شرک کا فتویٰ لگائے گا، راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یانبی اللہ! دونوں میں شرک کا حقدار کون ہو گا؟ جس پر فتویٰ لگایا گیا یا فتویٰ لگانے والا؟، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: فتویٰ لگانے والا (مشرک ہو گا)۔ (صحیح ابن حبان، 1/148، حدیث: 81)

اللہ تعالیٰ ہمیں کفر و شرک سے محفوظ فرمائے اور ہمیں اپنی زندگی قرآن و سنت کے مطابق گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مطالعہ تذکرہ اسلاف کی ضرورت و اہمیت

محمد عرفان
(درجہ سابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ بغداد کورنگی کراچی)

اسلام ایک ایسا دین ہے جو اپنے ماننے والوں کو دیگر تعلیم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے اسلافِ صالحین کی زندگیوں سے سبق حاصل کرنے کی بھی تلقین کرتا ہے قرآنِ مجید میں انبیائے کرام علیہمُ السّلام کے واقعات اور صالحین کے احوال بار بار اس لیے بیان کیے گئے ہیں تا کہ اہلِ ایمان ان سے ہدایت، رہنمائی، صبر، استقامت، اخلاص، خوفِ خدا، عشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم، اسلام کی سربلندی، اسلام کی دعوت، علمِ دین حاصل کرنا اور دوسروں تک پہنچانا اور اللہ تعالیٰ پر کامل توکل کا درس حاصل کریں اسی طرح صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان، تابعین، تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، محدثین، مفسرین اور دیگر اکابرِ امت کی سیرت و خدمات کا مطالعہ ایمان کو تازگی بخشتا، علم میں وسعت پیدا کرتا اور دینِ اسلام کی سربلندی کیلئے جدوجہد کا جذبہ عطا کرتا ہے۔

اسلافِ امت کی زندگیوں کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ جس شخصیت میں جو عظیم وصف موجود تھا اس کا تذکرہ سننے اور اس کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے اسی وصف کو اپنانے کی رغبت دل میں پیدا ہوتی ہے اگر ہم ان کی دعوت و تبلیغ کی جدوجہد پڑھیں تو دین کی خدمت کا شوق بیدار ہوتا ہے اگر ان کی قربانیوں کا مطالعہ کریں تو ایثار و وفاداری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اگر علمِ دین کے حصول میں ان کی مشقتیں دیکھیں تو طلبِ علم کی اہمیت دل میں جاگزیں ہوتی ہے اور اگر ان کے صبر، تقویٰ، پرہیزگاری، خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا تذکرہ پڑھیں تو ایمان تازہ ہو جاتا ہے دل کو نئی قوت ملتی ہے اور عمل کا نیا جذبہ حاصل ہوتا ہے۔

Go To Index

چنانچہ اللہ پاک قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ فِیْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِی الْاَلْبَابِؕ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: بیشک ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کے لیے عبرت ہے۔ (پ13، یوسف: 111)

یعنی بے شک انبیائے کرام علیہمُ الصّلوٰۃُ والسّلام کی اور ان کی قوموں کی خبروں میں عقل مندوں کے لیے عبرت ہے جیسے حضرت یوسف علیہ السّلام کے واقعہ سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ صبر کا نتیجہ سلامت و کرامت ہے اور ایذا رسانی و بدخواہی کا انجام ندامت ہے اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھنے والا کامیاب ہوتا ہے۔ (صراط الجنان، 5/70)

تذکرۂ اسلاف کے مطالعے کے بے شمار فوائد ہیں اس سے انسان کے اندر اخلاص، تقویٰ، صبر، تواضع، علم سے محبت، عبادت کا ذوق اور دین کی خدمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے یہ مطالعہ نوجوان نسل کو عملی نمونے فراہم کرتا ہے اور انہیں وقتی شہرت کے بجائے دائمی کامیابی کا راستہ دکھاتا ہے یہی وجہ ہے کہ محدثین، مفسرین اور فقہائے کرام اپنی علمی مجالس میں فقہی مسائل کے علاوہ اکابر امت کے واقعات بھی سناتے تھے تاکہ علم کے ساتھ عمل اور معرفت کے ساتھ اخلاص بھی پیدا ہو۔

آج کا دور فکری انتشار، اخلاقی زوال اور بے شمار فتنوں کا دور ہے ایسے حالات میں اسلافِ امت کی سوانح کا مطالعہ پہلے سے کہیں زیادہ ضروری ہو گیا ہے، ان کی زندگیاں ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ مشکلات کے باوجود دین پر ثابت قدم کیسے رہا جاتا ہے، علم کس اخلاص اور محنت سے حاصل کیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو زندگی کا سب سے بڑا مقصد کیسے بنایا جاتا ہے۔

تذکرۂ اسلاف کا مطالعہ صرف ماضی کے واقعات جاننے کا نام نہیں بلکہ اپنے حال کی اصلاح اور مستقبل کی تعمیر کا مؤثر ذریعہ ہے جو قوم اپنے اسلاف کے نقشِ قدم کو فراموش کر دیتی ہے وہ اپنی علمی، فکری اور اخلاقی شناخت بھی کھو بیٹھتی ہے، لہٰذا ہر مسلمان خصوصاً طالب علم کو چاہیے کہ وہ قرآنِ مجید اور احادیثِ نبویہ کے ساتھ ساتھ اسلافِ امت سیرت و تذکرہ کا بھی باقاعدہ مطالعہ کرے تاکہ اس کے علم میں برکت عمل میں اخلاص، ایمان میں مضبوطی پیدا ہو اور وہ دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی حاصل کر سکے۔

اللہ پاک ہمیں اپنے اسلاف کے طریقے پر اپنی زندگی گزارنے اور ان حضرات کی سیرت و خدمات کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ کے لیے موصول 483 مضامین کے مؤلفین

مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی: ابن سکندر عطّاری، ابو الیاس غلام عباس عطاری، غلام طٰہٰ اشرفی، علی بخش عطاری، محمد یوسف، احتشام رضا، احمد انیس عطاری راجپر، احمد رضا عطّاری بن محمد اجمل، احمد مرتضیٰ عطاری، ارباز خان، ارشد علی عطاری، اسامہ، اسد عبد الستار، امجد علی، اویس صلاح الدین، جنید رضا، حارث شفیق، حافظ محمد حذیفہ، حافظ محمد زاہد رضا عطاری، حافظ محمد مصطفٰے عطاری، حسام رضا، حسنین رضا، حفیظ الرحمٰن، حماد رضا، ذاکر حسین عطاری، ذیشان، ساجد علی، سید احمد، سید دلدار حسین، سید محمد قاسم، سید وقار الدین، شاہد علی عطّاری، شایان ریاض، شریف اللہ، شعیب احمد، شہزاد رسول عطاری، شیخ محمد کریم رضا عطاری، شیر زمان عطّاری، صدام حسین، صلاح الدین عطاری، طلحہ، عاطف مجتبیٰ، عبد الباسط عطاری، عبد الحسیب، عبد السمیع، عبد القادر، عبد الحنان، عبد الرحمٰن، عبد المجید عطّاری، عثمان لقمان، علی حسن بن مظہر عباس، علی حسن، عطاری بن جان محمد قادری، علی عثمان عطاری، عمران عطاری بن منور حسین، عمران عطّاری بن محمد شریف، غلام عباس، غلام مرتضیٰ، غلام نبی، فراز احمد، فضل عباس، فیض احمد، گلزار احمد، اللہ بخش، ماجد علی عطّاری، مجیب احمد، مجیب الرحمٰن، محسن شبیر، محمد ابرار علی، محمد اریب، محمد اسماعیل عطّاری بن نازک حسین، محمد اسماعیل بن فرقان، محمد اطہر علی، محمد اعجاز رضوی، محمد اکمل، محمد انس عطاری، محمد انیس حنیف، محمد آصف جمیل، محمد

بلال بن صابر حسین، محمد بلال تھہیم، محمد تنویر احمد عطاری، محمد جنید رضا بن عبد الرزاق، محمد جیلان رضا عطاری، محمد حامد رضا، محمد حسان عابد، محمد حسن بن غلام مجتبیٰ، محمد حسن عطاری، محمد حماد رضا عطاری، محمد حمزہ رضا، محمد حنظلہ، محمد ذیشان، محمد رضا سعیدی، محمد رضوان عطاری، محمد رفیق، محمد زید، محمد زین، محمد سانول یار عطاری، محمد سبطین رضا عطاری، محمد سعد، محمد سلمان عطاری، محمد شعبان رضا عطاری، محمد شعیب، محمد شیراز رضا عطّاری، محمد شیر خان، محمد طاہر بن محمد افضل، محمد طلال عطاری، محمد طلحہ جاوید، محمد عادل، محمد عبد اللہ شفیع، محمد عبد اللہ اسلم، محمد عدنان، محمد عرفان فیاض، محمد علی رضا بن محمد نوید عطاری، محمد عمیر، محمد فیصل رضا، محمد فیضان، محمد کامران عطاری، محمد گوہر عطاری، محمد لقمان یسین، محمد مبشر الدین عطاری، محمد مبین عطاری بن محمد کاشف، محمد مبین عطاری بن محمد امین میمن، محمد محبوب، محمد محمود اکرم، محمد مزمل بن لیاقت علی، محمد مزمل رضا عطاری، محمد مزمل عطاری بن جاوید اقبال، محمد مسعود بن محمد محمود، محمد منعام عطاری، محمد منیب طیب حسین، محمد نعمان امین، محمد نعیم عطاری، محمد نوید خلیل، محمد ہارون، مخدوم سید اسید، مدثر طارق، مستنصر اسماعیل عطّاری، نذیر احمد، نعیم اکرم عطاری، نور محمد شاہ، نوید احمد، وقاص افضل، وقاص انور، یاسر علی۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان فاروق اعظم سادھوکی لاہور:** ابو ہریرہ، احسان علی، احمد ارشد، احمد رضا بن محمد شاہد، ارسلان شریف، ارسلان حسن عطاری، اسد اللہ (درجہ ثانیہ)، اسد اللہ عطّاری (درجہ ثالثہ)، امیر حمزہ، انعام اللہ، آصف شوکت علی، آفتاب عطاری، بلال اسلم، تجمل حسین، حافظ محمد عبد اللہ، حافظ سید مزمل عطاری، حافظ محمد عدنان، حافظ محمد کبیر عطاری، حمن الیاس، خرم شہزاد، دانش عطّاری، ریحان اختر، زین العابدین، سبطین عباس، سمیر احمد، شجاعت عطاری، شرافت علی عطاری، طاہر اشرف، ظہیر احمد، عبد الرحمٰن امجد عطاری، عبد الرحمٰن شریف، عبد اللہ بن محسن علی، عبد اللہ ریاض، عبد اللہ بن مصور، عثمان ابراہیم، عقیل امانت علی، علی اکبر بن منیر احمد، علی اکبر بن شبیر احمد، علی حمزہ، علی حیدر، عمر حسن عطاری، عمران رضا عطاری، عون محمد، غلام عطار، غلام مصطفیٰ، مبشر افضال، مبشر حسین عطاری، مبین اشرف، محمد احسان، محمد احمد اسلام، محمد احمد شرافت، محمد احمد، محمد ارسلان سلیم، محمد اسامہ مشتاق، محمد اکرام طفیل، محمد امتیاز احمد عطاری، محمد اویس نقشبندی، محمد اویس بن خلیل احمد، محمد اویس بن ایاز خان، محمد توقیر حسین، محمد ثقلین، محمد جمیل عطاری، محمد حامد رضا عطّاری، محمد رحمت علی، محمد رضا عطاری، محمد رمضان عطاری، محمد زین عطاری (درجہ ثالثہ)، محمد زین عطّاری (درجہ خامسہ)، محمد سعد رضا عطاری، محمد شاہ زیب افتخار، محمد شاہ زیب سلیم عطاری، محمد عاطف عطاری، محمد عبد اللہ فیاض، محمد عدنان رضا بن محمد حسین، محمد عدنان بن خادم حسین، محمد غلام مرسلین، محمد فیضان کاشف، محمد فیضان حیدر، محمد قمر شہزاد عطّاری، محمد کاشف، محمد ناصر، محمد ہارون فاروق، محمد ہاشم عطّاری، محمد وارث علی عطاری، محمد وسیم، اسد اللہ عطّاری (درجہ سابعہ)، محمد آصف، مدثر حسین، مظفر علی، نعمان فیاض، نعیم جمیل، واصف عطّاری، وقار حسین، وقاص عطاری۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان بغداد کراچی:** امجد علی، احسن رضا، احمد رضا، اعجاز احمد عطاری، امیر بخش، آفتاب احمد، پیر محمد، جمال رضا، حافظ محمد آصف، حافظ محمد حسین، حامد خان نقشبندی، حسین رضا، زین العابدین عطاری، ساجد علی عطاری، سدھیر احمد، سلمان احمد، سید ایاز علی عطاری، سید دائم علی شاہ جیلانی، سید زوہیب علی شاہ، سید محمد عزیز علی، شیر محمد عطاری، عبد الخالق، عبد الرؤف عطاری، عبد اللہ خان، عبد المالک، عبید رضا بن فہیم خان، عرفان بن نور عالم، علی حسن عطاری، علی نواز، عمر بن عبد العزیز، غلام مصطفیٰ، فداء الرحمٰن عطاری، فرحان علی، محمد اکمل، محمد اویس صدیقی، محمد حسان یوسف، محمد حسان علی عطاری، محمد حسن رضا، محمد حسنین زبیر، محمد زبیر یامین، محمد سلیم، محمد سمیع عطاری، محمد طاہر اقبال، محمد عبید رضا بن محمد فاروق، محمد عرفان ابراہیم، محمد عزیر، محمد عمر نعیم عطاری، محمد غفران رضا، محمد غلام معین الدین، محمد فضیل ساگر، محمد مبشر، محمد مزمل، محمد منیب عطاری، محمد ناصر، محمد نعیم، محمد ہلال رضا عطاری، مدثر حسین بن صادق حسین، مدثر بلال عطاری، ندیم احمد، وقار احمد۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان عثمان غنی کراچی:** جہاں زیب عطّاری، فراز عزیز، محمد احتشام، محمد زین رضا، احمد رضا ہاشمی، اکمل عطّاری، انتظار حسین عطّاری، ریان رضا، سفیان رضا، عبد الرحمٰن، عمیر رضا، فہیم احمد، فواد اسلم، محمد حسنین رضا، محمد عامر، ملک احسان، ہدایت اللہ، محمد بلال، محمد رفیق عطاری، علی مراد جان، احمد مقبول، احمد رضا بن عابد حسین عطاری، احمد رضا بن محمد علی، اسرار، اویس علی، پیر عبد الباقی سرہندی، حسن رضا بن آصف الرحمٰن، حسن رضا مغل بن محمد اقبال، حسن رضا بن محمد آصف، ذوالقرنین حیدر، ریاض احمد، سید اویس، سید فضیل احمد، سیف الرحمٰن، شاہد رضا بن انعام، ضیاء المصطفیٰ قادری، عابد رضا، عبد السمیع، عثمان غنی، علی احمد عطّاری، علی اکبر، غلام فرید، غلام محمد، غلام یاسین عطاری، فہیم احمد، محبوب عالم، محمد الیاس، محمد امین، محمد اویس شبیر، محمد بلال اعجاز، محمد جنید چشتی عطاری، محمد حسان رضا، محمد

زبیر، محمد سلمان، محمد شہباز عطاری، محمد شہزاد اکرم، محمد عاقب، محمد فرحان عطاری، محمد فضیل رضا، محمد مامون صدیقی، محمد مبشر انیس، محمد نعمان۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان حسن و جمال مصطفےٰ کراچی:** اذان عطّاری، بختیار صابر، حسنین، روحان یوسف، سید عبد الرحمٰن علی عطّاری، سید محمد یوسف، سید مزمل، شیخ محمد قمروش، ضیاء الرحمٰن عطّاری، عبد السبحان، عبید رضا، غلام حسین، فائق عارف، محمد ارسلان سعیدی، محمد ارسلان بن عبد الحمید خان، محمد امیر حمزہ عطاری، محمد حسین احمد صدیقی، محمد حیان، محمد سمیع عطّاری، محمد عباس بیگ، محمد عثمان، محمد غوث چشتی، محمد فراز، محمد مبشر خان عطاری، محمد سفیان عطّاری، مرتضیٰ کامران۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان مشتاق کراچی:** ابرار احمد، محمد زاہد رضا خان عطاری، احتشام اسلم عطاری، امان اللہ، امتیاز علی، برکت علی عطّاری، حسان بن حیات، حسن رضا عطاری، خادم حسین، دیدار علی، سراج الدین، شہباز علی، صدام حسین، عاشق علی، عبد الباسط قادری، عبد الرزاق عطّاری، عرفان عطاری، علی رضا، علی شیر، علی محمد عطاری، غلام باہو شاہ، محسن علی، محمد اسید رضا، محمد ایوب منیر عطاری، محمد حماد عطاری، محمد دانیال رضا، محمد رازن، محمد زاہد رضا، محمد سالک، محمد شاہ زیب، محمد شیر از یامین عطاری، محمد عمار رضا عطاری، محمد فہیم عطاری، محمد معز، نزاکت علی، نور محمد عطاری، نور الدین شاہ۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان حسنین کریمین لاہور:** محمد سعد رضا، محمد علی غوث، اجود رضا، محمد عثمان، محمد معروف کرخی۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان جمال مصطفےٰ لاہور:** محمد نعمان اقبال، حافظ محمد سجاد، وقاص عطاری، نیامت علی۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان عطار سلطانکے لاہور:** طاہر علی، علی حسن، محمد سفیان عطاری، عمران حیدر، محمد سفیان عطاری۔ **جامعۃُ المدینہ شاہ عالم مارکیٹ لاہور:** محمد مشتاق ندیم عطّاری، محمد احمد رضا عطّاری۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان غوث اعظم مری:** محمد لیاقت علی قادری رضوی مدنی، حسن رضا قادری، خاور منظور عطاری۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان جیلان کڑیال لاہور:** حافظ محمد احمد رضا، ساجد علی، محمد عثمان بن محمد رمضان۔ **جامعۃُ المدینہ فیضان عطار نیپال گنج، نیپال:** عبد الصمد قادری، غلام ربانی قادری، محمد توصیف، محمد سلمان عطّاری، محمد عاشق رضا برکاتی۔ **جامعۃُ المدینہ الٰہ آباد، چونیاں، ضلع قصور:** افضال احمد، محمد فرقان، محمد تعظیم ادریس، محمد فیضان، محمد کاوش علی، علی حمزہ۔ **متفرق جامعات:** دانیال سہیل عطاری مدنی (ناظم جامعۃُ المدینہ فیضان رضا، اٹک)، محمد عبد الرحمٰن اشرف (جامعہ ضیاء العلوم سلانوالی، سرگودھا)، حسن رضا عطّاری (جامعۃُ المدینہ عطار منزل، حیدر آباد)، محمد ساجد (جامعۃُ المدینہ کہروڑپکا)، محمد توقیف (جامعۃُ المدینہ موڑہ نگیال، راولپنڈی)، محمد عبد الرحمٰن عطاری (جامعۃُ المدینہ چوہنگ لاہور)، فیضان علی نوری (جامعۃُ المدینہ ٹاؤن شپ لاہور)، حافظ مبین احمد (جامعۃُ المدینہ فیضان غوث اعظم حضرو اٹک)، محمد حلیم (جامعۃُ المدینہ فیضان عطار راولپنڈی)، محمد عمیر رضا (ویٹرنری ڈاکٹر، قادر پور راں ملتان)، اویس خلیل (مدرسہ فیضان عائشہ فیصل آباد)، احمد فرید عطاری مدنی (مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ خانپور)، محمد نعیم رضا (مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ فیصل آباد)، محمد شہریار ظفر (امام اعظم گوجر خان)، عامر سہیل مدنی (جامعۃُ المدینہ برکی روڈ لاہور)۔

ان مؤلفین کے مضامین دعوت اسلامی کی ویب سائٹ /https://news.dawateislami.net پر یکم نومبر 2026ء تک اپلوڈ کر دیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

تحریری مقابلہ عنوانات برائے جنوری 2027ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 90

01 متقین کے لیے قرآنی بشارتیں

02 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قائدانہ اوصاف

03 فہمِ نحو میں معاون اہم عربی کتب

+923103330935

صرف اسلامی بہنوں کے لیے

مقابلہ نمبر: 55

01 اللہ پاک کی حضور سے محبت

02 شرمت پھیلایئے

03 نماز کے طبی فوائد

+923486422931

مضمون جمع کروانے کی آخری تاریخ: 20 اکتوبر 2026ء

Go To Index

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

1 مولانا محمد کریم مدنی کنزاجی (امام وخطیب جامع مسجد غوثیہ عمر گوٹھ، کنزاج، لسبیلہ بلوچستان): ماشآءَ اللہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2026ء زیرِ مطالعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی جس شعبے میں بھی دینی کام کرنے کا عزم مصمم کرتی ہے، کمال کرتی ہے اور اپنا لوہا منواتی ہے، اس شمارے میں نگران شوریٰ کا مضمون: "اسلام عزت نفس کا محافظ" پڑھا، بہت پسند آیا۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے اس شعبے کے اسلامی بھائیوں کو عروج اور علمی ترقیاں نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

متفرق تأثرات وتجاویز (اقتباسات)

2 ماشآءَ اللہ الکریم ماہنامہ فیضانِ مدینہ کا ہر مضمون اپنے دامن میں علمِ دین کے قیمتی موتی سمیٹے ہوئے ہے، جولائی 2026ء کے ماہنامہ میں جو سلسلہ "شخصیات دعوتِ اسلامی" شروع ہوا ہے وہ بہت کمال کا ہے، اس سے ہمیں دعوتِ اسلامی کی شخصیات کا تعارف ہو گا، میرا مشورہ ہے کہ یہ اور "کہانی سے حقیقت" تک دونوں مضامین شائع ہوتے رہنے چاہئیں۔ (غلام الیاس عطاری، طالب علم مرکزی جامعۃ المدینہ قبولہ شریف، پاکپتن، پنجاب)

3 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ذریعے ہم بہت کچھ سیکھ رہے ہیں خاص طور پر اس میں "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" بہت اچھے اور دلچسپ شامل کیے جاتے ہیں۔ (محمد یوسف، فاروق آباد، شیخوپورہ، پنجاب)

4 ماہنامہ فیضانِ مدینہ علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اس میں بیٹیوں کی تربیت کے موثر طریقے بیان کیے جارہے ہیں، گزارش ہے کہ اس میں بیٹیوں کے حقوق پر بھی مضمون شامل کیا جائے۔ (بنتِ اصغر، ملتان)

5 ماہنامہ فیضانِ مدینہ کافی معلوماتی میگزین ہے، اس میں مختلف طرح کے مضامین ہوتے ہیں تو یوں ایک ہی کتاب میں مختلف عنوانات کے متعلق معلومات مل جاتی ہے۔ مزید یہ کہ گزارش ہے کہ اس میں اسلام کے مطابق جو سائنٹفک تھیوری ہے وہ بتائی جائے اور جو تھیوری اسلام کے مطابق نہیں ہے وہ بھی بتائی جائے تاکہ لوگ سائنس کی غلط knowledge پر یقین رکھنے سے خود کو بچا سکیں۔ (بنتِ حنیف، کراچی)

6 مجھے ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھنے کا بہت شوق ہے، یہ علمِ دین حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ (بنتِ محمد افسر علی، کراچی)

7 ماشآءَ اللہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ بہت بہت اچھا میگزین ہے، اس سے ہر ماہ دلچسپ معلومات سیکھنے کو ملتی ہے۔ (بنتِ اشرف عطاریہ، سمندری پنجاب)

feedback

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923103330935) پر بھیج دیجئے۔

بچوں کے لیے پیاری حدیث

بچّو! بدگمانی سے بچو

مولانا محمد جاوید عطّاری مَدَنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ یعنی بدگمانی سے بچو کہ بدگمانی بدترین جھوٹ ہے۔(1)

پیارے بچّو! بدگمانی کا مطلب ہے، کسی کے بارے میں بغیر دلیل اور ثبوت کے بُری بات سوچ لینا، مثلاً جو دوست اسکول نہیں آیا اس کے بارے میں سوچنا کہ وہ ضرور چھٹی کرکے گھر میں گیم کھیل رہا ہوگا، اسی طرح دو بچے آپس میں آہستہ آواز میں بات کر رہے ہیں، تیسرے کا یہ سوچ لینا کہ یہ ضرور میری برائی کر رہے ہوں گے۔ چیز کی گمشدگی کے وقت بغیر ثبوت کے کسی کے بارے میں سوچنا کہ اس نے لی ہوگی، وغیرہ بدگمانی کی صورتیں ہیں۔

بدگمانی اللہ و رسول کی ناراضی کا سبب ہے، بدگمانی حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، بدگمانی سے لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں، آپسی تعلقات اور رشتے ٹوٹتے اور نفرتیں پھیلتی ہیں، بدگمانی ایک بیماری ہے جو دل کو گندہ کر دیتی ہے، بدگمانی کرنے والے بچے سے کوئی دوستی کرنا بھی پسند نہیں کرتا، بدگمانی کے سبب انسان دوسرے گناہوں مثلاً غیبت وغیرہ میں پڑ جاتا ہے، اللہ پاک نے مسلمانوں کو بدگمانی سے بچنے کا حکم دیا ہے چنانچہ قرآن کریم میں ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو بیشک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔(2)

بدگمانی کرنے والے کو بعض اوقات دنیا میں بھی نقصان و ندامت اٹھانی پڑتی ہے، چنانچہ ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ایک امیر تاجر نے مسجد میں اپنے قریب ایک غریب شخص کو دیکھا جو اللہ سے ایک خاص قسم کا کھانا کھانے کی دعا مانگ رہا تھا۔ تاجر نے اپنے دل میں بدگمانی کرتے ہوئے سوچا کہ یہ فقیر صرف دکھاوے کے لیے دعا مانگ رہا ہے، تاکہ میں اسے کھانا کھلا دوں۔ لیکن کچھ دیر بعد ایک آدمی اس فقیر کو ڈھونڈتا ہوا آیا اور اس کے سامنے ڈھکا ہوا کھانا رکھ دیا فقیر نے کھانا کھایا اور بقیہ کھانا واپس کر دیا، تاجر کے پوچھنے پر اس شخص نے بتایا کہ مجھے خواب میں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارت نصیب ہوئی آپ علیہ السّلام نے مجھے فرمایا: اس مسجد میں اللہ کا ایک ولی (پیارا بندہ) ہے، اسے کھانا کھلاؤ میں تیرے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ تاجر نے کہا کھانے پر جتنا خرچ ہوا وہ مجھ سے لے لو اور نیکی میں حصہ دار بنا لو اس شخص نے مسلسل انکار کیا، تاجر نادم و شرمندہ ہو کر مسجد سے چلا گیا۔ گویا اس نے اپنا قیمتی سامان کھو دیا ہو۔(3)

تاجر جس شخص کو بھکاری سمجھ رہا تھا، وہ اللہ کا پیارا بندہ نکلا۔ پتا چلا کہ بدگمانی سے ہم بڑی برکتوں سے محروم رہ جاتے ہیں، کسی کی ظاہری حالت کو دیکھ کر اس کے بارے میں بُرا خیال نہیں کرنا چاہیے۔

اچھے بچّو! کسی کے بارے میں کنفرم معلومات کے بغیر کوئی رائے قائم نہ کریں، دوسروں کے بارے میں ہمیشہ اچھا گمان رکھیں، سچا عیب بھی بغیر درست وجہ کسی کو نہ بتائیں کسی کے بارے میں کوئی کنفیوژن ہو تو اس سے رابطہ کرکے مکمل اور درست معلومات حاصل کریں اور ہر طرح کی بدگمانی سے بچیں تو شروع میں لکھی حدیث پاک پر عمل ہو جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

اللہ پاک ہمیں بدگمانی جیسی آفت سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بخاری، 3/446، حدیث:5143 (2) پ26، الحجرات:12 (3) دیکھیے: روض الریاحین، ص277۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

کھوئی ہوئی بینائی لوٹ آئی

مولانا سید عمران اختر عطّاری مدنی*

پیارے بچو! ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے معجزات بارہا لوگوں کی مشکلات میں سہارا بنا کرتے اور لوگوں کی پریشانیاں و مشکلیں دور کیا کرتے تھے، آج ایسے معجزے کے بارے میں سُنیں گے جس کے ذریعے ایک صحابیِ رسول کی کھوئی ہوئی بینائی لوٹ آئی۔ چنانچہ؛

حضرت فُدیک بن عمرو سلامانی رضی اللہ عنہ کی دونوں آنکھیں سفید ہو چکی تھیں اور وہ ان سے کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے تھے، وہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور اپنی پریشانی کا حال سنایا۔ طبیبوں کے طبیب، اللہ پاک کے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی دونوں آنکھوں میں اپنا مبارک لعابِ دہن ڈالا، تو انہیں بینائی واپس مل گئی، حتی کہ آپ 80 سال کی عمر میں بھی سوئی میں دھاگا ڈال لیا کرتے تھے۔(1)

حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک لعابِ دہن کی برکت سے ایک نابینا صحابی کی کھوئی ہوئی بینائی کا لوٹ آنا بلکہ اُسی سال کی عمر میں بھی بینائی کی توانائی اس قدر برقرار رہنا کہ سوئی میں دھاگا ڈال لیا جائے یقیناً یہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا عظیم معجزہ ہے۔

اس واقعے سے ہمیں کئی پیاری باتیں سیکھنے کو ملتی ہیں۔

- بیماری یا پریشانی آنے پر مایوس ہونے کے بجائے اللہ پاک سے امید رکھنی چاہیے، کیونکہ وہ جب چاہے مشکل کو آسان فرما دیتا ہے۔
- اپنی تکلیف کو چھپانے کے بجائے مناسب موقع پر اہلِ خیر سے مدد اور دعا کی درخواست کرنی چاہیے۔
- کسی کو تکلیف میں دیکھیں تو نظر انداز (ignore) کرنے کے بجائے آگے بڑھ کر ہمدردی و مدد کرنی چاہیے۔
- جسمانی صحت اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اس پر ہمیشہ شکر ادا کرنا چاہیے۔
- عمر زیادہ ہو جانے کے باوجود اگر اللہ پاک چاہے تو انسان کو حیرت انگیز طاقت اور صحت عطا فرما دیتا ہے، اس لیے ہر حال میں اسی پر بھروسا رکھنا چاہیے۔
- اللہ پاک کی قدرت کے سامنے کوئی بیماری یا کمزوری مشکل نہیں، وہ جب چاہے لمحوں میں حالات بدل دیتا ہے۔
- ہمیں ہر نعمت، خصوصاً آنکھوں جیسی عظیم نعمت کی حفاظت کرنی چاہیے اور انہیں نیک کاموں میں استعمال کرنا چاہیے۔
- سیرتِ رسولِ کریم لوگوں کے ساتھ شفقت، محبت اور خیر خواہی کرنے کا درس دیتی ہے۔

---

(1) مصنف ابن ابی شیبہ، 12 / 81، حدیث: 24029۔ نوٹ: لعاب عربی کا لفظ ہے جس کا معنٰی تھوک ہے اور دہن منہ کو کہتے ہیں، اللہ کے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ادب اور تعظیم کی وجہ سے ان کے مبارک تھوک کو لعابِ دہن کہتے اور لکھتے ہیں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

حروف ملائیے!

پیارے بچو! مسجد اللہ تعالیٰ کا مقدس گھر ہے۔ جب بھی مسجد میں جانے کی سعادت حاصل ہو یہ بات ذہن میں ضرور ہونی چاہیے کہ یہ بہت پاکیزہ اور عظمت والی جگہ ہے۔ یہاں آکر شور کرنا، زور زور سے باتیں کرنا، دوڑنا، کھیلنا یا دوسرے نمازیوں کو تنگ کرنا اچھی بات نہیں بلکہ گناہ ہے۔ مسجد میں دوستوں کے ساتھ ہنسی مذاق یا شور کرنے سے کسی کی نماز میں خلل پڑ سکتا ہے۔ کوئی قرآنِ کریم پڑھ رہا ہوگا، کوئی ذکر کر رہا ہوگا اور کوئی اللہ تعالیٰ کے سامنے نماز میں کھڑا ہوگا ایسے میں آپ کا معمولی سا شور کسی کے لیے پریشانی کا سبب بن سکتا ہے۔ اس لیے مسجد میں خاموشی اور ادب کے ساتھ وقت گزارنا چاہیے۔ پیارے بچو! یاد رکھو! اچھا بچہ وہ ہے جو مسجد کے آداب کا خیال رکھے، نمازیوں کو تکلیف نہ دے اور اللہ تعالیٰ کے گھر کا احترام کرے۔

اللہ پاک ہمیں مسجد کا ادب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

و	خ	ر	ت	ے	ئ	ی	ہ	پ
ز	ل	چ	ط	ا	م	ن	ق	م
ا	ل	ک	چ	ح	ص	ذ	ر	ق
س	ش	ت	ب	د	ح	ن	آ	د
د	ن	ت	ق	و	ی	ل	ن	س
ف	ط	ب	ن	ا	ہ	ر	ب	ژ
ب	د	ا	ض	ح	غ	ڈ	ص	ث
ھ	ح	غ	ؤ	آ	ۃ	ر	ک	ذ

آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حُروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظ ”احد“ تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔

تلاش کیے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 ادب 2 خلل 3 وقت 4 ذکر 5 مقدس۔

جملے تلاش کیجیے! پیارے بچو! نیچے لکھے جملوں کو مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے۔

1 صحت اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے 2 اچھا بچہ وہ ہے جو مسجد کے آداب کا خیال رکھے 3 خبر کو آگے بڑھانے سے پہلے ہمیں اس کی تصدیق کر لینی چاہیے 4 اچھی گفتگو ایک مہذب مسلمان کی پہچان ہے 5 بدگمانی سے لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں۔

- کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی ”مجلس تقسیم رسائل“ کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

جواب دیجیے

(ان سوالات کے جوابات اسی ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ میں موجود ہیں، تلاش کیجیے اور قرعہ اندازی میں حصہ لیجیے)

سوال 01: نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کس خوش نصیب صحابی رضی اللہ عنہ کو اُمّت کا امین فرمایا؟

سوال 02: کس خوش نصیب ہستی کو نبیِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دنیا میں ہی جنت کے انگور کھلائے؟

- کوپن کی دوسری جانب تمام معلومات اور جوابات لکھیے اور صاف ستھری تصویر بنا کر اس واٹس اپ نمبر 923103330935+ پر بھیج دیجیے۔ 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی ”مجلس تقسیم رسائل“ کے تعاون سے مدنی چیک پیش کیے جائیں گے۔ اِن شآءَ اللہ

(اس چیک کے ذریعے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے فری کتابیں یا ماہنامے خرید سکتے ہیں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2026ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد عمر عطّاری (راولپنڈی) (2) بنتِ ساجد عزیز (پاکپتن) (3) محمد جنید عطّاری (فیصل آباد)۔ انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** (1) حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ (2) جنگ یمامہ۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ رمضان (کراچی) ❁ محمد احمد (بہاولنگر) ❁ محمد میلاد رضا (کامرہ خورد، اٹک) ❁ بنتِ نور جبین (خانیوال) ❁ بنتِ آصف (قصور) ❁ بنتِ محمد شوکت (نوابشاہ) ❁ بنتِ عباس (نارووال) ❁ محسن حسن (چھانگا مانگا) ❁ بنتِ اقبال (سیالکوٹ) ❁ مزمل عباس (جھنگ) ❁ بنتِ رحمت علی (گکھڑ) ☆ بنتِ ابرار احمد (گوجرانوالہ)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اگست 2026ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) کریم رضا (مریدکے) (2) بنتِ اصغر (خانیوال) (3) بنتِ محمد کلیم (نارووال)۔ **درست جوابات** (1) پریشانیاں دور کریں، ص 51 (2) میلاد، ص 56 (3) بچوں کو عاشقِ رسول بنائیے، ص 58 (4) صرف لشکر پر بارش، ص 54 (5) حروف ملائیے، ص 55۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ عمران (راولپنڈی) ❁ بنتِ بشارت (کامرہ خورد، اٹک) ❁ بنتِ محمد اسلم (کامونکی) ❁ بنتِ یسین (پاکپتن) ❁ بنتِ خلیل (ایبٹ آباد) ❁ بنتِ لیاقت علی (قصور) ❁ ایان علی (فیصل آباد) ❁ بنتِ نیر (سمندری) ❁ بنتِ عقیل (نارووال) بنتِ مقبول احمد (سرگودھا) ❁ بنتِ جاوید (ٹوبہ) بنتِ ربیق اعوان (کھاریاں، گجرات)۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لیے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2026ء)

نام مع ولدیت:__________ عمر:____ مکمل پتا:__________

موبائل / واٹس ایپ نمبر:__________ (1) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______

(2) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______ (3) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______

(4) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______ (5) مضمون کا نام:__________ صفحہ نمبر:______

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھیے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اکتوبر 2026ء)

جواب 1:__________ جواب 2:__________

نام:__________ ولدیت:__________ موبائل / واٹس ایپ نمبر:__________

مکمل پتا:__________

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان دسمبر 2026ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

خبر؟

فَتَبَيَّنُوْٓا

سنو، ٹھہرو، تحقیق کرو اور ذمہ دار مسلمان بنو۔

کلاس رُوم

پتا چلا ہے کہ!

مولانا حیدر علی مدنی*

دعائیہ اسمبلی کے بعد سبھی بچے اپنی اپنی کلاسوں میں آچکے تھے ساتویں کلاس کے بچے بھی اپنی اپنی جگہوں پر سنبھل رہے تھے کہ دروازہ کھلا اور سر بلال اندر داخل ہوئے۔

حمزہ: سر! سر! ایک بہت بڑی خوش خبری ہے!

بلال صاحب نے پلٹ کر دیکھا: اتنی بڑی خوش خبری ہے تو پہلے بیٹھ جاؤ، کہیں سناتے سناتے خود ہی گر نہ جاؤ۔ ساری کلاس کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

حمزہ: نہیں سر، واقعی! بہت بڑی خوش خبری ہے۔

سر بلال نے جان لیا کہ حمزہ خبر سنائے بغیر نہیں ٹلنے والے تو کہا: جی سنائیے۔

سر! اب سے ہفتہ اتوار ویکلی دو چھٹیاں ہوا کریں گی۔

علی سمیت ایک دو بچوں کے منہ سے نکلا: کیا......؟ جبکہ کچھ بچوں کے چہروں پر شرارتی مسکراہٹ تھی جیسے انہیں اس خوش خبری کا پہلے ہی پتا ہو، لیکن بلال صاحب نے سنجیدگی سے حمزہ کو دیکھا اور کہا: آپ سے یہ کس نے کہا ہے؟

حمزہ: سر بڑی کلاسوں کے بچے آپس میں بات کر رہے تھے تو میں نے سن لیا۔

اچھا تو انہیں کہاں سے پتا چلا؟ سر بلال اب پوری طرح حمزہ کی طرف ہی متوجہ تھے۔

حمزہ: یہ تو پتا نہیں سر۔

سر بلال: انہیں پرنسپل صاحب نے خود بتایا ہو گا؟

حمزہ: جی شاید۔

شاید؟؟؟ سر نے شاید کچھ ایسے انداز سے کہا کہ پوری کلاس کی بے اختیار ہنسی چھوٹ گئی۔ اب بلال صاحب نے مارکر سے وائٹ بورڈ پر لکھ دیا: خبر؟ اس کے آگے ایک بڑا سا سوالیہ نشان بنا دیا۔

سر بلال: اچھا بچو! اگر سالانہ امتحانات کے دنوں میں کوئی آپ سے کہے کہ کل کا پرچہ منسوخ ہو گیا ہے، نہیں ہو گا تو کیا آپ فوراً مان لیں گے؟

معاویہ: نہیں سر، پہلے اسکول کے واٹس ایپ گروپ میں دیکھیں گے۔

اسید رضا: اپنے اساتذہ یا والدین سے پوچھیں گے۔

میں تو فوراً مان لوں گا، پچھلی قطاروں سے آواز آئی تو سر کے لبوں پر بھی مسکراہٹ پھیل گئی۔ لیکن گفتگو اہم تھی تو سر

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضان آن لائن اکیڈمی

نے اس آواز سے صرفِ نظر کرتے ہوئے بات آگے بڑھائی: یہی مسئلہ ہے۔ جو خبر ہمیں پسند آئے، ہم اسے جلدی سچ مان لیتے ہیں۔ اچھا حمزہ بیٹا ابھی آپ نے یہ خوش خبری کسی اور کو نہیں دینی۔

حمزہ: لیکن سر اگر واقعی چھٹی ہوئی تو؟

تو آپ کے ساتھ ساتھ ہم بھی گھر بیٹھ کر انجوائے کریں گے، سر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اب سر نے ایک بچے کو پرنسپل صاحب کی طرف جبکہ حمزہ کو اسکول کے کسی بھی استاد محترم سے پوچھنے کے لیے بھیجا۔

کچھ ہی دیر میں حمزہ واپس آیا: ریاضی کے استاد صاحب کہہ رہے ہیں مجھے ایسی کوئی خبر نہیں ملی۔ پیچھے پیچھے دوسرا بچہ بھی آپہنچا اور بتانے لگا: پرنسپل صاحب کہہ رہے ہیں ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا، یہ کسی نے جھوٹی خبر اڑائی ہے، یہ سن کر تو حمزہ کا چہرہ ہی بجھ گیا۔

اب بلال صاحب نے وائٹ بورڈ پر خبر کے نیچے لکھ دیا: فَتَبَیَّنُوْۤا! تو بچو آج حمزہ بیٹے کی ایک نادانی سے ہمیں سیکھنے کو ملا کسی بھی خبر کو آگے بڑھانے سے پہلے ہمیں اس کی تصدیق کرلینی چاہیے اور تصدیق یعنی Confirmation کیسے لینی ہے وہ بھی آج آپ نے سیکھ لیا ہوگا یعنی جیسی خبر ہے تو اس کے متعلق قابلِ اعتماد ذرائع (AuthenticResources) سے پتا کرنا۔ جیسے ابھی ہم نے کیا کہ اسکول سے متعلق خبر تھی تو پرنسل صاحب سے تصدیق کروائی۔

اور آپ کو پتا ہونا چاہیے چودہ سو سال پہلے اللہ پاک نے قرآنِ پاک میں ہمیں اس حوالے سے بھی راہنمائی فرما دی تھی، ارشاد ہے: اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کرلو کہ کہیں کسی قوم کو انجانے میں تکلیف نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیے پر شرمندہ ہونا پڑے۔ (پ26، الحجرات:6)

یہ جو لفظ میں نے لکھا تھا: ”فَتَبَیَّنُوْۤا“ آیت کا حصہ ہے جس کا مطلب ہے تحقیق کرلو، یعنی کسی بھی خبر پر فوری ردِ عمل دینے سے پہلے پتا تو کرلو کہ خبر سچی ہے یا جھوٹی۔ کیونکہ آیت میں یہ بھی بتایا گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بغیر تحقیق کے کسی کو نقصان پہنچا بیٹھو اور بعد میں پچھتانا پڑے۔

ثوبان علی: سر، لیکن کسی خبر کو آگے بھیجنے سے کسی کو کیا نقصان ہوسکتا ہے؟

سر: بہت کچھ! بیٹا، اگر آپ کسی سے سن کر یہ کہہ دیں کہ اسید رضا امتحانات میں نقل کرتے پکڑے گئے ہیں حالانکہ ایسا کچھ بھی نہ ہو تو اگرچہ آپ بعد میں معافی مانگتے رہیں لیکن ان کی ایمانداری کو تو بہت سوں کی نظروں میں مشکوک بنا دیا نا۔

یونہی حمزہ کی بات پر بہت سے بچے یقین کرلیتے تو کیا ہوتا؟

تو آدھی سے زیادہ کلاس ہفتے والے دن گھر بیٹھی ہوتی۔

اور پیر والے دن پرنسپل صاحب کے دفتر میں ہاتھ کھڑے کیے ہوتی، سر نے جلدی سے حمزہ کی بات مکمل کی تو کلاس ہنسنے لگی۔ اب سر نے بورڈ پر لکھا: سنو، ٹھہرو، تحقیق کرو اور ذمہ دار مسلمان بنو۔

بچو یاد رکھیں، موبائل میں Forward کا آپشن بہت چھوٹا ہوتا ہے، ایک Click سے درجنوں کو خبر بھیج سکتے ہیں لیکن کبھی کبھی اس کے نتائج بہت بڑے ہوتے ہیں۔

یہ تو چلیں اسکول سے متعلق خبر تھی بعض اوقات تو ہم کسی بھی سنی سنائی بات کو آیت یا حدیث سمجھ اور کہہ کر آگے پھیلاتے رہتے ہیں جس کا نقصان ہمیں آخرت میں بھی اٹھانا پڑ سکتا ہے تو آئندہ جب بھی کوئی بات پتا چلے تو ہم نے یہی اصول اپنانا ہے ساتھ ہی سر نے وائٹ بورڈ کی طرف بھی اشارہ کیا تو ساری کلاس بولی: سنو، ٹھہرو، تحقیق کرو اور ذمہ دار مسلمان بنو۔

بچوں کو بگڑنے سے بچائیں

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

بچے والدین کی آنکھوں کا تارا ہوتے ہیں۔ ان کی اچھی تربیت گھر کو پُرسکون بنانے کے لیے ضروری اور بہترین معاشرے کی بنیاد ہے۔ اگر بچوں کی تربیت پر مناسب توجہ نہ دی جائے تو ان میں ایسی عادات پیدا ہو سکتی ہیں جو ان کے مستقبل کو نقصان پہنچاتی ہیں، لہٰذا والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کے رویّوں پر نظر رکھیں اور ان میں کسی بھی بری عادت کو دیکھتے ہی اصلاح کی کوشش کریں۔ اس مضمون میں چند ایسی باتوں کی طرف نشاندہی کی جارہی ہے کہ اگر ان میں سے کوئی بچوں میں ظاہر ہو تو فوراً اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔

جھوٹ بولنا

جھوٹ بولنا بچوں کے بگاڑ کی ایک نمایاں علامت ہے۔ بعض بچے سزا کے خوف سے یا اپنی غلطی چھپانے کے لیے جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر اس کی بروقت اصلاح نہ کی جائے تو یہ مستقل عادت بن سکتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کو سچ بولنے کی ترغیب دیں اور سچائی کے فوائد سے آگاہ کریں۔ مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”تربیتِ اولاد“ میں ہے: خلافِ واقع بات کرنے کو ”جھوٹ“ کہتے ہیں۔[1] ہمارے معاشرے میں جھوٹ اتنا عام ہو چکا ہے کہ گویا اب اسے معاذ اللہ برائی ہی تصور نہیں کیا جاتا۔ ایسے حالات میں بچوں کا اس سے بچنا بہت دشوار ہے۔ اپنے بچوں کے ذہن میں بچپن ہی سے جھوٹ کے خلاف نفرت بٹھا دیں تاکہ وہ بڑے ہونے کے بعد بھی سچ بولنے کی عادتِ پاکیزہ اختیار کیے رہیں۔

نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔[2]

بدتمیزی اور نافرمانی

جب بچے بڑوں کی عزت کرنا چھوڑ دیں، والدین اور اساتذہ کی بات نہ مانیں یا ان سے سخت لہجے میں گفتگو کریں تو یہ بھی بگاڑ کی نشانی ہے۔ ادب و احترام اچھی تربیت کی نشانی ہے، اس لیے بچوں میں شروع سے ہی بڑوں کا احترام پیدا کرنا ضروری ہے۔ دینِ اسلام بڑوں کا ادب و احترام کرنے کی بہت زیادہ تاکید کرتا ہے۔ ایک حدیثِ پاک میں ہے: نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جو ہمارے بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔[3]

ایک اور حدیث میں ہے: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

Go To Index

اللہ عنہ کہتے ہیں: نبیِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے انس! بڑوں کا ادب و احترام اور تعظیم و توقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنت میں میری رفاقت پالو گے۔[4]

نماز اور دینی تعلیمات سے دوری

نماز، تلاوتِ قرآن اور دیگر نیک اعمال سے غفلت بھی ایک تشویش ناک علامت ہے۔ جب بچے دین سے دور ہونے لگتے ہیں تو ان میں اخلاقی کمزوریاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ وہ خود بھی دینی ماحول اختیار کریں اور بچوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

بری صحبت اختیار کرنا

دوست انسان کی شخصیت پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اگر بچے ایسے دوستوں کی صحبت اختیار کرلیں جو جھوٹ، گالی گلوچ، لڑائی جھگڑے یا دیگر بری عادات میں مبتلا ہوں تو ان کے بگڑنے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اس لیے بچوں کی دوستیوں پر مناسب نظر رکھنا ضروری ہے۔ دوستی کے حوالے سے دینی تعلیمات مدِّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں بچوں کی صحبت کا جائزہ لینا چاہیے۔ حدیثِ پاک میں ہے: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، لہٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کررہا ہے۔[5]

احادیث کے مطابق ❁ اچھا دوست وہ ہے جس کو دیکھنے سے خدا یاد آئے ❁ اس کی گفتگو سے عمل میں اضافہ ہو اور ❁ اس کا عمل آخرت کی یاد دلائے۔[6] ❁ اچھا دوست وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو یاد دلادے۔[7]

تعلیم میں عدم دلچسپی

پڑھائی سے لاپرواہی، مدرسہ، جامعہ یا اسکول سے غیر حاضری یا مسلسل کمزور کارکردگی بھی بچوں کے بگاڑ کی علامت ہوسکتی ہے۔ ایسے حالات میں والدین کو چاہیے کہ لاپرواہی، کمزور کارکردگی یا غیر حاضری کی وجوہات پر غور کرکے ان کا حل نکالنے کی کوشش کریں۔

گالی گلوچ اور غیر مہذب زبان

اچھی گفتگو ایک مہذب مسلمان کی پہچان ہے۔ اگر بچے گالیاں دینے لگیں یا بدزبان ہوجائیں تو یہ ان کی تربیت میں کمی کی نشاندہی کرتا ہے۔ والدین اور گھر کے دیگر افراد کو خود بھی مہذب زبان استعمال کرنی چاہیے تاکہ بچے اچھا نمونہ حاصل کریں۔ اگر بچہ گالی گلوچ کرے تو اچھے انداز میں اس کے نقصانات سے آگاہ کرتے ہوئے اصلاح کی کوشش کریں۔ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ❁ مسلمان کو گالی دینا فسق (یعنی گناہ) ہے۔[8] ❁ مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت کے راستے پر لے جانے جیسا ہے۔[9] ❁ کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذنِ شرع گالی دینا حرامِ قطعی ہے۔[10]

چوری اور امانت میں خیانت

اگر بچہ دوسروں کی چیزیں بغیر اجازت لینے لگے یا امانت میں خیانت کرے تو یہ بہت خطرناک علامت ہے۔ ایسی صورت میں فوری اصلاح اور اخلاقی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ یہ عادت مستقبل میں بڑے مسائل کا سبب نہ بنے۔

محترم والدین! بچوں کے بگاڑ کی علامات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے۔ آپ کی ذمہ داری بنتی ہے کہ محبت، شفقت، دعا اور اچھی تربیت کے ذریعے بچوں کی اصلاح کریں۔

اللہ پاک ہمیں اپنے بچوں کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) حدیقہ ندیہ، 2/200 (2) ترمذی، 3/392، حدیث: 1979 (3) ترمذی، 3/369، حدیث: 1926 (4) شعب الایمان، 7/458، حدیث: 10981 (5) ابوداؤد، 4/341، حدیث: 4833 (6) جامع صغیر، ص247، حدیث: 4063 (7) جامع صغیر، ص244، حدیث: 3999 (8) مسلم، ص54، حدیث: 221 (9) الترغیب والترہیب، 3/311، حدیث: 311 (10) فتاویٰ رضویہ، 21/127۔

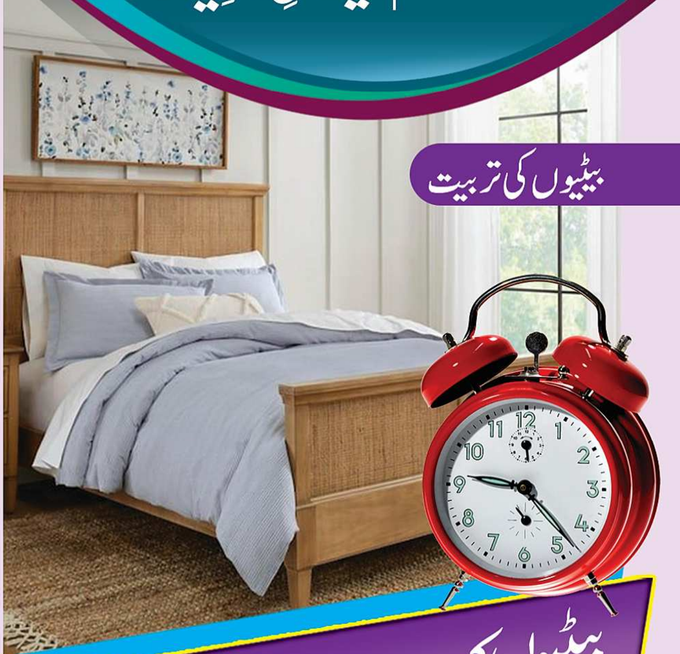

بیٹیوں کو وقت پر سونے جاگنے کی تربیت دیں

اُمِّ میلاد عطّاریہ*

نیند محض ایک جسمانی ضرورت نہیں بلکہ اللہ پاک کی رحمت ہے جس کے ذریعے انسان اپنی کھوئی ہوئی قوت بحال کرتا، ذہنی و جسمانی تازگی حاصل کرتا اور نئے دن کی ذمہ داریاں بہتر انداز میں ادا کرنے کے قابل بنتا ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۷۳)﴾ ترجَمۂ کنزالعرفان: اور اس نے اپنی رحمت سے تمہارے لیے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل تلاش کرو اور تاکہ تم (اس کا) شکر ادا کرو۔[1]

جس طرح زندگی کی بقا کے لیے کھانا، پینا اور سانس لینا ضروری ہے، اسی طرح جسم و دماغ کو آرام دینے کے لیے مناسب نیند بھی ناگزیر ہے۔ عموماً یہ ہر انسان کے لیے یکساں اہمیت رکھتی ہے لیکن بڑھتی عمر کی بچیوں کے لیے اس کی اہمیت اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے کیونکہ یہی عمر جسمانی نشوونما، ذہنی پختگی، تعلیمی قابلیت اور اچھے اخلاق و عادات کی تشکیل کا زمانہ ہوتی ہے۔ وقت پر سونے اور وقت پر جاگنے کی عادت نہ صرف ان کی صحت کو بہتر بناتی ہے بلکہ ان کی پڑھائی، یادداشت، ذہنی یکسوئی، چستی اور روزمرہ معمولات پر بھی خوشگوار اثرات مرتب کرتی ہے۔

احادیثِ مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کا وقت خصوصی برکتوں والا وقت ہے۔ رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دعا فرمائی: ”اے اللہ! میری امت کے صبح کے کاموں میں برکت عطا فرما۔“[2] اسی وجہ سے آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اہم کاموں کا آغاز صبح کے وقت فرمایا کرتے تھے۔ علماء نے بھی اس حدیث کی روشنی میں لکھا ہے کہ علم حاصل کرنے، عبادت، تجارت اور دیگر اہم کاموں کے لیے صبح کا ابتدائی وقت نہایت بابرکت ہے۔ مفسرِ قرآن مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ صحابہ کا تجربہ بھی اس کے متعلق ہو چکا ہے کہ وہ حضرات اس سنت پر عمل کی برکت سے بہت فائدے اٹھا چکے ہیں۔ فقیر نے بھی تجربہ کیا کہ صبح سویرے کاموں میں بہت برکت ہے۔[3]

اسی لیے وقت پر سونے کا ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ صبح جلد بیدار ہونا آسان ہو جاتا ہے۔ نمازِ فجر کی پابندی، تلاوتِ قرآن، تعلیم پر توجہ اور دن بھر کے کاموں میں چستی اسی معمول کی بدولت نصیب ہوتی ہے۔

آج کل بہت سی بچیاں موبائل فون، سوشل میڈیا اور دیگر غیر ضروری مصروفیات کی وجہ سے رات دیر تک جاگنے کی عادی ہوتی جا رہی ہیں۔ یہ عادت صرف نیند ہی کو متاثر نہیں کرتی بلکہ صحت، تعلیم، اخلاق اور روزمرہ نظم و ضبط پر بھی منفی اثر ڈالتی ہے۔ صبح دیر سے اٹھنے کی وجہ سے نماز، تعلیم اور گھریلو معمولات

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

بھی متأثر ہونے لگتے ہیں۔

حالانکہ طبی اعتبار سے بھی وقت پر سونا بے شمار فوائد کا حامل ہے۔ بچپن اور نوجوانی میں گہری نیند جسمانی نشوونما میں مدد دیتی ہے، ہڈیوں کو مضبوط بناتی ہے اور جسم کے دفاعی نظام کو بہتر کرتی ہے۔ اچھی نیند سے دماغی صلاحیتیں، یادداشت اور سیکھنے کی قوت میں اضافہ ہوتا ہے، جبکہ مزاج میں خوشگواری اور جذباتی توازن بھی برقرار رہتا ہے چڑچڑے پن سے نجات ملتی ہے اسی طرح مناسب نیند ہارمونز کے توازن، جلد کی تازگی، جسمانی توانائی اور روزمرہ سرگرمیوں میں بہتری کا سبب بنتی ہے۔ بچپن سے نیند کا منظم معمول مستقبل میں بھی اچھی صحت برقرار رکھنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

والدین، خصوصاً والدہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ گھر میں ایسا ماحول بنائیں کہ رات کو جلد سونے کا معمول ہو۔ اگر بڑے خود رات دیر تک جاگتے رہیں تو بچیوں میں جلد سونے کی عادت پیدا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بچیوں کو سونے سے پہلے باوضو ہونے، مسنون دعائیں پڑھنے، آیت الکرسی اور دیگر مسنون اذکار پڑھنے کی عادت بھی سکھائی جائے بلکہ کیا ہی اچھا ہو جو امیرِ اہلِ سنّت کے رسالے ”ثواب بڑھانے کے نسخے“ سے سوتے وقت کی جانے والی اچھی اچھی نیتیں بھی کروائی جائیں تاکہ انہیں جسمانی آرام کے ساتھ روحانی سکون بھی نصیب ہو اور ان کا سونا حصول ثواب کا باعث بھی ہو۔

مختصر یہ ہے کہ وقت پر سونا اور وقت پر جاگنا کوئی معمولی عادت نہیں بلکہ ایک صحت مند، بااخلاق، منظم اور کامیاب زندگی کی بنیاد ہے۔ یہی عادت بچیوں کی دینی، تعلیمی، گھریلو اور آئندہ ازدواجی زندگی پر بھی خوشگوار اثرات مرتب کرتی ہے۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ وہ بچپن ہی سے اپنی بیٹیوں میں اس بہترین عادت کو پروان چڑھائیں تاکہ وہ دنیا و آخرت کی بھلائی حاصل کر سکیں۔

(1) پ20، القصص:73 (2) ابوداؤد، 3/ 51، حدیث:2606 (3) مرآۃ المناجیح، 5/ 491۔

طہارت سے متعلق روزمرہ پیش آنے والے اہم شرعی مسائل کا جامع مجموعہ جو کہ ہر مسلمان کے لیے مفید ہے

وضو کا بیان
- وضو کے فرائض، سنتیں اور مستحبات
- وضو توڑنے والی چیزیں

غسل کا بیان
- غسل کے فرائض، سنتیں اور آداب
- غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟

پانی کا بیان
- کس پانی سے وضو جائز ہے اور کس سے نہیں؟
- پانی کی تین اقسام

کنویں کا بیان
- کنویں تین اقسام کے ہیں
- جانداروں کے کنویں میں گرنے کے حوالے سے تفصیل
- آدمی اور جانوروں کے جوٹھے کا بیان

تیمم کا بیان
- پانی پر قدرت نہ ہونے کی صورتیں
- بغیر طہارت اور بغیر تیمم نماز پڑھنے کی صورتیں

موزوں پر مسح کا بیان
- موزوں پر مسح کرنے کا طریقہ، موزوں پر مسح کی شرائط
- تین طرح کے موزوں پر مسح ہو سکتا ہے

حیض و نفاس کا بیان
- حیض، نفاس اور استحاضہ کی تعریف مع احکام

نجاستوں کا بیان
- نجاست کی اقسام و احکام

استنجا کا بیان
- استنجے کی پانچ اقسام
- استبرا کے طریقے اور احکام

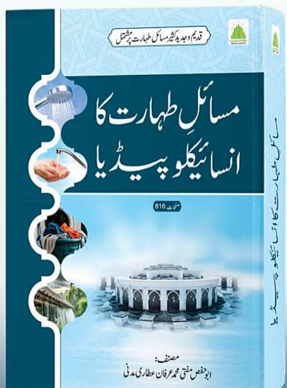

آج ہی مکتبۃ المدینہ سے خرید فرما کر خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیں۔

Go To Index

اِسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مدنی*

1 میت کے پاس بلند آواز سے کلمہ واذکار پڑھنے کا حکم؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں جب میت کو غسل دے کر کفن وغیرہ پہنا دیا جاتا ہے، تو میت کے پاس عورتیں خوش الحانی کے ساتھ بلند آواز سے کلمہ پڑھتی ہیں اور یہ ایک تسبیح سو مرتبہ پڑھتی ہیں "خانہ کعبہ بیت اللہ مدینہ پاک رسول اللہ اس روح نوں بخشیں آپ اللہ۔۔۔ یہ کہنے کے بعد وہاں پر موجود عورتیں مل کر کہتی ہیں۔۔۔ پڑھو، لا الہ الا اللہ" اور پھر کلمہ طیبہ کا ورد کیا جاتا ہے، کیا یہ جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں میت کے پاس کلمہ طیبہ اور دیگر اذکار پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی حرج نہیں۔ سوال میں مذکور الفاظ "خانہ کعبہ بیت اللہ مدینہ پاک رسول اللہ اس روح نوں بخشیں آپ اللہ" درست ہیں، ان میں کوئی بات خلافِ شریعت نہیں ہے۔ البتہ اس میں اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ عورتوں کی آواز نامحرموں تک نہ جائے، ورنہ یعنی اگر عورتوں کی آواز اتنی بلند ہو کے غیر محرموں کو ان کی آواز پہنچے گی، تو ان کا اتنی بلند آواز سے پڑھنا، ناجائز و گناہ ہوگا۔

میت کے پاس تسبیح و تہلیل کرنے کے متعلق ردالمحتار میں ہے: "ولا باس بالتسبيح والتهليل وان رفع صوته" یعنی: (میت کے پاس) تسبیح و تہلیل کرنے میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ بلند آواز سے ہو۔ (ردالمحتار، 3/100)

عورت کی آواز بھی عورت ہے جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "ناجائز ہے کہ عورت کی آواز بھی عورت ہے اور عورت کی خوش الحانی کہ اجنبی سنے محلِ فتنہ ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 22/240)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

2 دو ماہ کے حمل کے بعد آنے والے خون کا شرعی حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے

* محققِ اہلِ سنت، مرکز الاقتصاد الاسلامی فیضانِ مدینہ کراچی

میں کہ ہندہ کو دو مہینے کا حمل ساقط ہونے کے بعد صرف دس دن تک خون آیا، اس کے بعد دوبارہ نہیں آیا، اب کچھ عورتیں کہہ رہی ہیں کہ اس کے لیے چلہ پورا کرنا ضروری ہے کہ چالیس دن تک نماز، روزہ اور تلاوت نہیں کر سکتی۔ شرعی رہنمائی فرمائیں کہ ان عورتوں کی بات درست ہے یا نہیں؟ نیز اس عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ان عورتوں کی بات درست نہیں، محض غلط فہمی و علمِ دین سے دوری کی دلیل ہے۔ اور ہندہ کے لیے حکم شرعی یہ ہے کہ غسل کر کے نمازیں ادا کرنا شروع کر دے، اسے چالیس دن تک تاخیر کرنے کی ہرگز اجازت نہیں، اگر تاخیر کی اور فرض نمازیں نہیں پڑھے گی تو گنہگار ہو گی۔

مسئلہ کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ حمل کے اعضاء بننے کی مدت چار ماہ (تقریباً 120 دن) ہے، جو حمل اعضاء (مثلاً ہاتھ، پاؤں یا انگلی وغیرہ) بننے سے پہلے ساقط ہو جائے، تو شرعی احکام کے لحاظ سے یہ حمل کالعدم (نہ ہونے کے برابر) شمار ہو گا اور عورت نفاس والی نہیں ہو گی، اب اس کے بعد آنے والا خون اگر حیض کی شرائط پر ہے، تو حیض کا ورنہ استحاضہ کا ہو گا۔ پوچھی گئی صورت میں چونکہ دو ماہ کا حمل ساقط ہوا ہے، جس کے اعضاء نہیں بنے تھے اور اس کے بعد آنے والا خون حیض کی شرائط کے مطابق بھی ہے کہ پاکی کی مدت (کم از کم پندرہ دن) کے بعد ہے اور تین دن سے زائد ہے، لہٰذا یہ خون حیض کا کہلائے گا۔ اور یہ خون اپنی آخری مدت (زیادہ سے زیادہ دس دن) پر ختم ہوا، تو اس کے بند ہونے کے بعد ہندہ غسل کر کے نماز، روزہ اور تلاوت وغیرہ کا اہتمام کرے گی۔ (البحر الرائق، 4/230- درمختار مع ردالمحتار، 1/549- فتاویٰ رضویہ، 23/383- بہار شریعت، 2/239)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 جمعہ کی پہلی اذان کے بعد خرید و فروخت کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ مرد حضرات کے لیے تو جمعہ کے وقت خرید و فروخت کرنا ناجائز ہے لیکن خواتین پر تو جمعہ نہیں ہوتا ان کے لیے اس کے وقت میں خرید و فروخت کرنے کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جن افراد پر نمازِ جمعہ فرض ہے، ان کے لیے جمعہ کی پہلی اذان ہوتے ہی نمازِ جمعہ کے لیے سعی کرنا واجب ہے۔ اس وقت خرید و فروخت اور ہر وہ کام جو سعی کے منافی ہو، ناجائز اور مکروہِ تحریمی ہے۔ البتہ عورتیں اور وہ افراد جن پر جمعہ فرض نہیں، ان کے لیے اس وقت آپس میں خرید و فروخت کرنا مکروہ نہیں ہے۔ تاہم ان کا ایسے اشخاص سے خرید و فروخت کرنا ناجائز و گناہ ہے کہ جن پر جمعہ فرض ہے اور قریبی مسجد میں اذانِ جمعہ ہو چکی ہے اور ان لوگوں نے ابھی تک نمازِ جمعہ ادا بھی نہیں کی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جس شخص پر جمعہ فرض ہے، اس پر سعی واجب ہو چکی ہے اب اگر وہ نمازِ جمعہ کی سعی کرنے کی بجائے خرید و فروخت کرے تو ممانعت کا مرتکب ہوتا ہے، اور خریدار اس فعل میں اس کی اعانت کرتا ہے جس کی وجہ سے یہ بھی گناہگار ہو گا۔ (مختصر القدوری، 1/40- در مختار معہ رد المحتار، 7/309، 310- حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، 1/517)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں
Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا حسین علاؤالدین عطّاری مدنی*

اسٹاک مارکیٹ کے موضوع پر دار الافتاء اہلسنت کے تحت تین دن کا ''فقہی سیمینار''

دارُ الافتاء اہلسنت کے ذیلی شعبہ ''افتاء فنانس کمیٹی(I.F.C)'' اور ''مرکزُالاقتصادِ الاسلامی'' کے مشترکہ اہتمام سے اسٹاک مارکیٹ کے عصری اور شرعی موضوعات پر 20 تا22 جولائی 2026ء تین دن کا فقہی سیمینار منعقد ہوا۔ اسٹاک مارکیٹ سے متعلق یہ اپنی نوعیت کا تیسرا کامیاب سیمینار تھا جس میں مفتی علی اصغر عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی سمیت دیگر مفتیانِ کرام اور ڈیپارٹمنٹ کے محققین نے شرکت کی۔ **پہلا دن:** تلاوت ونعت کے بعد سیشن کا آغاز ہوا۔ محققین نے اسٹاک مارکیٹ کے فنی و شرعی پہلوؤں پر اپنے تحقیقی مقالات پیش کیے۔ مقالات پر علمی نقد و نظر، تنقیح اور اصولِ فقہ کی روشنی میں پیچیدہ اشکالات کو حل کرنے پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ **دوسرا دن:** افتاء فنانس کمیٹی کے اراکین نے اسٹاک مارکیٹ کے دقیق فنی اور فقہی امور پر مقالات پیش کیے۔ دلائل و نتائج کا باریک بینی سے جائزہ لیا گیا اور سوال وجواب کے ذریعے فقہی جزئیات کو مزید واضح کیا گیا۔ بھرپور علمی تبادلہ خیال کے بعد متعدد اہم فقہی امور پر اراکین کے مابین کامل اتفاقِ رائے قائم ہوا۔ **تیسرا دن:** اسٹاک مارکیٹ کے متفرق اور جدید پیچیدہ موضوعات پر گہرے فقہی مباحثے کا سلسلہ جاری رہا۔ سیشن کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ I.F.C کے تمام سیمینارز ملا کر اب تک اسٹاک مارکیٹ پر 20 سے زائد تحقیقی مقالات پیش کیے جا چکے ہیں۔ 22 جولائی 2026ء کو افتاء فنانس کمیٹی کے تمام اراکین نے شیئر مارکیٹ کے معاملات پر ایک متفقہ حتمی فیصلہ طے کیا۔ اس سہ روزہ سیمینار کا حتمی متفقہ فیصلہ اور تحقیقی مقالات عنقریب تحریری طور پر شائع کیے جائیں گے۔

فیضانِ مدینہ بولونیا میں عظیم الشان سنتوں بھرا اجتماع نگرانِ شوریٰ نے سنتوں بھرا بیان فرمایا

یورپی ملک اٹلی(Italy) کے شہر بلونیا(Bologna) میں دعوتِ اسلامی کے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں 25 جولائی 2026ء کو ایک عظیم الشان سنتوں بھرا اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں اٹلی کے مختلف شہروں سمیت دیگر یورپی ممالک سے بزنس کمیونٹی، مختلف شعبہ جات سے وابستہ عاشقانِ رسول اور دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران نے خصوصی سفر کرکے شرکت کی۔ تلاوت و نعت سے اجتماع کا آغاز ہوا جس میں نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری مُدَّ ظِلُّہُ العالی نے سنتوں بھرا بیان فرمایا کہ اللہ پاک کثرت سے توبہ کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے گناہوں کا شمار کرے کہ دن، ہفتے، مہینے اور سال میں اس سے کتنی نافرمانیاں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوت اسلامی کے شب وروز، کراچی

سر زد ہوئیں۔ ہمیں 100٪ گناہوں سے بچنا چاہیے۔ انسانی تخلیق کا بنیادی مقصد اللہ پاک کی عبادت کرنا ہے۔ دورانِ بیان نگرانِ شوریٰ نے حاضرین کو کثرت سے توبہ واستغفار کرنے، روزمرہ کے گناہوں سے بچنے اور احکامِ الٰہی پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی ترغیب دی۔ اجتماع کے اختتام پر صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا جبکہ امتِ مسلمہ کی بخشش ومغفرت اور خیر وعافیت کے لیے دعا بھی کی گئی۔

فیضان ری ہیلی ٹیشن سینٹر کی چھٹی برانچ کا افتتاح
مختلف، سماجی اور کاروباری شخصیات کی شرکت

دعوتِ اسلامی کے فلاحی ادارے FGRF کے تحت خصوصی بچوں کی بحالی کے لیے شارعِ فیصل کراچی میں ایک نئے (Advance) تھراپی سینٹر فیضان ری ہیلی ٹیشن سینٹر FRC کی چھٹی برانچ کا افتتاح کر دیا گیا۔ افتتاحی تقریب میں ممتاز دینی، سماجی اور کاروباری شخصیات نے شرکت کی، جن میں حمزہ تبانی (چیئرمین تبانی گروپ) اور رفیق سلیمان (چیئرمین رائس ایکسپورٹ ایسوسی ایشن آف پاکستان) شامل تھے۔ تقریب میں خصوصی بچوں کی اہمیت، ان کی پرورش میں والدین کی بے لوث محبت اور شائستہ الفاظ کے استعمال پر زور دیا گیا۔ رکنِ شوریٰ حاجی عبدالحبیب عطاری نے اس موقع پر بتایا کہ سابقہ برانچ کے مقابلے میں اس سینٹر میں بیک وقت 250 بچوں کی تربیت اور علاج کی صلاحیت موجود ہے جبکہ جگہ کی وسعت کے باعث یہاں فزیو تھراپی اور آکیوپیشنل تھراپی کی جدید ترین ایکسرسائزز کی سہولت فراہم کی گئی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ خصوصی بچوں میں جذباتی پن اور رویوں کے مسائل کو حل کرنے کے لیے سینٹر میں واقعی زندگی کے نمونوں پر مبنی ڈیمو سیٹ اپ بنائے گئے ہیں جیسے کہ مارکیٹ وشاپنگ ڈیمو، باربر شاپ (حجام) ڈیمو، ڈاکٹر فرینڈلی کلینک، کچن وہاؤس ہولڈ کی تربیت بھی شامل ہے۔ سینٹر سے صحت یاب ہونے والے بچوں کو مختلف روزگار سے متعلق کورسز کروا کر مختلف ہنر بھی سکھائے جائیں گے۔

چٹاگانگ کے سیلاب متأثرین میں فلاحی خدمات
رکنِ شوریٰ نے امدادی کاموں کا جائزہ لیا

چٹاگانگ بنگلہ دیش کے Banshkhali Upazila میں حالیہ مسلسل بارشوں اور سیلابی صورتِ حال کے پیشِ نظر دعوتِ اسلامی کے شعبہ FGRF نے دُکھی انسانیت کی خدمت کے لیے چٹاگانگ کے مختلف مقامات پر پکاہوا کھانا، راشن اور دیگر ضروری اشیاء کے بیگز تیار کرکے متأثرین میں تقسیم کئے۔ رکنِ شوریٰ عبدالمبین عطاری نے متأثرہ علاقوں کا دورہ کرکے امدادی سرگرمیوں کا جائزہ لیا اور FGRF کے رضاکاروں اور مبلغینِ دعوتِ اسلامی سے ملاقات کرکے ان کی حوصلہ افزائی کی اور کام کو مزید منظم کرنے کی راہنمائی فرمائی۔ نیز رکنِ شوریٰ نے سیلاب زدہ علاقوں کے مقامی لوگوں سے ملاقاتیں کرکے ان میں راشن بیگز اور پکاہوا کھانا تقسیم کیا۔

رکنِ شوریٰ حاجی اسد عطاری کی سینیگال میں
شیخ منتقیٰ بن البشیر امباکی مالکی سے ملاقات

ویسٹ افریقی ملک سینیگال (Senegal) کے شہر ٹوبا میں شیخ احمد بامبا علیہ الرحمہ کے خلیفہ شیخ منتقیٰ بن البشیر امباکی مالکی مدّظلّہ العالی کی رہائش گاہ پر دعوتِ اسلامی کے وفد نے حاضری دی۔ وفد میں دعوتِ اسلامی کے رکنِ شوریٰ مولانا حاجی محمد اسد عطاری مدنی اور دیگر مبلغینِ دعوتِ اسلامی شامل تھے۔ اس نشست میں رکنِ شوریٰ کی شیخ منتقیٰ مدّظلّہ العالی اور وہاں موجود دیگر مالکی علمائے کرام سے تفصیلی گفتگو ہوئی۔ رکنِ شوریٰ نے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی عالمگیر دینی، علمی اور اصلاحی خدمات کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے تحت جاری دینی، تعلیمی اور فلاحی کاموں بالخصوص افریقی ممالک میں ہونے والی دینی کاوشوں سے متعلق تمام حاضرین کو آگاہ کیا، شیخ منتقیٰ مدّظلّہ العالی نے دعوتِ اسلامی کی دینی وفلاحی خدمات کو زبردست الفاظ میں سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔

Go To Index

جُمادَی الاُولیٰ کے چند اہم واقعات

مزید معلومات کے لیے پڑھیے	نام / واقعہ	تاریخ / ماہ / سِن
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ	یومِ وِصال: اعلیٰ حضرت کے داداجان حضرت علّامہ مفتی رضا علی خان رحمۃُ اللہِ علیہ	2 جُمادَی الاُولیٰ 1286ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ	یومِ عرس: حضرت شاہ رُکنِ عالَم ابو الفتح رُکنُ الدّین سہروردی رحمۃُ اللہِ علیہ	7 جُمادَی الاُولیٰ 735ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1439ھ	یومِ وصال: حضرت علّامہ وصی احمد محدّثِ سُورتی رحمۃُ اللہِ علیہ	8 جُمادَی الاُولیٰ 1334ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ	یومِ شہادت: صحابیِ رسول حضرت عبدُاللہ بن زبیر رضی اللہُ عنہما	17 جُمادَی الاُولیٰ 73ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1440ھ	یومِ وِصال: شہزادۂ اعلیٰ حضرت، حجۃُ الاسلام مفتی محمد حامد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ	17 جُمادَی الاُولیٰ 1362ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ	یومِ وِصال: امام جلالُ الدّین عبد الرحمٰن سیوطی شافعی رحمۃُ اللہِ علیہ	19 جُمادَی الاُولیٰ 911ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1438ھ	یومِ وِصال: حضرت اسماء بنتِ ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہا	27 جُمادَی الاُولیٰ 73ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1442ھ	جنگِ موتہ: اس میں صرف تین ہزار مسلمانوں نے دو لاکھ کفّار سے مقابلہ کیا، اس جنگ میں حضرت جعفر طیار، حضرت زید بن حارثہ اور حضرت عبدُاللہ بن رَواحہ سمیت 12 صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے جامِ شہادت نوش فرمایا اور مسلمانوں کو عظیم فتح ملی۔	جُمادَی الاُولیٰ 8ھ
ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُولیٰ 1439ھ	وِصالِ مبارکہ: حضرت شاہ یقیق بخاری نقشبندی رحمۃُ اللہِ علیہ	جُمادَی الاُولیٰ 855ھ

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھیے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجیے۔

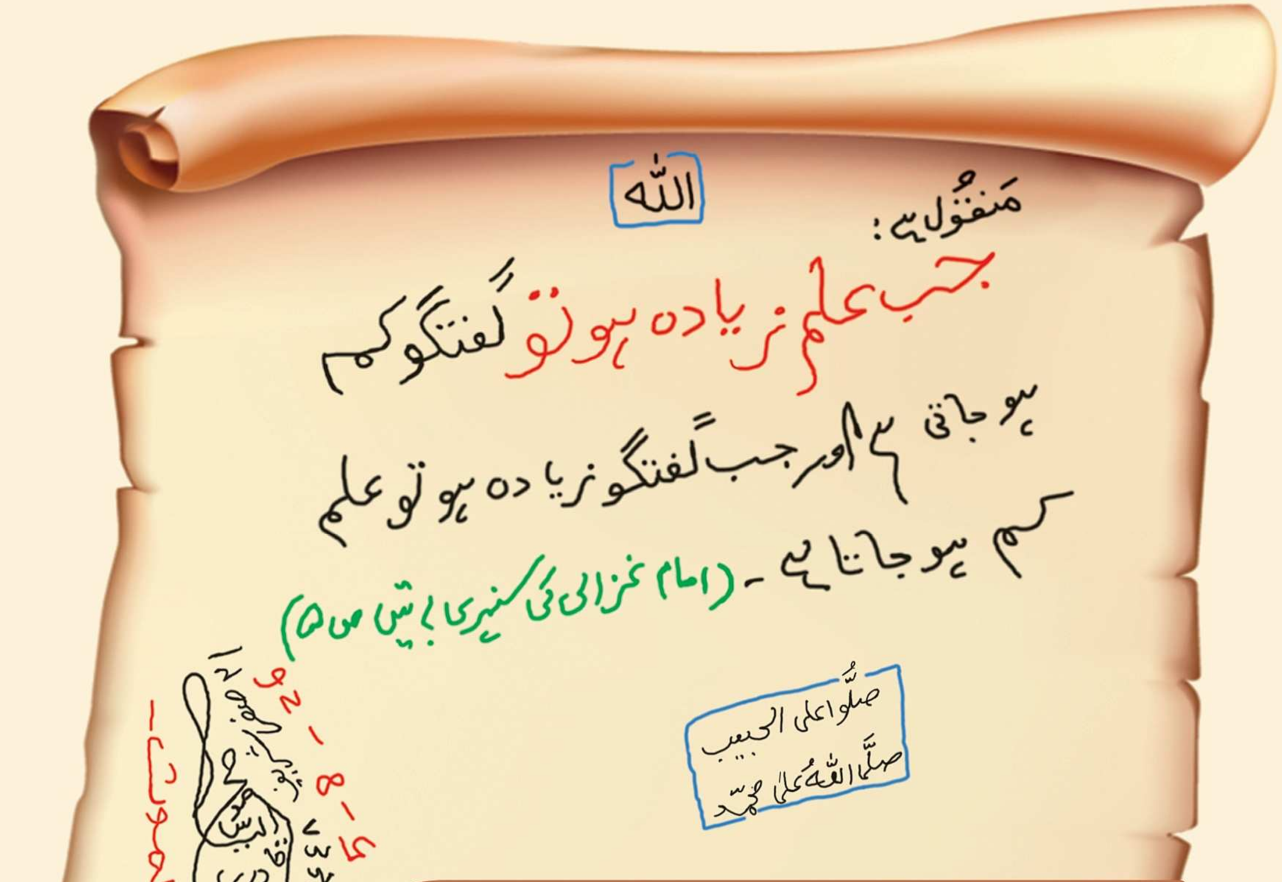

منقول ہے: جب علم زیادہ ہو تو گفتگو کم ہو جاتی ہے اور جب گفتگو زیادہ ہو تو علم کم ہو جاتا ہے۔

(امام غزالی کی سنہری باتیں، ص5)

دینِ اسلام کی خدمت میں آپ بھی دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور اپنی زکوٰۃ، صدقاتِ واجبہ و نافلہ اور دیگر عطیات (Donation) کے ذریعے مالی تعاون کیجئے! آپ کا چندہ کسی بھی جائز دینی، اِصلاحی، فلاحی، روحانی، خیر خواہی اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کیا جاسکتا ہے۔

بینک کا نام: MCB اکاؤنٹ ٹائٹل: DAWAT-E-ISLAMI TRUST بینک برانچ: MCB AL-HILAL SOCIETY، برانچ کوڈ: 0037

اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ نافلہ) 0859491901004196 اکاؤنٹ نمبر: (صدقاتِ واجبہ اور زکوٰۃ) 0859491901004197

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net
01130357